دروس المساجد
خطبا اور مبلّغین کے لئے نادر تحفہ
تالیف
محمد عظیم حاصل پوری
www.KitaboSunnat.com
مکتبہ اسلامیہ

دُروس المساجد

خُطبا اور مُبلّغین کے لئے نادر تحفہ

تالیف
مُحمّد عظیم حاصل پوری

مکتبہ اسلامیہ

فہرست

ابتدائی کلمات

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ أَمَّا بَعْدُ!

کسی انسان کا امت محمدیہ کا فرد ہونا ہی اس کی بہت بڑی خوش بختی اور زبردست سعادت مندی ہے کیونکہ یہ وہ امت ہے جس کو پہلی تمام امتوں پر افضلیت اور فوقیت حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کو بہترین امت قرار دینے کے ساتھ ساتھ اس کی فضیلت کا سبب بھی بیان فرما دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ (۳/ آل عمران:۱۱۰)

”تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کیے گئے ہو تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔“

گویا امت محمدیہ کے تمام افراد کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اچھائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں۔

رسول اللہ ﷺ نے آیت مذکورہ کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى))

(ترمذی، تفسیر القرآن، باب ومن سورة آل عمران:۳۰۰۱)

”کہ تم سترویں اُمت ہو اگرچہ اس دنیا میں آخری ہو لیکن فضیلت میں تم تمام سابقہ امتوں سے اللہ کے ہاں بہتر اور معزز ہو۔“

لیکن قابل غور طلب بات یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ کون سرانجام دے؟

کیا یہ کام منبر و محراب سے صدا بلند کرنے والے اور مصلیٰ امام پر بیٹھنے والے علمائے کرام ہی کریں......؟

نہیں......! بلکہ اس کائنات میں بسنے والے ہر فرد و بشر کی ذمہ داری ہے خصوصاً ایک

مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے کہ وہ برائی کو روکنے اور نیکی کا حکم دینے کا عزم رکھے اور اسی کوشش میں ہمہ وقت لگا رہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں امت محمدیہ کے ہر فرد کی یہ ذمہ داری لگا دی تھی کہ تم میں سے ہر ایک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سر انجام دے۔

اسی مقصد کے پیش نظر اخی الکریم فضیلۃ الشیخ مولانا محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ روزانہ جامع مسجد تاج عقب جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں عصر کی نماز کے بعد درسِ حدیث (جو کہ 5 سے 7 منٹ تک ہوتا ہے) ارشاد فرماتے ہیں یہ درس اس قدر اثر پذیر اور دلنشین ہوتا ہے کہ ہر سننے والے کے دل میں اتر جاتا ہے علاوہ ازیں درس کی جامعیت، سادگی، آسان الفاظ کا استعمال، تحقیق وتخریج کے وصف سے متصف گفتگو اور اشعار سے مزین کلام ان کے حسن گفتگو کو مزید نکھار دیتی ہے۔

نمازی حضرات کی خواہش تھی کہ مولانا ان دروس کو ضبطِ تحریر میں لائیں تاکہ ہر عام و خاص اس سے مستفید ہو سکے، میں نے بھی ان کو اس کار خیر کی ترغیب دی اور ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری گزارش کو قبولیت سے نوازا اور اس پر کام شروع کر دیا۔ جس کی بدولت بتوفیق اللہ آج یہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں مولانا محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ نے دروس کو اسی طرح کتابی شکل دے دی ہے جس طرح وہ خود درس دیا کرتے تھے۔ کتاب تمام خوبیوں سے آراستہ ہے اور طلبا، علما، واعظین اور عوام الناس کے لیے ایک گوہر نایاب ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام مساجد و مدارس، اسکولز و کالجز کے طلبا اور گھروں میں بہترین تربیت واصلاح کا سبب اور ہمارے لیے اسے ذریعہ نجات بنائے۔

اللہ تعالیٰ مکتبہ اسلامیہ کے تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس کی اشاعت میں تگ ودو کی خصوصاً اپنے بھائی محمد سرور عاصم صاحب کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس کی طباعت میں خصوصی دلچسپی لی اور اسے جلد منظر عام پر لے آئے جزاکم اللہ خیراً۔

اخوکم فی الدین

قاری عبدالرحمٰن عابد

مؤذن کے لیے خوشخبری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِيْنِهِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً)) [1]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے بارہ سال (مسجد میں) اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہوگی اور اس کے لیے اس کی ہر اذان کے بدلے ہر روز ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔''

فوائد:

1 اذان شعار اسلام سے ہے اس لیے نبی کریم ﷺ کسی علاقہ میں اذان سن لیتے تو وہاں حملہ نہیں کیا کرتے تھے۔ [2]

چنانچہ آپ ﷺ نے ہر نماز کے لیے اذان کا حکم دیا ہے جیسا کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے علاقے میں واپس کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ)) [3]

''جب اذان کا وقت آجائے تو تم میں کوئی شخص اذان کہے۔''

2 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [4]

---

[1] رواه ابن ماجه ، الأذان والسنة فيها ، باب فضل الأذان و ثواب المؤذنين:٧٢٨؛ صحيح الجامع ، الصغير:٦٠٠٢۔ [2] بخاري ، الاذان:٦١٠۔

[3] بخاري ، الأذان ، باب من قال ليؤذن في السفر مؤذن:٦٢٨؛مسلم :٦٧٤۔

[4] بخاري ، الأذان ، باب رفع الصوت بالنداء:٦٠٩۔ وابن خزيمه:٣٨٩۔

”مؤذن کی آواز پہنچنے کی حد تک جو بھی جن، انسان اور دوسری اشیاء (حجر و شجر) اسے (یعنی اذان کو) سنتی ہیں وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گی (کہ یہ بندہ مؤمن ہے)۔“

3 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا)) 1

”اگر لوگوں کو اس اجر و ثواب کا علم ہو جائے جو اذان اور پہلی صف میں ہے پھر انہیں اگر اسے حاصل کرنے کے لیے قرعہ اندازی ہی کرنی پڑے تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں (اور اذان دینے کی کوشش کریں)۔“

4 اذان ہر انسان دے سکتا ہے لیکن زیادہ مناسب یہ ہے کہ اچھی اور بلند آواز والا اذان دے جیسا کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ أَعْجَبَهُ صَوْتَهُ فَعَلَّمَهُ الْأَذَانَ. 2

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی آواز بہت پسند آئی چنانچہ آپ نے انہیں اذان کی تعلیم خود دی۔“

5 حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”کہ بلال کو اذان سکھاؤ کیونکہ وہ تم سے بلند آواز والے ہیں۔“ 3

6 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ)) 4

”اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔“

7 جو شخص اذان دے تکبیر کا زیادہ حق دار وہی ہے۔ 5

8 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہا کہ

1 بخاری، الأذان، باب الاستهام فی الأذان: ٦١٥۔ 2 صحیح ابن خزیمہ: ١/ ٣٨٥۔
3 ابوداؤد، الصلاۃ، باب کیف الاذان، حدیث صحیح: ٤٩٩۔ 4 ترمذی، الصلاۃ: ٢١٢؛ و صحیح ابی داؤد: ٥٣٤۔ 5 ترمذی، الصلاۃ: ١٩٩، حدیث حسنٌ۔

''مؤذن کی اذان کا جواب دینے کے بعد پھر جب تو فارغ ہو جائے تو جو اللہ سے مانگے گا اللہ عطا کر دے گا۔'' ❶

رہ گیا فلسفہ تلقین غزالی نہ رہی
رہ گئی اسم اذان روح بلالی نہ رہی

مسجد میں آنے والا جنتی مہمان نوازی کا مستحق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّاللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ)) ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح کو اور شام کو مسجد کی طرف گیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمان نوازی کا سامان (ہر مرتبہ) تیار کر دیتے ہیں جب بھی وہ صبح یا شام کے وقت گیا۔''

فوائد:

❶ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر نماز باجماعت آکر مسجد میں ادا کرے جیسا کہ اس کی اہمیت کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ جو کہ نابینا صحابی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ❸

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اکیلے شخص کی نماز سے جماعت کے ساتھ (مسجد میں آکر) نماز پڑھنا ستائیس درجے زیادہ (ثواب) رکھتا ہے۔'' ❹

❷ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی شخص کو مسجد کی خبر گیری کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے ایمان کی

❶ ابوداؤد، الصلاۃ، باب مایقول اذا سمع المؤذن:٥٢٤؛ ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔

❷ رواہ البخاری، الأذان، باب فضل من غدا الی المسجد و من راح:٦٦٢؛ ومسلم: ٦٦٩؛ وابن خزیمہ:١٤٩٧۔

❸ مسلم، المساجد، مواضع الصلاۃ:٦٥٣۔

❹ بخاری، الجماعۃ والاقامۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ:٦٤٥؛مسلم:٦٥٠۔

گواہی دے دو۔'' ❶

❸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُولٰى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ)) ❷

''جس شخص نے رضائے الٰہی کے لیے چالیس دن با جماعت (مسجد میں) نماز ادا کی اور تکبیر اولیٰ حاصل کی تو اس کے لیے دو (چیزوں سے) براءت لکھ دی جاتی ہے۔ ۱۔ آتش جہنم سے براءت ۲۔ نفاق سے براءت۔''

❹ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ أَجْرًا أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى)) ❸

''بلاشبہ نماز میں لوگوں میں سب سے زیادہ اجر کا مستحق وہ شخص ہے جو ان میں سب سے زیادہ دور سے اس کی طرف (یعنی مسجد کی طرف) چل کر آتا ہے۔''

مسجد نبوی کے گرد چند مکان خالی ہوئے تو بنوسلمہ نے مسجد کے قریب رہائش منتقل کرنے کا ارادہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے بنوسلمہ! اپنے (موجودہ) گھروں میں ہی رہو (مسجد کی طرف آتے وقت) تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔'' ❹

مسجد میں آنے کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جو بندہ مسجد کی طرف آتا ہے تو اس کے ایک قدم کے بدلے اس کا گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور دوسرے قدم کے بدلے اس کے درجات کو بلند کر دیا جاتا ہے۔'' ❺

❺ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں

❶ ترمذی، الایمان: ۲۶۲۲، حدیث صحیح۔ ❷ ترمذی، الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولی: ۲۴۱؛ وصحیح الجامع الصغیر: ۶۳۶۵۔

❸ بخاری، الأذان، باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ: ۶۵۱؛ ومسلم: ۶۶۲۔

❹ مسلم، المساجد، باب فضل کثرۃ الخطاء الی المساجد: ۶۶۵۔

❺ مسلم ایضًا: ۶۶۶۔

نے فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ)) [1]

''مسجد ہر متقی (پرہیزگار) کا گھر ہے۔''

6 حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [2]

''اندھیروں میں مساجد کی طرف بہت زیادہ چل کر جانے والوں کو روز قیامت مکمل نور کی بشارت دے دو۔''

یہی نور روز قیامت مومنین کا زیور بنا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحدید (۱۲) میں ذکر کیا ہے۔

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی تھا برسوں سے نمازی بن نہ سکا

طہارت نصف ایمان ہے

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ)) [3]

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طہارت نصف ایمان ہے۔''

فوائد:

1 پاک صاف رہنا، عمدہ نفاست والا اور پاکیزہ لباس پہن کر رہنا علامت ایمان ہے اور اللہ کو ایسے لوگ بہت پسند ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[1] صحیح الترغیب :۳۳۵۔ [2] ترمذی ، الصلاۃ، باب ما جاء فی فضل العشاء والفجر فی الجماعة و صحیح الجامع الصغیر:۲۸۲۳۔

[3] رواہ مسلم، الطهارة، باب فضل الوضوء:۲۲۳۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ ❶

''بلا شبہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ ❷

''اور اللہ تعالیٰ طہارت حاصل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

❷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ)) ❸

''طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی خیانت کی وجہ سے حاصل کیے ہوئے مال کا صدقہ قبول کیا جاتا ہے۔''

❸ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ أَوْ قَالَ عَلٰى طَهَارَةٍ)) ❹

''یقیناً مجھے یہ ناپسند ہے کہ میں اللہ کا ذکر طہارت کے بغیر کروں۔''

❹ آدمی کے لیے ضروری ہے کہ اپنے بدن ولباس کو پاک صاف رکھے اور غسل وغیرہ کا کم از کم ایک بار ہر ہفتہ میں اہتمام کرے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَأْسَهُ وَ جَسَدَهُ)) ❺

''ہر سات دنوں میں ایک دن غسل کرنا ہر مسلمان پر حق ہے وہ اس غسل میں اپنے سر اور جسم کو دھوئے (اور خوشبو وغیرہ لگانے کا اہتمام کرے)۔''

---

❶ ٢/ البقرة:٢٢٢۔ ❷ ٩/ التوبة:١٠٨۔ ❸ مسلم، الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة: ٢٢٤۔ ❹ ابوداؤد، الطهارة، باب فى الرجل يردالسلام وهو يبول :١٧؛ وصحيح ابى داؤد:١٣۔ ❺ بخارى، الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من......الخ:٨٩٧؛ و مسلم:٨٤٩۔

5 آدمی کے لیے ضروری ہے کہ اپنے لباس وغیرہ کو بھی پاکیزہ رکھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ 1

''اور (اے نبی ﷺ) اپنے کپڑوں کو پاکیزہ رکھیے۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ سفید کپڑے پہننے کی کوشش کیا کرو کیونکہ یہ عمدہ لباس ہے۔'' جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ)) 2

''سفید لباس زیب تن کیا کرو، یہ تمہارے ملبوسات میں سے بہترین اور عمدہ لباس ہے۔''

6 ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا:

إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ)) 3

آدمی کو یہ پسند ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ جمیل ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔''

وضو مؤمن کا زیور ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ)) 4

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے۔''

---

1 ۷۴/ المدثر: ۳۔ 2 ابوداؤد، الطب، باب فی الأمر بالکحل: ۳۸۷۸؛ و صحیح ابی داؤد: ۳۲۸۴؛ والترمذی: ۹۹۴۔ 3 مسلم، الایمان، باب تحریم الکبر و بیانه۔

4 رواہ مسلم، الطهارة، باب تبلغ الحلیة حیث یبلغ الوضوء: ۲۵۰؛ صحیح ترغیب: ۱۷۶؛ وابن خزیمه: ۱/ ۷۔

فوائد:

❶ وضو والے اعضاء پر روز قیامت زیوارت پہنائے جائیں گے نیز اس روز اعضائے وضو خود بھی چمک دار ہوں گے جو دور سے ہی پہچانے جائیں گے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا آپ ﷺ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے جن کو آپ نے نہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ)) ❶

''میری امت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گے۔''

❷ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) ❷

''جو کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اچھا وضو کرتا ہے پھر اپنے دل اور چہرے کو مکمل متوجہ کر کے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

❸ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ)) ❸

''جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔''

---

❶ بخاری، الوضوء، باب فضل الوضوء والغر المحجلون من آثار الوضوء:١٣٦؛ و مسلم ٢٧٩۔ ❷ مسلم، الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء:٢٣٤۔

❸ مسلم، الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء:٢٤٥۔

4 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوْبُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَ بَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ)) 1

’’جب مسلمان آدمی وضو کرتا ہے تو اس کے کان، اس کی آنکھ، اس کے ہاتھ اور اس کے پاؤں سے اس کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔‘‘

5 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے وضو کیا اور کامل (اچھا) وضو کیا پھر کہا:

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَآءَ)) 2

’’تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے کہ وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔‘‘

نماز اسلام کا ستون ہے

عَنْ مَعَاذِبْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَ عَمُوْدِهٖ وَ ذِرْوَةِ سَنَامِهٖ؟ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَ عَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ وَ ذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ)) 3

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ’’کیا میں تجھے اسلام کا سر، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتلاؤں؟‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’دین اسلام کا سر خود کو اللہ اور اس کے رسول کے سپرد کرنا ہے اور اس کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔‘‘

---

1 صحيح الترغيب، الطهارة، باب الترغيب في الوضوء وإسباغه:١٨٧۔

2 مسلم، الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء:٢٣٤؛الترمذی:٥٥۔

3 رواه الترمذي، الايمان، باب ماجاء أن الحياء من الإيمان:٢٦١٦؛احمد:٢٦٠١٦؛ عبدالرزاق:٢٠٣٠٣، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

فوائد:

1. نماز دین اسلام کا ستون یعنی بنیادی رکن ہے جس کی ادائیگی کے بغیر انسان کے ایمان کی عمارت کھوکھلی رہتی ہے اور اتنی کمزور ہوتی ہے کہ کسی بھی ہوا کے جھونکے سے گر سکتی ہے، دین اسلام میں نماز کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ نماز وہ سید فریضہ ہے جو نبی کریم ﷺ پر فرض کیا گیا اور آسمان سے شب معراج میں امت محمدیہ کو یہ فریضہ بطور تحفہ عنایت کیا گیا تفصیل کے لیے دیکھیں۔ [1]

2. نماز صرف امت محمدیہ کے لیے خاص نہیں ہے بلکہ یہ ایسا فریضہ ہے جو تمام ادیانِ سماویہ پر فرض تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جتنے بھی انبیا دنیا پر تشریف لائے سب کے سب پابند نماز تھے اور اپنی امتوں کو اسی کا حکم دیا کرتے تھے۔

﴿وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَاِقَامَ الصَّلَاةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عَابِدِيْنَ﴾ [2]

”اور ہم نے انہیں پیشوا بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے ان کے پاس وحی بھیجی تھی کہ وہ اچھے کام کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور وہ سب ہماری ہی عبادت کرتے تھے۔“

3. حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ نے جب بیٹے کی خوشخبری سنائی تو آپ علیہ السلام حالت نماز میں تھے۔

﴿وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ﴾ [3]

”جبکہ وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔“

جب فرعون نے موسیٰ علیہ السلام ھارون علیہ السلام اور ان کی قوم کو اذیت پہنچانی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے گھروں میں ہی نماز پڑھنے کی رخصت عطا فرمائی۔

﴿وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلَاةَ﴾ [4]

”اپنے ان گھروں کو مسجد بنالو اور پابندی کے ساتھ نماز ادا کرو۔“

---

[1] بخاری، الصلاة:۳۴۹۔ [2] ۲۱/ الأنبیاء:۷۳۔

[3] ۳/ آل عمران:۳۹۔ [4] ۱۰/ یونس:۸۷۔

عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا تعارف لوگوں کو کرواتے ہوئے یہ بھی فرمایا:

﴿أَوْصَانِي بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا﴾ ❶

''میں جب تک زندہ رہوں مجھے (اللہ تعالی نے) نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وصیت کی ہے۔''

کفار نے حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت کو ٹھکراتے ہوئے کہا:

﴿قَالُوْا يَا شُعَيْبُ اَصَلَاتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُ نَا﴾ ❷

''انہوں نے کہا: اے شعیب! کیا تمہاری نمازیں تمہیں حکم دیتی ہیں کہ حکمران معبودوں کو چھوڑ دیں کہ جن کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے۔''

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے اسماعیل علیہ السلام اور زوجہ محترمہ ہاجرہ کو بیاباں بطحا کی وادی میں چھوڑتے ہوئے عرض کی:

﴿رَبَّنَآ اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ط رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ﴾ ❸

''اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی بعض اولاد کو تیرے بیت المحرم کے پاس ایک وادی میں جہاں کوئی کھیتی نہیں ہے ٹھہرا دیا ہے اے ہمارے پروردگار! میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تا کہ وہ نماز قائم کریں۔''

سیدنا اسماعیل کی باری آئی تو اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِسْمَاعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا﴾ ❹

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن میں اسماعیل کا تذکرہ (دیکھئے) وہ وعدے کے بڑے سچے تھے اور رسول اور نبی تھے اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیا

❶ ١٩/ مریم:٣٠۔٣١۔ ❷ ١١/ هود:٨٧۔

❸ ١٤/ ابراهيم:٣٧۔ ❹ ١٩/ مريم:٥٤۔٥٥۔

کرتے تھے اور وہ اپنے رب کے ہاں بڑے ہی پسندیدہ تھے۔"

جب میرے اور تیرے پاک پیغمبر جناب محمد ﷺ کی باری آئی تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ ❶ "مجھے یاد کرنے کے لیے نماز قائم کیجئے۔"

اور ساتھ یہ بھی حکم فرمایا:﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ ❷ "اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور خود بھی اس کی پابندی کیجئے۔"

رب العالمین نے مؤمنین کو بھی اسی نماز کی پابندی اور محافظت کا حکم دیا اور مؤمنین کی صفت بیان فرمائی:

﴿الٓمٓ ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ○ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾ ❸

"الم، اس کتاب میں کوئی شک نہیں اللہ سے ڈرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے جو غیبی امور پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے جو ان کو رزق عطا کر رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

کامیاب و کامران لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ﴾ ❹

"فلاح پائی ان لوگوں نے جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔"

❹ نماز کو پابندی سے پڑھنا انبیا کی سنت، مؤمنین کی روش اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل ہے چنانچہ خود ادائیگی نماز کے ساتھ ساتھ اہل و عیال، اولاد، بیوی، بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دینا بھی اللہ کے ہاں بڑی اہمیت کا حامل ہے اسی لیے تو نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ بچہ سات سال کا ہو تو نرمی سے نماز کی تلقین کرو اگر دس سال کی عمر کے بعد بھی نہیں پڑھتا تو سختی اور ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ ساتھ مار پٹائی کر کے نماز پڑھنے کا حکم دو۔ ❺

---

❶ ۲۰/ طٰہٰ:۱٤۔ ❷ ۲۰/ طٰہٰ: ۱۳۲۔

❸ ۲/ البقرۃ:۲۔۳۔ ❹ ۲۳/ المؤمنون:۹۔

❺ ابوداؤد، الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ:٤۹۵، صحیح ابی داؤد:۱/ ۱٤٤۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو وصیت ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ [1]

''اے میرے بیٹے! نماز قائم کر، بھلائی کا حکم دے، اور برائی سے روک اور تجھے جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کر۔ بلاشبہ یہ سارے کام بڑی ہمت والے ہیں۔''

5 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَ أَيقَظَ امْرَأَتَهُ فَإنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَآءَ))

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی اہلیہ کو بھی جگائے اور اگر وہ بیدار نہ ہو تو اس کے چہرے پر (پیار سے) پانی کے چھینٹے مارے (تاکہ وہ بیدار ہو جائے)۔''

((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَآءَ)) [2]

''اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے پس اگر وہ انکار کرے تو وہ (پیار سے اس کو بیدار کرنے کے لیے) اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

نماز کے فوائد

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((يَابِلَالُ! أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِحْنَا بِهَا)) [3]

---

[1] ۳۱/ لقمان:۱۷۔

[2] ابوداؤد، الصلاۃ، باب قیام اللیل:۱۳۰۸؛ صحیح ابی داؤد:۱/ ۳۵۸۔

[3] رواہ ابوداؤد، الادب، باب فی الصلاۃ العتمۃ:٤٩٨٥، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

سیدنا سالم بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اے بلال! ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔“

فوائد:

❶ نماز اللہ اور بندے کے درمیان رابطے کا نام ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ)) [1]

”یقیناً جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے۔“

آج کی فرصت میں ہم ذکر کریں گے کہ نماز کی ادائیگی سے آدمی کو روحانی وجسمانی طور پر کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

❷ نماز انسان کو راحت، سکون واطمینان بخشتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ)) [2]

”تمہاری دنیا سے مجھے عورتیں اور خوشبو زیادہ پسندیدہ ہیں اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک (اور دل کا سکون) ہے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی لیے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کہا کرتے تھے کہ اے بلال اذان کہو اور نماز پڑھیں تاکہ ہمیں راحت اور سکون ہو۔

❸ نماز تمام مشکلات کا حل ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔

((إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى)) [3]

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو آپ نماز پڑھتے۔“

❹ نماز قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[1] بخاری، الصلاۃ:۴۰۵۔ [2] احمد:۳/ ۱۲۸؛ والحاکم:۲/ ۱۶۰؛ صحیح الجامع الصغیر:۳۱۲۴۔ [3] ابوداؤد، الصلاۃ:۱۳۱۹؛ صحیح ابی داؤد ۱/ ۲۶۱۔

﴿كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ ❶

''ہرگز نہیں، آپ اس کی بات مت مانئے (یعنی ابو جہل کی جو بیت اللہ میں نماز پڑھنے سے روکتا ہے) اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کیجئے اور اس کا قرب حاصل کیجئے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)) ❷

''بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا (سجدے میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔''

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ)) ❸

''اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہیں (یعنی فرائض مجھ کو بہت بلند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔''

❺ نماز آدمی کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں ایک دن باہر نکلے جب کہ درختوں کے پتے گر رہے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو پتے گرنے لگے (راوی) کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ''اے ابو ذر!'' میں نے عرض کیا حاضر ہوں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّيْ الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَا فَتْ

❶ ٩٦/ العلق:١٩۔ ❷ مسلم، الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود:٤٨٢؛ ابوداؤد:٨٧٥۔ ❸ بخاری، الرقاق، باب التواضع:٦٥٠٢۔

عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتهَا فَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ)) [1]

"یقیناً مسلمان بندہ جب نماز پڑھتا ہے اور مقصود اللہ کی خوشنودی ہوتی ہے تو اسکے گناہ اس طرح گرتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔"

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) [2]

"جو بندہ میری طرح ایسا وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے جس میں وہ اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے، تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

6 نماز آدمی کو نفسانی خواہشات اور فحش و منکرات سے روکتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ﴾ [3]

"اور نماز قائم کیجئے بلا شبہ نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔"

7 نماز آدمی کے لیے نجات کا ذریعہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾ [4]

"یقیناً وہ شخص کامیاب ہوگا جو (کفر و شرک سے) پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام لیتا رہا پھر اس نے نماز پڑھی۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "روز قیامت بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب ہوگا اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہوگا اور نجات پا جائے گا اور اگر نماز خراب ہوئی تو ناکام و نامراد ہوگا۔" [5]

---

[1] مسند احمد: ٥/ ١٧٩، ٢١٥٥٧، اس کو شیخ شعیب الارناؤط نے حسن لغیرہ کہا ہے۔

[2] بخاری، الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا: ١٥٩، ١٦٠، ١٦٤۔

[3] ٢٩/ العنکبوت: ٤٥۔

[4] ٨٧/ الاعلی: ١٤۔١٥۔

[5] الصلاة، باب المحاسبة علی الصلاة: ٤٦٦؛ و صحیح نسائی: ٤٥١۔

نماز کی روح خشوع و خضوع

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَ ضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْءَ هُنَّ وَ صَلَّاهُنَّ لِـوَقْتِهِنَّ وَ اَتَمَّ رُكُوْ عَهُنَّ وَ خُشُوْ عَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ)) [1]

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں پس جس نے اچھا وضو کیا، ان کو خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھا، ان کا رکوع پورا کیا تو اس نمازی کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا۔''

فوائد:

1. خشوع و خضوع کے معنی ہیں بدن کو جھکا دینا، آواز کو پست کر لینا اور نگاہیں نیچی کر لینا یعنی تواضع، عاجزی اور مسکنت کے اظہار کو خشوع کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع رکھنے والوں کو کامیاب قرار دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ہ الَّذِيْنَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ﴾ [2]

''بلاشبہ ان مومنوں نے فلاح پالی جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں۔''

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جو بغیر اعتدال اور خشوع کے نماز ادا کر رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ مَاتَ هٰذَا عَلٰى حَالِهِ هٰذِهِ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم))

''یہ آدمی اگر اپنی اسی حالت میں مرا تو اس کی موت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر نہ ہوگی۔''

---

[1] رواه ابوداؤد، الصلاة، باب المحافظة على الصلوات: ٤٢٥۔

[2] ٢٣/ المؤمنون: ١۔٢۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الَّذِيْ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَ يَنْقُرُ فِيْ سُجُوْدِهِ مَثَلُ الْجَائِعِ يَأْكُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَانِ لَا يُغْنِيَانِ عَنْهُ شَيْئًا)) [1]

''جو آدمی صحیح طریقے سے رکوع نہ کرے اور سجدے میں بھی ٹھونگیں ہی مارے اس کی مثال اس بھوکے شخص کی سی ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھاتا ہے اور یہ دو کھجوریں اسے (بھوک میں) کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔''

2 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس امت میں سے سب سے پہلے خشوع ختم ہوگا وہ زمانہ بھی آئے گا کہ تمہیں ایک بھی خشوع والا آدمی نظر نہ آئے گا۔'' [2]

3 حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چوری کے اعتبار سے بہت برا چور لوگوں میں وہ شخص ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ اپنی نماز میں کیسی چوری کرتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا)) [3]

''جو نہ رکوع کو پورا کرتا ہے اور نہ سجدے کو (وہ نماز کا چور ہے)۔''

4 حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کو اس کا وقت ٹال کر پڑھا اور اس کا وضو بھی سنوار کر نہ کیا، اور دل کو بھی حاضر نہ رکھا اور رکوع وسجدہ کو خوب تسلی اور اطمینان سے پورا نہ کیا تو جب وہ نماز رخصت ہوتی ہے تو کالی بھجنگ ہوتی ہے (یعنی نور و برکت سے خالی ہوتی ہے) پھر وہ نماز اس نمازی کو کہتی ہے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا ہے، اللہ تعالیٰ اس طرح تجھے برباد کرے یہاں تک کہ جب تھوڑی سی اونچی ہوتی ہے جس قدر کہ اللہ پاک کو منظور ہوتا ہے پھر اس نماز کو چیتھڑوں میں لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر

---

[1] طبرانی کبیر: ۳۸۴۰۔ یہ حدیث صحیح ہے، مجمع الزوائد: ۲/ ۱۲۱۔

[2] احمد (۶/ ۲۷۔ یہ حدیث صحیح ہے، مجمع الزوائد: ۲۸۱۳۔

[3] احمد: ۵/ ۳۱۰؛ ابن خزیمہ: ۱/ ۳۳۱، نے اسے صحیح کہا ہے، والحاکم: ۱/ ۲۲۹۔

(فرشتے) مار دیتے ہیں۔ ❶

❺ حضرت سعد بن عمارہ نے ایک شخص کو وصیت فرمائی کہ:

إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ ❷

"جب تم نماز پڑھو تو اسے آخری (الوداعی) نماز سمجھ کر پڑھو۔"

تیرا امام بے حضور، تیری ناز بے سرور
ایسے امام سے گزر ایسی نماز سے گزر

نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَآءُ وَالطِّيْبُ وَ جُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ)) ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دنیا سے مجھے عورتوں اور خوشبو کی محبت عطا کی گئی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔"

فوائد:

❶ نماز اسلام کا بنیادی رکن ہے جس کی ادائیگی کا حکم اللہ تعالیٰ نے بارہا دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ﴾ ❹

"اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں (ابراہیم) حنیف کے دین پر اور نماز کو

---

❶ الترغیب والترهیب:١/ ٢٥٨؛ طبرانی فی الاوسط:٤/ ٨٦، ٣١١٩۔ حسن لشواهده۔
❷ معجم طبرانی کبیر:٦/ ٤٤، ٥٤٥٩۔ اس کی سند صحیح ہے الاصابة ٣/ ٧٠۔
❸ رواه النسائی، عشرة النساء، باب حب النساء:٣٣٩١؛ و صحیح نسائی:٣٦٨٠۔
❹ ٩٨/ البينة:٥۔

قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔“

روز قیامت سب سے پہلے جس چیز کا حساب ہوگا وہ نماز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَ إِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَ خَسِرَ)) ❶

”بلاشبہ روز قیامت بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے اگر نماز درست ہوئی تو وہ فلاح پا جائے گا اور وہ کامیاب ہو جائے گا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ ناکام ونامراد ہو جائے گا۔“

❷ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شب معراج نبی کریم ﷺ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں تھی پھر پانچ نمازوں تک کمی کر دی گئی اس کے بعد اعلان ہوا کہ

((یَامُحَمَّدُ! إِنَّهُ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ إِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِیْنَ)) ❷

”اے محمد! بلاشبہ میرے نزدیک قول کو تبدیل کرنا نہیں ہے (یعنی نمازیں پچاس ہی ہیں) اور تمہارے لیے ان پانچ نمازوں کے بدلے پچاس کا ہی ثواب ہوگا۔“

❸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمْ تَغْشِ الْكَبَائِرِ)) ❸

”پانچ نمازیں ان گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جو ان نمازوں کے درمیان ہوتے ہیں اور اسی طرح جمعہ دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔“

❶ نسائی، الصلاة، باب المحاسبة علی الصلاة:٤٦٦؛صحیح نسائی:٤٥١۔

❷ ترمذی، الصلاة، باب کم فرض اللّٰه علی عباده من الصلوات:٢١٣؛ صحیح الترمذی ١٧٦؛ احمد:٣/ ١٦١۔ ❸ مسلم، الطهارة، باب الصلوات الخمس:٢٣٣۔

❹ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصَّلَاةُ نُوْرٌ)) ❶

''نماز نور ہے'' (جس کے ذریعے مومن روز قیامت روشنی حاصل کرے گا)

بے قراروں کے لیے لاریب ہے نماز
داغ سب دل سے مٹاتی ہے نماز

کیا تارک صلوٰۃ کافر ہے......؟

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَ الشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)) ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کفر و شرک اور (مسلمان) بندے کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔''

فوائد:

❶ نماز دین اسلام کا اہم رکن ہے جس کی اہمیت و فرضیت کو اللہ تعالیٰ نے تقریباً قرآن مجید میں اسی مرتبہ ذکر کیا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے جان بوجھ کر دائمی طور پر ترک کرنے والے کو کافر قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَأَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ ❸

''نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

﴿فَإِنْ تَابُوْا وَ أَقَامُوْا الصَّلَاةَ وَ آتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾ ❹

''اگر یہ لوگ توبہ کرلیں اور نماز قائم کرلیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔''

❶ مسلم، الطهارة، باب فضل الوضوء:٢٢٣۔ ❷ رواه مسلم، الايمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة:٨٢؛ ابو داود:٤٦٧٨؛ والترمذی:٢٦١٨؛ ابن ماجه:١٧٨۔

❸ ۳۰/الروم:۳۱۔ ❹ ۹/التوبة:۱۱۔

2 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكوٰةَ)) 1

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے قتال کرتا رہوں جب تک کہ وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔''

3 حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَ بُرْهَانًا وَ نَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ أُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ)) 2

''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی (پابندی سے پانچوں نمازیں پڑھیں) نماز اس کے لیے روشنی، دلیل اور قیامت کے دن نجات کا باعث ہوگی اور جس شخص نے نماز کی حفاظت نہ کی تو نماز اس کے لیے روشنی، دلیل اور نجات کا باعث نہیں ہوگی بلکہ وہ شخص قیامت کے دن (بڑے بڑے کافر) قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

4 جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور جہنمی جہنم میں تو اللہ تعالیٰ باہم دونوں گروہوں کو بات چیت کا موقعہ دیں گے تو جنتی سوال کریں گے:

﴿فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَاسَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ﴾ 3

''وہ جنتیوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہگاروں سے سوال کرتے ہوں گے، تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا، وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہیں تھے اور نہ ہی

1 بخاری، الایمان، باب فان تابوا وأقاموا......الخ:۲۵؛ ومسلم:۲۲۔

2 احمد:۲/ ۱۶۹؛اسناده صحيح مشكوٰة للالبانی:۵۷۸۔ 3 ۷۴/ المدثر:۴۰، ۴۵۔

مساکین کو کھانا کھلاتے تھے اور ہم تو بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے۔"

یعنی ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کی عدم ادائیگی کی وجہ سے دوزخ میں چلے گئے ہیں۔

حیلہ نہ کر دھوکہ نہ دے اللہ واقف کار ہے
تو جائے گا چھپ کر کہاں مجھے بتا اے بے نماز

وہ سجدہ روح جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

سنن کی ادائیگی پر جنت کی بشارت

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً فِيْ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)) [1]

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعت نوافل پڑھے اس کے لیے ان کے بدلے جنت میں گھر تعمیر کیا جاتا ہے۔"

فوائد:

[1] ہر مسلمان پر دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد دن اور رات میں سترہ نماز کے فرائض کی ادائیگی ضروری ہے اور اسی کے بارے میں روز قیامت سب سے پہلے سوال ہوگا البتہ سنن و نوافل جو انسان ادا کرتا ہے یا جن کی فضیلت بیان ہوئی ہے وہ اس لیے کہ انسان کے فرائض کی کمی وبیشی کو پورا کیا جا سکے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ روز قیامت سب سے پہلے انسان کی نماز کا حساب وکتاب ہوگا، اگر نماز مکمل ہوئی تو ٹھیک ورنہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ((أُنْظُرُوْا لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ)) " میرے بندے کے اعمال نامے میں نوافل تلاش کرو۔" پھر اگر اس کے اعمال نامے

[1] رواه مسلم ، صلاة المسافرون و قصرها ، باب فضل السنن الراتبة......الخ:۷۲۸؛ ابوداود: ۱۲۵۰؛ ابن ماجه: ۱۱٤۱۔

میں سنن ونوافل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ((أَكْمِلُوْا بِهَا الْفَرِيْضَةَ)) [1]
''ان کے ساتھ فرائض مکمل کردو۔'' نیز حدیث میں جن بارہ سنن ونوافل کے بدلے جنت کی بشارت فرمائی ہے وہ یہ ہیں: چار رکعت (سنتیں) قبل از ظہر، دو رکعتیں بعد از ظہر دو رکعتیں بعد از مغرب، اور دو رکعتیں بعد از عشا اور دو رکعتیں قبل از فجر جیسا کہ ترمذی شریف میں تفصیل موجود ہے۔ [2]

2 یہ بات ذہن نشین رہے کہ نفل نماز خوشی کی نماز ہے آدمی جتنی چاہے پڑھ سکتا ہے کیونکہ کتب احادیث میں نفلی نماز کے لیے لفظ ''تطوّع'' بولا گیا ہے اور ''تطوع'' کا معنی ہے۔''خوشی سے کوئی کام سرانجام دینا'' چنانچہ نبی ﷺ نے ان بارہ رکعتوں کے علاوہ بھی سنن پڑھی ہیں اور ان کی فضیلت بھی بیان فرمائی ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ أَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)) [3]

''جو شخص ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار رکعتیں باقاعدگی سے ادا کرتا رہا اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیا ہے۔''

3 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا)) [4]

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔''

4 ان رکعتوں کے علاوہ بھی آپ ﷺ نے نفلی نماز پڑھنے کی فضیلت بیان فرمائی جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَصَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ

---

[1] نسائی ، الصلاۃ ، باب المحاسبة علی الصلاۃ:٤٦٨؛ صحیح نسائی:٤٥٣۔

[2] ترمذی، الصلاۃ، باب فیمن صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشرۃ رکعة:٤١٥؛حدیث صحیح۔

[3] ابوداؤد ، الصلاۃ، باب الأربع قبل الظھر و بعدھا:١٢٦٩؛ صحیح ابی داؤد:١١٣٠۔

[4] ابوداؤد ، الصلاۃ، باب الصلاۃ قبل العصر:١٢٧١؛ صحیح ابی داؤد:١١٣٢۔

اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ)) ❶

”اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو بلا شبہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کی بہترین نماز وہی ہے جو اس نے گھر میں ادا کی۔“

❺ نفلی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنا بھی درست ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دن کی نماز دو رکعت ہے۔“ ❷

اور چار اکٹھی بھی پڑھنا جائز ہے جیسا کہ خود راوی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ رات کی نماز دو دو رکعتیں پڑھتے تھے اور دن کی نماز چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ ❸

خود رسول اللہ ﷺ سے بھی چار سنتیں اکٹھی پڑھنا صحیح سند سے ثابت ہے۔ ❹

افضل نماز

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلَاةُ اللَّیْلِ)) ❺

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کی نماز ہے۔“

فوائد:

❶ رات کی نماز کو قیام اللیل، نماز تہجد اور نماز تراویح بھی کہا جاتا ہے انبیا، اولیا اور متقی لوگوں کے ایمان کی علامت ہے کہ وہ رات کی نماز سے غفلت نہیں برتتے۔ جیسا کہ قرآن وحدیث سے واضح ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ ❻

”(اہل ایمان) کے پہلو اُن کے بستروں سے دور رہتے ہیں۔“

---

❶ بخاری، الاذان، باب صلاة اللیل: ۷۳۱؛ ومسلم: ۷۸۱۔ ❷ صحیح ابن خزیمہ: ۱۲۱۰۔
❸ مصنف عبدالرزاق: ۴۲۲۶، ۲/ ۵۰۱۔ ❹ نسائی ۷۷۵۔
❺ رواہ مسلم، الصیام، باب فضل صوم المحرم: ۱۱۶۳۔ ❻ ۳۲/ السجدہ: ۱۶۔

﴿كَانُوْا قَلِيْلًا مَّا يَهْجَعُوْنَ﴾ ❶

''(اہل ایمان، متقی لوگ دنیا میں) رات کو کم ہی سویا کرتے تھے۔''

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَ هُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ مَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ مَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ)) ❷

''رات کی نماز (تہجد) پڑھا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ (عادت) ہے تمہارے لیے اللہ کے قرب کا سبب ہے، برائیوں سے دور ہونے کا ذریعہ ہے اور گناہوں سے باز رکھنے والا عمل ہے۔''

❷ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ہمارے پاس یعنی میرے اور فاطمہ کے پاس گھر میں تشریف لائے (اور سوالیہ انداز میں پوچھنے لگے)

((أَلَا تُصَلِّيَانِ؟)) ❸

''کیا تم (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے؟''

❸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا:

أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُوْلُ الْقُنُوْتِ)) ❹

کہ کونسی نماز افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لمبے قیام والی نماز۔''

❹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ)) ❺

❶ ٥١/ الذاريات:١٧۔ ❷ ترمذی، الصلاة:٣٥٤٩؛ حديث حسن ارواء الغليل:٢/ ١٩٩۔

❸ بخاری، التهجد، باب تحريض النبی علی قيام الليل والنوافل غير ايجاب وغيره: ١١٢٧۔ ❹ مسلم، صلاة المسافرين وقصرها، باب افضل الصلاة طول القنوت:٧٥٦۔

❺ ابوداؤد، صلاة، باب قيام الليل:١٣٠٨؛ ابن خزيمه:١١٤٨، حديث حسن۔

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر اللہ کی عبادت کرے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے، اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر عبادت کرے اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر (پیار سے) چھینٹے مارے۔''

5 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

((اِنَّ فِی اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)) [1]

''رات میں ایک گھڑی (لمحہ) ہے جس مسلمان بندے کو وہ میسر آ جائے وہ اس دنیا و آخرت کے معاملے میں کسی بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرما دیتے ہیں اور یہ گھڑی ہر رات کو ہوتی ہے۔''

6 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''رات کو آخری پہر میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ''میں بادشاہ ہوں جو مجھے پکارے گا میں اس کی دعا کو قبول کروں گا جو مجھ سے مانگے گا میں اسے عطا کروں گا جو مجھ سے بخشش طلب کرے گا میں اسے بخش دوں گا اور اللہ تعالیٰ فجر روشن ہونے تک اسی طرح رہتا ہے۔'' [2]

نماز جمعہ کی فضیلت

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِی يَوْمِ الْجُمُعَةِ)) [3]

---

[1] مسلم، صلاۃ، المسافرین و قصرها، باب فی اللیل ساعة مستجاب فیها الدعاء:٧٥٧۔

[2] بخاری:١١٤٥؛مسلم:٧٥٨؛ ابن ماجه:١٣٦٦۔

[3] رواہ مسلم، الجمعة، باب فضل یوم الجمعة :٨٥٤؛ والترمذی :٤٨٨؛احمد:٢/ ٤٠١۔ الحاکم:٣/ ٨٩۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین دن جس میں سورج طلوع ہو کر چمکے، جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن جنت میں داخل کیے گئے، اسی دن جنت سے زمین میں اتارے گئے اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔''

فوائد:

1. اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کو یہود و نصاریٰ پر پیش کیا تو انہوں نے اس کی مخالفت کی اور ہفتہ، اتوار کو اپنی عبادت کے لیے خاص کر لیا جبکہ وہ اس میں بھی سچے نہ نکلے پھر اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر اس دن کو پیش کیا اور ساتھ قبول کرنے کی ہدایت بھی دی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے اس دن کو عزت و تکریم والا بنا دیا۔ [1]

اور ارشاد فرمایا:

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوْا الْبَيْعَ ﴾ [2]

''اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔''

2. حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ)) [3]

''نماز جمعہ ہر مسلمان پر با جماعت ادا کرنا حق اور واجب ہے۔''

3. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ سے پیچھے رہنے والوں کے لیے فرمایا:

((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَحْرِقُ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ)) [4]

---

[1] بخاری، الجمعة، باب فرض الجمعة:٨٧٦۔ [2] ٦٢/ الجمعه:٩۔

[3] ابوداؤد، الصلاة، باب الجمعة للمملوك والمرأة:١٥٧٦؛صحيح ابى داؤد:٩٤٢۔

[4] مسلم، المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة......الخ :٦٥٢؛ احمد؛ ١/ ٣٩٤۔

"بے شک میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو جلا ڈالوں جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں۔"

4 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص غسل کر کے جمعہ کے لیے آتا ہے اور خطبہ شروع ہونے تک جس قدر ہو سکے نوافل ادا کرتا ہے پھر خطبہ جمعہ شروع سے آخر تک خاموشی کے ساتھ سنتا ہے تو اس کے گزشتہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔" [1]

5 نماز جمعہ کے لیے جو بندہ سب سے پہلے مسجد میں آتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ایک اونٹ کی قربانی کا ثواب دیتا ہے اس کے بعد والے کو گائے کی قربانی کا ثواب، اس کے بعد آنے والے کو دنبے کی قربانی کا ثواب، اس کے بعد آنے والے کو مرغی اور اس کے بعد آنے والے کو انڈا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ دینا شروع کر دیتا ہے تو فرشتے پہلے آنے والوں کا ثواب جو لکھ رہے ہوتے ہیں بند کر دیتے ہیں اور خطبہ سننا شروع کر دیتے ہیں۔ [2]

6 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَسْتَنَّ وَ أَنْ يَمَسَّ طِيْبًا اِنْ وُجِدَ)) [3]

"ہر بالغ پر جمعہ کا غسل واجب ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔"

صالح بیوی خوش بختی کی علامت

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةٌ وَ مِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةٌ ، مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ: الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَ الْمَسْكَنُ الصَّالِحُ وَ الْمَرْكَبُ الصَّالِحُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ: الْمَرْأَةُ السُّوْءُ وَالْمَسْكَنُ السُّوْءُ وَ

[1] مسلم ، الجمعة ، باب فضل من استمع وانصت فی الخطبة:٩٥٧۔

[2] بخاری، الجمعة، باب الاستماع الی الخطبة یوم الجمعة:٩٢٩۔

[3] بخاری ، الجمعة:٨٨٥؛مسلم:٨٤٦۔

الْمَرْكَبُ السُّوْءُ)) ❶

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں اولادِ آدم کی خوش بختی سے ہیں اور تین بدبختی سے، اولاد آدم کی خوش بختی کی چیزیں یہ ہیں: صالح بیوی، صالح رہائش اور صالح سواری اور اولاد آدم کی بدبختی کی چیزیں یہ ہیں: بری بیوی، بری رہائش اور بری سواری۔''

فوائد:

❶ گھریلو زندگی کو خوشگوار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ گھر کی بہو بننے والی اللہ کی بندی اور نیک خاتون ہو جو کہ تقویٰ کا لباس اوڑھے ہوئے، کانوں میں اطاعت وفرمانبرداری کی بالیاں پہن کر زندگی گزارے۔ یہی انسان کے لیے دنیا کی بہترین کامیابی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)) ❷

''دنیا ساری کی ساری فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کا بہترین سامان صالح بیوی ہے۔''

❷ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت کو جو صالح اور دین پر کاربند رہنے والی ہے اسے جنت کی بشارت سنائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ أَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا ادْخُلِيْ مِنْ اَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَ تْ)) ❸

''جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے، اسے (روز قیامت) کہا

❶ رواہ احمد:۱/ ۱۶۸؛ صحیح الترغیب، النکاح، باب الترغیب فی النکاح:۱۹۱۴۔
❷ مسلم، الرضاع، باب خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ:۱۴۶۷؛ والنسائی:۳۲۳۲۔
❸ ابن حبان:۴۱۶۳؛ و احمد:۱/ ۱۹۱؛ حدیث حسن ھدایۃ الرواۃ:۳۱۹۰۔

جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہتی ہے داخل ہو جائے۔"

❸ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِيَتَّخِذْ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا وَ لِسَانًا ذَاكِرًا وَ زَوْجَةً مُؤْمِنَةً تُعِيْنُ أَحَدَكُمْ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ)) ❶

"تم میں سے ہر ایک شخص کو شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان اور امور آخرت پر تمہاری مددگار مومنہ (صالحہ) بیوی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔"

❹ آدمی کو شریک حیات کے انتخاب میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے کیونکہ اگر اس کی بننے والی بیوی صالح، نیک اور اچھے وقار، کردار والی نہ ہوئی تو اس کے لیے وبال جان بن جائے گی اور اس کو برائی اور گناہوں کی طرف دھکیل دے گی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) ❷

"میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔"

نیکی کر کے احسان مت جتلاؤ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ)) ❸

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

❶ صحيح ابن ماجه، النكاح، باب أفضل النساء:١٥٠٥۔

❷ بخاری، النكاح، باب مايتقى من الشئوم:٥٠٩٦؛ مسلم:٢٧٤٥؛ و ابن ماجه:٣٩٩٨۔

❸ رواه النسائي، الأشربة، باب الرواية في المدمنين في الخمر:٥٦٧٥؛ سلسلة الصحيحة ٦٧٠۔

فوائد:

❶ احسان جتلانے سے انسان کی نیکی ضائع ہو جاتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ﴾ ❶

''اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر برباد نہ کرو۔''

صاحب تفسیر ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی خبر سنائی ہے کہ صدقہ کرنے کے بعد اگر احسان جتا دیا جائے یا تکلیف پہنچا دی جائے تو صدقہ باطل ہو جاتا ہے جیسے کہ اس شخص کا صدقہ باطل ہو جاتا ہے جو لوگوں کو دکھانے کے لیے صدقہ کرتا ہے۔ ❷

❷ کسی کے ساتھ نیکی اس لیے نہ کی جائے کہ کل کو اس کے بدلے میں مجھے بھی اچھی چیز میسر ہوگی یا اس نیکی کی وجہ سے یہ کام کروالوں گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا:

﴿ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴾ ❸

''(اے نبی ﷺ) اور آپ کسی پر احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کریں۔''

❸ بلکہ مومن بندے تو جب کسی پر احسان کرتے ہیں یا نیکی کرتے ہیں تو وہ کسی مفاد اور حرص و طمع کی وجہ سے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴾ ❹

''اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کھلاتے ہیں نہ کہ تم سے بدلہ لینا

---

❶ ٢/ البقرة: ٢٦٤۔ ❷ تفسیر ابن کثیر: ١/ ٦٢٨۔

❸ ٧٤/ المدثر ❹ ٧٦/ الدهر: ٨۔

چاہتے ہیں نہ شکرگزاری۔''

4 سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن تین بندوں سے نہ تو اللہ تعالیٰ کلام کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کریں گے ان تین شخصوں میں ایک "المَنَّان" احسان جتلانے والا ہے۔ 1

5 والدین کی نافرمانی حرام ہے اور والدین کا نافرمان اللہ کی ناراضگی مول لیتا ہے (اس کی مزید وضاحت، پیچھے درس گزر چکا ہے)

6 ہمیشہ شراب پینے والے یعنی شرابی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو ملعون قرار دیا ہے کیونکہ یہ ایک حرام چیز کو پیتا ہے۔

یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

دنیا کا مال انسان کے لیے صرف تین قسم کا ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :((يَقُوْلُ الْعَبْدُ : مَالِيْ ، مَالِيْ وَإِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ: مَا اَكَلَ فَأَفْنَى اَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى اَوْأَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ)) 2

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ کہتا رہتا ہے کہ میرا مال (اتنا ہے) میرا مال (اتنا ہے) حالانکہ فی الحقیقت اس کے مال میں سے اس کا مال صرف تین قسم کا ہے:

1 مسلم ، الایمان ، باب بیان غلظ تحریم إسبال الإزار والمن بالعطیة:١٠٦؛ ابوداود: ٤٠٨٧؛ و ترمذی:١٢١١؛ احمد :٥/ ١٤٨۔

2 رواه الترمذی ، تفسیر القرآن ، باب ومن سورة الهاكم التكاثر :٣٣٥٤؛ مسلم:٢٩٥٩؛ و احمد:٢/ ٨٨٢۔

۱۔ جو اس نے کھالیا اور ختم کرلیا۔

۲۔ جو اس نے پہن لیا اور بوسیدہ کرلیا۔

۳۔ اور جو اس نے عطیہ کیا (اور آخرت کے لیے) ذخیرہ کرلیا ان اموال کے علاوہ جو بھی مال ہے اسے وہ لوگوں کے لیے چھوڑ کر جانے والا ہے۔''

فوائد:

❶ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ o یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ o كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ o﴾ ❶

''(ہلاکت ہے ایسے بندے کے لیے) جو مال جمع کرتا جائے اور گنتا جائے، وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا ہرگز نہیں یہ تو ضرور توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔''

❷ دنیا کا مال و متاع ایک ضرورت ہے اور عارضی ہے اس کو اسی کے مطابق حاصل کیا جائے اور استعمال کیا جائے اور باقی صدقہ و خیرات کردیا جائے کیونکہ اگر کوئی اپنی محبت کا اکثر حصہ دینوی محبت میں صرف کردے گا تو وہ بندہ اپنی آخرت برباد کر بیٹھے گا جیسا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَ مَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوْا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى)) ❷

''جس نے (اللہ سے بڑھ کر) دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو برباد کرلیا اور جس نے آخرت کے ساتھ محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا، پس تم باقی رہنے والی اشیاء کو فنا ہونے والی اشیاء پر ترجیح دو۔''

❸ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا

❶ ۱۰٤/ الھمزۃ:۲۔٤۔

❷ مسند احمد: ٤١٢٤؛ السلسلة الاحاديث الصحيحة: ۳۲۸۷۔

مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ)) ❶

''اگر اللہ کے نزدیک دنیا (کی قدر و منزلت) مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو پانی کا گھونٹ نہ پلاتا۔''

❹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیڑ کے ایک مردہ بچے کے پاس سے گزرے جس کے کان بہت چھوٹے تھے آپ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) پوچھا ''تم میں سے کون شخص ایک درہم کے عوض اسے لینا پسند کرے گا؟'' صحابہ نے عرض کیا ''ہم تو کسی معمولی چیز کے عوض بھی اسے لینے کو تیار نہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَوَاللّٰهِ! اَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ)) ❷

''اللہ کی قسم! دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا تمہارے نزدیک یہ حقیر ہے۔''

❺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ! مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ)) ❸

''اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال اتنی ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی دریا کے پانی میں ڈالتا ہے وہ غور کرے کہ انگلی کے ساتھ کتنا پانی لگتا ہے؟''

شلوار ٹخنوں سے نیچے نہ رکھو

عَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ:

❶ ترمذی ، الزهد ، باب ما جاء فی هوان الدنیا علی الله:۲۳۲۰؛السلسلة الصحیحة:۹۴۳۔

❷ مسلم ، الزهد والرقائق:۲۹۵۷؛ وابوداؤد ، الطهارة ، باب ترك الوضوء من مس المیتة: ۱۸۶۔

❸ ابن ماجه ، الزهد ، باب مثل الدنیا:۴۱۰۸؛ و مسلم :۲۸۵۸؛ وترمذی :۲۳۲۳؛ احمد ۱۸۵۳۵۔

اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَ الْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ)) [1]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ تو کلام کریں گے نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کریں گے بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: ایک تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا، دوسرا احسان جتلانے والا، اور تیسرا جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا سودا بیچنے والا۔''

فوائد:

1. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا)) [2]

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جس نے تکبر سے اپنی چادر کو لٹکایا۔''

پتہ چلا کہ جس کا تکبر کے بغیر کپڑا ٹخنوں سے نیچے چلا گیا وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے جیسا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری چادر کا کنارہ لٹک جاتا ہے سوائے اس کے کہ میں اس کا خاص خیال رکھوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ)) [3]

''تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو یہ کام تکبر سے کرتے ہیں۔''

یعنی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چادر رکھتے اوپر ہی تھے لیکن قد کے پست ہونے کی وجہ سے چادر ڈھک جاتی تھی پھر اوپر کر لیتے تھے ایسی صورت میں تکبر نہیں ہے۔ [4]

2. اگر کوئی آدمی چادر، شلوار، پینٹ اور تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تکبر سے نہیں ایسا کرتا تو اس کا ایسا کرنا ہی تکبر ہے جیسا کہ جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کو رسول

---

[1] رواه مسلم، الایمان، باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية: ١٠٦؛ ابوداود: ٤٠٨٧؛ والترمذي: ١٢١١۔ [2] بخاري، اللباس، باب من جر ثوبه من الخيلاء: ٥٧٨٨؛ واحمد: ٢/ ٣٨٦۔ [3] ....؟

[4] بخاري: ٥٧٨٤؛ و فتح الباري: ١٠/ ٢٦٦۔

اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ إِيَّاكَ وَ إِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ)) ❶

''اور اپنی چادر نصف پنڈلی تک اونچی رکھو اگر نہیں مانتے تو ٹخنوں تک اور چادر لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ یہ تکبر سے ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔''

❸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ)) ❷

''تہبند کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ آگ میں ہوگا۔''

❹ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین کو پیٹ میں خنجر مارا گیا تو انہیں اٹھا کر گھر لایا گیا ہم بھی ساتھ تھے نبیذ لائی گئی انہوں نے پی لی تو پیٹ سے نکل گئی پھر دودھ لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے پیا تو وہ بھی زخم کے راستے نکل گیا لوگوں کو یقین ہوگیا آپ فوت ہوجائیں گے اب ہم ان کے پاس داخل ہوئے اور لوگ بھی آنے لگے اور ان کی تعریف کرنے لگے ایک نوجوان آیا اس نے کہا امیر المؤمنین اللہ کی طرف سے خوشخبری کے ساتھ خوش ہوجایئے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور اسلام میں پیش قدمی کی جو نعمت حاصل ہوئی آپ کو معلوم ہی ہے پھر آپ حاکم بنے تو عدل کیا پھر شہادت نصیب ہوئی۔ فرمانے لگے میں تو یہ پسند کرتا ہوں یہ سب کچھ برابر برابر رہ جائے نہ مجھ پر بوجھ ہو نہ میرے لیے کچھ ہو جب وہ واپس جانے لگا تو اس کی چادر زمین پر لگ رہی تھی فرمایا اس نوجوان کو میرے پاس واپس لاؤ پھر اس سے فرمایا:

((يَا ابْنَ أَخِيْ! إِرْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَنْقَى لِثَوْبِكَ وَ أَتْقَى لِرَبِّكَ)) ❸

❶ صحیح ابی داؤد: ٣٤٤٢؛ ابو داؤد: ٤٠٨٤۔

❷ بخاری، اللباس ، باب ما اسفل من الكعبين فهو فى النار: ٥٧٨٧؛ و احمد: ٢/ ٤١٠۔

❸ بخاری، فضائل أصحاب النبی ﷺ ، باب قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: ٣٧٠٠۔

”بھتیجے اپنا کپڑا اوپر اٹھالو کیونکہ یہ تمہارے کپڑے کو زیادہ صاف رکھنے کا باعث ہے اور تمہارے پروردگار سے زیادہ ڈرنے کا باعث ہے (واہ کس حالت میں کیا نصیحت......؟)۔“

5 نبی کریم ﷺ نے خریم اسدی کے بارے میں فرمایا کہ ”اگر وہ بالوں کو جو کندھوں سے بڑھے ہوئے ہیں ان کو چھوٹا کرے اور تہبند کو ٹخنوں سے اوپر کرے تو بہت اچھا انسان تھا۔“ جب ان کو خبر ملی تو انہوں نے فوراً بالوں کو بھی چھوٹا کرلیا اور چادر کو بھی ٹخنوں سے اوپر کرلیا (اطاعت ہو تو ایسی) [1]

کثرتِ سوال سے بچو

عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيْلَ وَ قَالَ وَ إِضَاعَةَ الْمَالِ وَ كَثْرَةَ السُّوَالِ)) [2]

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے بہت زیادہ باتیں کرنا، مال کو ضائع کرنا اور کثرت سے سوال کرنا۔“

فوائد:

1 اللہ تعالیٰ نے فضول گفتگو کو ناپسند فرمایا ہے اور اچھی، عمدہ اور سچی سیدھی اور بھلائی کی گفتگو کو پسند فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ [3]

---

[1] ابوداود، اللباس، باب ماجاء فی إسبال الازار:٤٠٨٩۔

[2] بخاری، الأدب، باب حقوق الوالدين من الكبائر:٥٩٧٥؛ مسلم:٥٩٣۔

[3] ٤/ النساء:١١٤۔

''ان کی باہمی گفتگو میں خیر نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی شخص پوشیدہ طور پر لوگوں کو صدقہ کرنے یا بھلے کام کرنے یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا حکم دے اور جو شخص ایسے کام اللہ کی رضامندی کے لیے کرتا ہے تو ہم اسے بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)) ❶

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔''

❷ اللہ تعالیٰ فضول خرچی کو ناپسند کرتا ہے اور ایسے لوگوں کو شیطان کا ساتھی قرار دیتا ہے کیونکہ وہ مال کو ضائع کرتے ہیں اس کو صحیح استعمال میں نہیں لاتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((كُلْ وَ اشْرَبْ وَالْبَسْ وَتَصَدَّقْ فِيْ غَيْرِ سَرَفٍ وَلَا مَخِيْلَةٍ)) ❷

''کھا، پی، پہن اور صدقہ کر جس میں فضول خرچی نہ ہو اور تکبر نہ ہو۔''

❸ اللہ تعالیٰ کثرت سوال کو ناپسند کرتے ہیں کیونکہ اس سے انسان خواہ مخواہ مشقت میں پھنس جاتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے گائے کے متعلق سوال در سوال کیا اور مشقت میں پھنس گئے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ﴾ ❸

''یا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ایسے ہی سوال (اور مطالبے) کرتے جاؤ جیسے اس سے بیشتر موسیٰ علیہ السلام سے کیے جا چکے ہیں۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

﴿لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا﴾ ❹

❶ بخاری، الرقاق، باب حفظ اللسان:٦٤٧٥؛ مسلم:٤٧؛ ابن ماجه:٣٩٧١۔

❷ بخاری، اللباس، تعليقا فی اول الباب و احمد:٢/ ١٨١۔

❸ ٢/ البقرة:١٠٨۔ ❹ ٥/ المائدة:١٠١۔

”ایسی باتوں کے متعلق سوال نہ کیا کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں اور اگر تم کوئی بات اس وقت پوچھتے ہو جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے تو وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں گی البتہ اب تک جو کچھ ہو چکا ہے اللہ نے اس کو معاف کر دیا ہے۔“

اہل علم سے ایسے سوال کرنا درست نہیں جن میں نہ تو کوئی دینی فائدہ ہو اور نہ ہی دینوی کیونکہ خواہ مخواہ سوال پوچھنے سے انسان کو نقصان ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فضول بک بک کرنے، زیادہ سوال کرنے، مال و دولت ضائع کرنے، ماؤں کو ستانے، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے، دوسروں کا حق دبانے سے منع فرمایا ہے۔ [1]

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کہ جو میں چھوڑوں یعنی اس کا ذکر نہ کروں تم بھی اس کا ذکر نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال کر کے اور اپنے انبیا سے اختلاف کرنے کی بنا پر تباہ ہو گئے۔ [2]

مسلمانوں کے لیے تین ضروری کام

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالسِّوَاكُ، والطِّيْبُ)) [3]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزیں ہر مسلمان پر حق ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا اور خوشبو لگانا۔“

فوائد:

1. طہارت و صفائی مومن کے ایمان کا حصہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ

---

[1] بخاری، الاعتصام، باب مایکرہ کثرت السوال۔

[2] مسلم، الفضائل، باب توقیرہ و ترک إکثار سؤالہ ممالا ضرورۃ الیہ۔

[3] رواہ الصحیح الجامع الصغیر:٣٠٢٨؛ و الصحیحۃ:١٧٩٦۔

فِيْهِ رَأْسَهُ وَ جَسَدَهُ)) ❶

''ہر سات دنوں میں ایک دن غسل کرنا ہر مسلمان پر حق ہے وہ اس (غسل) میں اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔''

❷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا جَآءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ)) ❷

''تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لے۔''

❸ جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب عمل ہے لیکن فرض نہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَاوَ نِعِمَتْ وَ مَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ)) ❸

''جمعہ کے دن جس نے وضو کیا اس نے اچھا کیا اور بہتر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل و بہترین ہے۔''

❹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور عمدہ وضو کیا پھر جمعہ کے لیے آیا اور توجہ سے سنتا رہا اور خاموش بھی رہا

((غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ زِيَادَةُثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)) ❹

''تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ کے درمیان اور مزید تین دنوں (یعنی کل دس دنوں کے اس کے گناہوں) کو بخش دیا جائے گا۔''

❺ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز کے متعلق فرمایا:

((اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا لِلْمُسْلِمِيْنَ فَمَنْ جَآءَ إِلَى الْجُمُعَةِ

---

❶ بخاری ، الجمعة ، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان:٨٩٧؛ ومسلم:٨٤٩۔ ❷ بخاری الجمعة ، باب الغسل يوم الجمعة :٨٧٧۔

❸ صحیح ابی داؤد:٣٤١؛ ترمذی:٤٩٧۔

❹ مسلم ، الجمعة ، باب فضل من استمع وأنصت فی الخطبة:٧٥٧؛ ترمذی:٤٩٨۔

فَلْيَغْتَسِلْ وَإِنْ كَانَ طِيْبٌ فَلْيَمَسَّ فِيْهِ وَ عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ)) ❶

''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دن (جمعہ) کو مسلمانوں کے لیے عید بنایا ہے پس جو جمعہ میں حاضر ہو تو اسے چاہیے کہ غسل کرے اور اگر خوشبو ہو تو لگا لے اور تم مسواک کو لازم پکڑو۔''

❻ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِّرَّبِّ)) ❷

''مسواک منہ کی طہارت اور رب کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔''

❼ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین چیزوں کا (تحفہ) واپس کرنا درست نہیں۔

۱۔ الْوَسَائِدُ تکیہ

۲۔ وَالدُّهْنُ خوشبو

۳۔ وَاللَّبَنُ دودھ ❸

تکبر اور خود پسندی حرام ہے

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِیءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ)) ❹

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ (جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں) سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو روح جسم سے جدا ہوئی اور وہ تین چیزوں سے بری تھی تو وہ جنت میں داخل ہوگی (وہ تین چیزیں یہ ہیں) تکبر، خیانت، قرض۔''

❶ صحیح الجامع الصغیر: ۲۲۵۸۔ ❷ نسائی: ۱/ ۱۰؛ صحیح الترغیب: ۲۰۹، ۲۷۹۰۔

❸ ترمذی، الاستئذان، باب ماجاء فی کراهية رد الطيب: ۲۷۹۰۔

❹ رواہ ابن ماجه، الصدقات، باب التشدید فی الدین: ۲۴۱۲؛ صحیح الترغیب: ۱۳۵۱۔

فوائد:

1. تکبر، فخر وغرور اور خود پسندی حرام ہے کیونکہ یہ اللہ کی صفت ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ)) [1]

''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ، نہایت پاک سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا، نگہبان، غالب زور آور اور متکبر (بڑائی والا)، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔''

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا کہ مومن ایسے لوگ ہوتے ہیں جن میں غرور و تکبر نہیں ہوتا انہی کے لیے آخرت کی کامیابی ہے۔

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ [2]

''یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں لڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد اور اچھا انجام پرہیز گاروں کے لیے ہوتا ہے۔''

2. حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ان قبیح صفات سے بچنے کی نصیحت کی تھیں۔

ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا﴾ [3]

''اور زمین میں اکڑ کر مت چل۔''

﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾ [4]

''اور لوگوں کے لیے اپنا منہ مت پھلا اور نہ زمین میں اترا کر چل یقیناً اللہ تعالیٰ ہر تکبر کرنے والے اور فخر کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔''

---

[1] ۵۹/ الحشر:۲۳۔ [2] ۲۸/ القصص:۸۳۔

[3] ۱۷/ الاسراء:۳۸۔ [4] ۳۱/ لقمان:۱۸۔

3 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَ نَعْلُهُ حَسَنَةً ؟ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَ غَمْطُ النَّاسِ)) [1]

''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی تکبر (کبر) ہوگا۔'' ایک آدمی نے سوال کیا آدمی کو یہ پسند ہوتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ''یقیناً اللہ صاحب جمال ہے اور وہ جمال (خوبصورتی) پسند کرتا ہے تکبر (کبر) تو یہ ہے کہ حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔''

4 حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلْ بِيَمِيْنِكَ)) قَالَ: لَا أَسْتَطِيْعُ ! قَالَ ((لَا اسْتَطَعْتَ)) مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ. [2]

''اپنے دائیں ہاتھ سے کھا'' اس نے کہا: اس کی میرے اندر طاقت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نہ ہی طاقت رکھتے۔'' اس کو صرف تکبر (خود پسندی) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننے سے روکا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے بعد وہ آدمی کبھی بھی اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے منہ تک نہیں لے جاسکا۔''

اکڑے ہوئے سر سے تکبر کا اظہار ہوتا ہے
ادب سے جھکا ہوا سر ہی باوقار ہوتا ہے
کسی پھلدار پیڑ کا نظارہ تو بھی کر لینا
جھکا ہوتا ہے وہی شجر جو پھلدار ہوتا ہے

1 مسلم ، الایمان ، باب تحریم الکبر ، بیانه: ٢٦٥۔

2 مسلم ، الاشربة ، باب آداب الطعام والشرب و أحكامها: ٥٢٦٨۔

خیانت اور قرض سے بچو

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ :((مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِیءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ: مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّیْنِ)) [1]

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ (جو کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں) سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو روح جسم سے جدا ہوئی اور وہ تین چیزوں سے بری تھی تو وہ جنت میں داخل ہوگی (وہ تین چیزیں یہ ہیں) تکبر، خیانت، قرض۔''

فوائد:

1. امانت کی ادائیگی کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾ [2]

'' بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں، امانت والوں کو ادا کرو۔''

2. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ)) [3]

''منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وہ وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔''

اور مسلم کی روایت میں کہ:

((وَإِنْ صَامَ وَ صَلَّی وَ زَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ)) [4]

---

[1] رواہ ابن ماجه، الصدقات ، باب التشدید فی الدین:۲٤١٢؛ صحیح الترغیب:١٣٥١۔

[2] ٤/ النساء:٥٨۔ [3] بخاری، الایمان، باب علامات المنافق:٣٣۔

[4] مسلم، الایمان، باب بیان خصال المنافق ٥٩۔

''اگر چہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے (پھر بھی وہ منافق ہے)۔''

3 کسی سے کوئی چیز یا مال بطور قرض لیا جا سکتا ہے اور دینے والے کو اجر سے نوازا جاتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّتَيْنِ اِلَّا كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً)) [1]

''کوئی بھی مسلمان جب کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے تو اس کے ایک مرتبہ صدقہ کی طرح ہوتا ہے۔''

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)) [2]

''تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرض ادا کرنے میں اچھے ہیں۔''

4 قرض لینا اور دینا اگرچہ جائز ہے لیکن رسول اللہ ﷺ اس سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جیسا کہ آپ ﷺ تشہد میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ! إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ)) [3]

''اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

5 کسی نے آپ ﷺ سے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ اس قدر قرض سے پناہ کیوں طلب کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ)) [4]

''جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو بات کرتے وقت جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔''

6 اگر تم نے کسی کو قرض دے رکھا ہو تو اس کی ادائیگی کے معاملہ میں مقروض سے نرمی اختیار

---

[1] ابن ماجه، الأحكام، باب القرض: ٢٤٣٠؛ و صحيح ابن ماجه: ١٩٧٢۔

[2] بخاری، الوكالة، باب وكالة الشاهد والغائب جائزة: ٢٣٠٥؛ و مسلم: ١٦٠١۔

[3] بخاری، الأذان، باب الدعاء قبل السلام: ٨٣٢؛ ومسلم: ٥٨٩۔

[4] بخاری، الاستقراض وأداء الديون، باب من استعاذ من الدين: ٢٣٩٧۔

کی جائے حتی الوسع اسے مہلت دی جائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ [1]

''اگر کوئی تنگی والا ہوتو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہیے اور صدقہ کر دو تو تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس سے قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں سایہ عطا فرمائے گا۔'' [2]

عذاب کے مستحق تین شخص

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ وَ مَلِكٌ كَذَّابٌ وَ عَائِلٌ مُتَكَبِّرٌ)) [3]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ روز قیامت نہ کلام کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر۔''

فوائد:

1. بدکاری، زناکاری ویسے تو ہر ایک کے لیے حرام ہے وہ جوان ہو یا بوڑھا لیکن ایک بوڑھے کا زنا کا مرتکب ہونا زیادہ برا ہے کیونکہ بڑھاپے میں زنا کے صدور کا مطلب یہ ہے کہ اس کا مزاج بہت زیادہ بگڑا ہوا ہے اور اس کا دل اللہ کے خوف اور ڈر سے بالکل خالی ہے، اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دینے کے ساتھ ساتھ ایسے بندے کے متعلق بھی حکم لگایا ہے کہ جو زنا کا مرتکب ہوتا ہے اس سے نہ نکاح کیا جائے نہ کروایا جائے اور نہ ہی ایسے شخص سے روابط قائم کیے

[1] ۲/ البقرۃ: ۲۸۰۔ [2] مسند احمد: ۱۵۵۳۱؛ حاکم: ۲/ ۲۸۔

[3] مسلم، الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار: ۱۰۷۔

جائیں نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِئَةَ جَلْدَةٍ﴾ 1

''زنا کار مرد وعورت میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔''

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَ نَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ)) 2

''کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی سے زنا کرے تو ان کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اگر شادی شدہ عورت کے ساتھ شادی شدہ مرد زنا کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور رجم ہے۔''

2 جھوٹ ایک قبیح فعل ہے جو ہر ایک کے لیے یکساں حرام ہے لیکن ایک بادشاہ سے اس کا ارتکاب زیادہ قبیح ہے اس لیے کہ وہ تو ہر طرح کے اختیار و وسائل سے بہرہ ور ہوتا ہے اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اس کے باوجود وہ جھوٹ بولتا ہے تو یہ بھی خوف الٰہی اور اس کے فساد مزاج کے فقدان کی دلیل ہے جیسا کہ جھوٹ کی مذمت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ)) 3

''جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ برائی کی طرف لے کر جاتا ہے اور برائی انسان کو جہنم میں لے جاتی ہے۔''

3 فخر وغرور کرنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں لیکن اگر ایک فقیر جو کبر اور برتری کے اسباب سے ہی محروم ہے پھر بھی وہ تکبر کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ احکام الٰہی اور خشیت الٰہی سے

---

1 ۲۴/ النور:۲ 2 مسلم، الحدود، باب حد الزنا:۱۲۹۰؛ و ترمذی :۱۴۳۴؛ و احمد: ۵/ ۳۱۳۔ 3 مسلم، البر و الصله:۱۰۵؛ و بخاری:۶۰۹۴۔

بے نیاز ہے اس لیے ایک مالدار کے مقابلہ میں اس کا تکبر زیادہ قبیح و شنیع ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((الْعِزُّ إِزَارِي وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ)) [1]

''عزت میرا پہناوا ہے اور بڑائی میری چادر ہے پس جو بھی ان میں سے کوئی ایک چیز بھی مجھ سے کھینچے گا میں اسے عذاب میں مبتلا کر دوں گا۔''

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)) [2]

''کیا میں تمہیں جہنمیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر سرکش، بخیل اور متکبر جہنمی ہے۔''

تین چیزوں میں جھوٹ کی رخصت

عَنْ أُمِّ كَلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُهُ النَّاسُ إِنَّ فِيْ ثَلَاثٍ تَعْنِيْ: ((الْحَرْبَ وَالإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَ حَدِيْثَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَ حَدِيْثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا)) [3]

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان باتوں میں سے جو لوگ کہتے ہیں، کسی بات کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا، سوائے تین باتوں کے لڑائی کے بارے میں، لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور مرد کی اپنی بیوی سے اور عورت کی اپنے خاوند سے گفتگو میں۔''

---

[1] مسلم، البر و الصله، باب تحریم الکبر: ٢٦٢٠۔

[2] بخاری، التفسیر، باب قوله تعالی ﴿عتل بعد ذلك زنيم﴾

[3] رواه مسلم، البر والصله، باب تحریم الکذب و بیان المباح منه: ٢٦٠٥؛ ابوداود ٤٩٢١؛ و الترمذی: ١٩٣٨۔

فوائد:

1. لڑائی کے موقع پر دشمن کو اصل صورتحال سے بے خبر رکھنے کے لیے (جو کہ بعض دفعہ جنگ جیتنے کے لیے ناگزیر ہوتا ہے) جھوٹ بولا جا سکتا ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب محمد بن مسلمہ کو کعب بن اشرف یہودی کے قتل کے لیے بھیجا تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے کہ میں کوئی بات کہوں (یعنی انہیں دھوکہ دینے کے لیے خواہ جھوٹ ہی ہو) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایسا کیا (یعنی تمہیں اجازت دی) تو انہوں نے (اسے دھوکہ دینے کے لیے) جا کر اسے کہا

((اِنَّ هٰذَا (يَعْنِیْ) النَّبِیَّ ﷺ قَدعَنَّانَا وَ سَأَلْنَا الصَّدَقَةَ)) [1]

''یقیناً اس نبی نے تو ہمیں مشقت و پریشانی میں ڈال رکھا ہے اور ہم سے صدقہ مانگتا ہے۔''

اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ)) [2]

''جنگ دھوکہ ہے۔'' (یعنی جنگ میں دھوکہ، جھوٹ جائز ہے)

2. لوگوں کے درمیان صلح کروانے والا جھوٹ کا سہارا لے سکتا ہے جھوٹ ایک مذموم صفت ہے لیکن باہم اتفاق و اتحاد اور اخوت و مساوات قائم کرنے کے لیے اس کی اجازت مرحم کی گئی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَاخَيْرَ فِی كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوْفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ﴾ [3]

''ان کی اکثر سرگوشیوں (مشوروں) میں کوئی بھلائی نہیں، مگر جو حکم کرے صدقہ کرنے کا، بھلائی کا یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا۔''

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ [4]

---

[1] مسلم، الجهاد و السير، باب قتل كعب بن الاشرف طاغوت اليهود:١٨٠١ بخاری ٣٠٣٢۔

[2] بخاری، الجهاد و السير، باب الحرب خدعة:٣٠٣٠؛ مسلم:١٧٣٩۔

[3] ٤/ النساء: ١١٤۔ [4] ٨/ الانفال: ١۔

''پس اللہ سے ڈرو، اور آپس میں صلح کرو۔''

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

((لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَنْمِیْ خَیْرًا أَوْ یَقُوْلُ خَیْرًا)) [1]

''وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے پس وہ بھلائی کی بات آگے پہنچاتا ہے یا بھلائی کی بات کہتا ہے۔''

3 گھریلو زندگی کو خوشگوار رکھنے کے لیے بعض دفعہ خاوند کو بیوی سے یا بیوی کو خاوند سے کوئی بات چھپانے کی ضرورت لاحق ہو جاتی ہے اور اس کے لیے جھوٹ کا سہارا لینا ضروری ہو جاتا ہے چنانچہ شریعت نے اس جگہ بھی اس کی اجازت دی ہے تاکہ گھریلو ماحول خراب نہ ہو۔

تین بندوں کی دعا رد نہیں ہوتی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِیْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ)) [2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک وشبہ نہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔''

فوائد:

1 مظلوم کی دعا کو اللہ رب العزت بہت جلد درجہ قبولیت سے نوازتے ہیں اگرچہ وہ فاسق و فاجر ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

1 بخاری، الصلح، باب لیس الکذاب الذی...: ۲۶۹۲۔

2 رواہ ابن ماجہ، الدعاء، باب دعوة الوالد و دعوة المظلوم: ۳۸۶۲؛ وابوداود: ۱۵۳۶ صحیح الجامع الصغیر: ۳۰۳۱؛ الصحیحة: ۱۷۹۷۔

((دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ وَ اِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجُوْرُهُ عَلٰى نَفْسِهِ)) ❶

''مظلوم کی دعا قبول کی جاتی ہے خواہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو اور اس کا گناہ اس کے اپنے نفس پر ہے۔''

❷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین بندے ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی:

۱۔ الْإِمَامُ الْعَادِلُ — عادل حکمران۔

۲۔ وَالصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ — روزہ دار حتی کی وہ افطار کرے۔

۳۔ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ — اور مظلوم کی دعا۔ ❷

اللہ تعالیٰ روز قیامت ان کی دعا کو بغیر بادلوں کے اٹھائیں گے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری عزت کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر بعد ہی کروں۔

❸ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی: اے معاذ!

((وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ)) ❸

''مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔''

❹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے ایک گورنر کو نصیحت فرما کر بھیجا کہ:

((وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ)) ❹

❺ مسافر کے ساتھ بدسلوکی سے اس کے منہ سے نکلی ہوئی بددعا قبول ہو جاتی ہے اسی طرح

---

❶ صحیح الجامع الصغیر: ۳۳۸۲۔ ❷ ترمذی، الدعوات، باب فی العفو والعافیة: ۳۵۹۸؛ وابن ماجه: ۱۷۵۲؛ احمد: ۲/ ۳۰۵، حدیث حسن۔

❸ بخاری، الزکوٰة، باب أخذ الصدقة من الاغنیاء: ۱۴۹۶؛ مسلم: ۱۹؛ ترمذی: ۲۲۵؛ وابوداود: ۱۵۸۳؛ و احمد: ۱/ ۲۳۳۔

❹ بخاری، الجهاد والسیر، باب اذا أسلم قوم فی دار الحرب ولهم مال: ۳۰۵۹۔

اس کے ساتھ حسن سلوک کے نتیجہ میں نکلنے والی دعا بھی قبول ہو جاتی ہے لہٰذا مسافر کے ساتھ ظلم وزیادتی سے بچا جائے۔

6 اسی طرح باپ اولاد کے حق میں جو دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے اگر اولاد نافرمان، گستاخ اور بے ادب ہے تو ایسی اولاد کے لیے نکلی ہوئی بددعا بھی اللہ کے ہاں قبول ہوتی ہے دوسری کئی احادیث کی روشنی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ باپ کی بددعا سے زیادہ ماں کی بددعا مؤثر ہوتی ہے کیونکہ باپ سے زیادہ اولاد پر ماں کا حق ہے لہٰذا والدین کی بددعاؤں سے بچنا چاہیے اور ہمیشہ ان کی دعائیں لینی چاہیے کیونکہ جب کوئی پیٹھ پیچھے کسی کے لیے دعا کرتا ہے تو وہ زیادہ منظور وقبول ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو تین چیزوں کی وصیت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ بِثَلَاثٍ: ((صِیَامُ ثَلَاثَةِ أَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ رَكْعَتَیِ الضُّحٰی وَ أُوْتِرُ قَبْلَ اَنْ أَنَامَ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی کہ ''میں ہر ماہ تین دن کے روزے رکھوں۔ نماز چاشت کی دو رکعتیں پڑھوں، اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔''

فوائد:

1 ہر ماہ تین روزے رکھنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیحت فرمائی جیسا کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((یَا أَبَا ذَرٍّ! إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَ خَمْسَ عَشْرَةَ)) [2]

''اے ابوذر! جب تو مہینے میں تین روزے رکھے تو (چاند کی) تیرہ، چودہ اور

---

[1] رواه البخاری، الصوم، باب صیام أیام البیض ثلاث عشرة وأربع عشرة و خمس عشرة:١٩٨١؛ ومسلم:٧٢١؛ ابوداود:١٤٣٢؛ احمد:٢/ ٤٥٩۔

[2] ترمذی، الصوم، باب فی صوم ثلاثة من كل شهر:٧٦١؛ صحیح الترمذی:٦٥٨۔

پندرہ کو روزے رکھا کر۔"

2 نبی کریم ﷺ ہر ماہ تین دن کے روزے نہیں چھوڑتے تھے اور یہ روزے ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو رکھا کرتے تھے۔ حضرت ملحان قیسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ایام بیض یعنی چاند کی تیرہ، چودہ، اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ہمیشہ کے روزوں کی مانند ہے۔ [1]

چونکہ ہر نیکی دس گناہ ہوتی ہے اور ہر ماہ میں تین روزے تیس (۳۰) دنوں کا ثواب دلا دیتے ہیں جیسا کہ ترمذی شریف میں حدیث موجود ہے۔ [2]

3 حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں آدمی پر لازم ہے کہ اپنے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ و خیرات کرے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا "یا رسول اللہ! (ﷺ) اس کی کون طاقت رکھے گا......؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِيْكَ)) [3]

"تجھے نماز ضحیٰ (نماز اشراق) کی دو رکعتیں کافی ہیں۔"

یعنی اگر تو نماز چاشت (اشراق) کی دو رکعتیں پڑھ لے تو تیرے سارے اعضاء کا صدقہ ہو جائے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((يَا ابْنَ آدَمَ! اِرْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ آخِرَهُ))

"اے آدم کی اولاد! میرے لیے خالص نیت سے اول دن میں چار رکعتیں (نماز اشراق کی) پڑھ میں تجھ کو اس دن کی شام تک کافی ہو جاؤں گا۔"

---

[1] ابوداؤد، الصوم، باب فی صوم ثلاثة من کل شهر:۲٤٤۹؛ صحیح ابی داؤد:۲۱۳۹؛ وابن ماجه:۱۷۵۷۔ [2] ترمذی الصوم باب فی صوم ثلاثة من کل شهر:۷٦۲؛صحیح ترمذی:٦۰۹؛ وابن ماجه:۱۷۰۸۔ [3] ابوداؤد، الادب، باب فی اماطة الاذی عن الطریق: ۵۲٤۲؛حدیث حسن ومسلم:۷۲۵۔

چنانچہ نماز اشراق کی زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

❹ وتر کا وقت نماز عشا کے بعد سے لے کر صبح تک ہے۔ ❶

وتر کو رات کے آخری پہر میں پڑھنا مستحب ہے لیکن اگر کسی کو خدشہ ہو کہ وہ رات کو بیدار نہیں ہو سکے گا تو پھر پڑھ کر سوئے جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح ہے۔ ❷

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اسی لیے وصیت کی تھی کیونکہ وہ طالب علم تھے رات گئے تک پڑھتے رہتے تھے سونے کے بعد اٹھنا مشکل تھا۔

ہاں اتنا ضرور ہے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو وتر نہ پڑھ سکتے تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ❸

میت کو نفع دینے والے تین اعمال

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((إِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ : اِلَّا صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ)) ❹

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں:

۱۔ صدقہ جاریہ۔

۲۔ ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۳۔ نیک صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔“

---

❶ مسلم:۷۵٤؛ الترمذی:٤٦٧۔

❷ مسلم:۷۵۵؛الترمذی:٤۵۵۔

❸ دارمی ، الصلاۃ ، باب صفة صلاۃ رسول الله:١٤٣٩۔

❹ رواہ مسلم ، الوصية ، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد المیت :١٦٣١؛ ابوداؤد: ٢٨٨٠؛ احمد:٢/ ٢٤٢۔

فوائد:

❶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن آدمی کو وفات کے بعد جن اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے ان میں ایک وہ علم ہے جسے اس نے لوگوں کو سکھایا اور اس کی نشر واشاعت کی، نیک اولاد جسے وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا، وہ مسجد یا مسافر خانہ جسے وہ تعمیر کرا گیا، ایسی نہر جسے وہ جاری کرا گیا اور وہ صدقہ جسے وہ اپنی زندگی میں صحت وتندرستی کی حالت میں نکالتا رہا، ان تمام اعمال کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔'' [1]

❷ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ﴾ [2]

''ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جنہیں لوگ آگے بھیجتے ہیں اور ان اعمال کو بھی جنہیں وہ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں (یعنی ایسے اعمال جن کو بعد میں لوگ اپناتے ہیں اس کے خیر کے کام کو شروع کرنے کی وجہ سے اسے بھی ثواب ملتا رہتا ہے)۔''

❸ میت کی طرف سے کوئی بھی صدقہ نکال دے تو اسے اس کا اجر وثواب ملتا ہے۔ جیسا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔''

قُلْتُ: أَيُّ صَدَقَةٍ أَفْضَلُ ؟ قَالَ ((سَقْيُ الْمَاءِ)) [3]

''میں نے عرض کیا کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی پلانا۔''

❹ میت کے لیے کوئی بھی جب خلوص نیت سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کی وجہ سے میت کو ثواب عطا کرتے ہیں لیکن خصوصاً جب بیٹا، بیٹی اولاد اپنے والدین کے لیے دعا کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا صلہ اس کے والدین کو ضرور دیتا ہے۔

---

[1] ابن ماجه، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير: ٢٤٢؛ صحيح ابن ماجه: ١٩٨۔

[2] ٣٦/ يسين: ١٢۔ [3] نسائى، الوصايا، باب فضل الصدقة عن الميت: ٣٦٩٤؛ صحيح نسائى: ٣٤٢٥۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ : يَارَبِّ ! أَنَّى لِي هٰذِهِ ؟ فَيَقُوْلُ : بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ)) [1]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند فرماتے ہیں تو بندہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! یہ درجہ مجھے کیوں دیا گیا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ درجہ تجھے تیرے لیے تیرے بیٹے کے استغفار کے ذریعے سے حاصل ہوا ہے۔''

5 اگر میت نے کوئی نذر مانی ہو اور نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو گیا اگر اس کے ورثاء اس کی نذر کو پوری کریں گے تو اسے اجر وثواب ملے گا جیسا کہ سعد بن عبادہ نے اپنی والدہ محترمہ کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی نذر پوری کر۔'' [2]

زندگی تو اپنے ہی قدموں پر چلا کرتی ہے
غیروں کے سہارے تو جنازے اٹھا کرتے ہیں

نظرِ رحمت سے محروم تین شخصیات

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوْثُ)) [3]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمیوں کی طرف روز قیامت اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ والدین کا نافرمان، مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت اور دیوث (جو اپنے گھر میں

[1] ابن ماجه، الادب، باب برالولدين: ٣٦٦٠؛ الصحيحة: ١٥٩٨؛ احمد: ٢/ ٥٠٩۔

[2] ابوداؤد، الايمان والنذور، باب قضاء النذر عن الميت: ٣٣٠٧؛ صحيح ابى داؤد: ٢٨٢٨۔

[3] رواه النسائى، الزكاة، باب المنان بما أعطى: ٢٥٦٣؛ صحيح الجامع الصغير: ٣٠٧١؛ صحيح الترغيب: ٢٠٧٠۔

بے حیائی کو برقرار رکھے)۔"

فوائد:

❶ والدین کا نافرمان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق ہے کیونکہ والدین کی اطاعت و فرمانبرداری نہ کرکے آدمی اللہ کی نافرمانی کرتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((طَاعَةُ اللّٰهِ فِيْ طَاعَةِ الْوَالِدِ وَ مَعْصِيَةُ اللّٰهِ فِيْ مَعْصِيَةِ الْوَالِدِ)) ❶

"اللہ کی اطاعت والد کی اطاعت میں ہے اور اللہ کی نافرمانی والد کی نافرمانی میں ہے۔"

❷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغُمُوْسُ)) ❷

"کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق کسی جان کو قتل کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا۔"

❸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْ مِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ أَهْلِهِ الْخَبَثَ)) ❸

"تین آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے، ہمیشہ شراب پینے والا، والدین کا نافرمان، اور دیوث جو اپنے اہل وعیال میں خباثت (بے حیائی) کو برقرار رکھتا ہے۔"

❶ صحیح الترغیب ، البر والصلة و غیرها، باب الترغیب فی برالولدین و صلتهما:۲۵۰۲۔

❷ بخاری ، الایمان والنذور ، باب الیمین الغموس:۶۶۷۵۔

❸ نسائی:۵/ ۸۵؛ صحیح الترغیب:۲/ ۲۵؛احمد:۲/ ۶۹۔

4 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

((لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ)) [1]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔''

5 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ)) [2]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں جیسا لباس پہننے والے مرد اور مردوں جیسا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔''

6 دیوث ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو بے غیرت باپ کا بے غیرت بیٹا ہو وہ اپنی ہی بہو بیٹی بہن کو بے پردہ دیکھ کر خوش ہوتا ہو اور انہیں بے حیائی، فحاشی اور برے کاموں سے روکتا نہ ہو یعنی بے حیائی کو فروغ دینے والا آدمی دیوث ہے حالانکہ اسلام نے اسے پردہ کی چیز بنایا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا شَيْطَانٌ)) [3]

''عورت سر تا پاؤں تک پردہ کی چیز ہے جب وہ باہر (بے پردہ) نکلتی ہے تو شیطان اس کو بہکانے کی تاک میں رہتا ہے اور لوگوں کی نظروں میں اسے مزین کر کے دیکھتا ہے۔''

---

1 بخاری، اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال:٥٨٨٥۔

2 ابوداؤد، اللباس، باب فی لباس النساء :٤٠٩٨؛ صحیح ابی داؤد:٣٤٥٤؛ احمد: ٢/ ٣٢٥۔

3 ترمذی، الرضاع، بابٌ :٢/ ٢٠٨۔

مساجد کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم : ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ : الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی)) (1)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف تین مساجد کے لیے رخت سفر باندھا جائے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے لیے۔''

فوائد:

(1) اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا)) (2)

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں مسجدیں ہیں۔''

البتہ تین مسجدیں ایسی ہیں جو تمام دنیا کی مساجد سے عظیم ہیں جن کا ذکر حدیث میں ہے اور ان میں نماز پڑھنے کا ثواب بھی تمام مساجد سے زیادہ ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ مسجد اقصیٰ میں ایک نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ (3)

۲۔ مسجد الحرام (خانہ کعبہ) میں ایک نماز دوسری مساجد کی ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔ (4)

۳۔ مسجد نبوی میں ایک نماز ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔ (5)

(2) دنیا کی تین جگہیں ہی ایسی ہیں جن کی طرف ثواب کی نیت سے سفر کیا جا سکتا ہے کہ وہاں جا کر نماز پڑھنے سے اتنا ثواب ملے گا لیکن اس کے علاوہ کسی جگہ خواہ وہ مسجد ہو یا کوئی سیر و تفریح

(1) رواه البخاري ، فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة ، باب فضل صلاة في مسجد مكة و المدينة:١١٨٩۔ (2) مسلم ، المساجد و مواضع الصلاة:٦٧١۔

(3) ابن ماجه، اقامة الصلاة:١٤٠٧۔ (4) ابن ماجه ايضًا:١٤٠٦۔

(5) بخاري:١١٩٠؛ مسلم ، الحج:١٣٩٤۔

کی جگہ وہاں جانے سے ثواب نہیں مل سکتا جیسا کہ حدیث میں واضح ہے۔

3 مساجد کی تعمیر اور مساجد کی طہارت و نظافت کا خیال رکھنے والے کو بہت اجر وثواب سے نواز دیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ

((أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَ تُطَيَّبَ)) [1]

''رسول اللہ ﷺ ہمیں محلوں میں مساجد بنانے انہیں پاکیزہ رکھنے اور خوشبو دار رکھنے کا حکم دیتے تھے۔''

4 حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)) [2]

''جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسی کی مثل جنت میں (گھر) بنائے گا۔''

5 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ)) [3]

''جو شخص صبح کو اور شام کو مسجد کی طرف گیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمان نوازی کا سامان (ہر مرتبہ) تیار کر دیتے ہیں جب بھی وہ صبح یا شام کے وقت گیا۔''

تین کاموں کے بدلے جنت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَ إِنْ كَانَ مُحِقًّا وَ بِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى

1 ابوداؤد، الصلاۃ، باب اتخاذ المساجد فی الدور: ٤٥٥؛ صحیح ابی داؤد: ٤٣٢؛ والترمذی: ٥٩٤۔
2 بخاری الصلاۃ باب من بنی لله ..... : ٤٥٥؛ مسلم: ٥٣٣۔
3 بخاری، الاذان، باب فضل من غدا الی المسجد ومن راح: ٦٦٦؛ مسلم: ٦٦٩۔

الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ)) ❶

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ضمانت دیتا ہوں جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے گا اسے جنت کے گردونواح میں گھر ملے گا اور ایسے شخص کو بھی (ضمانت دیتا ہوں) جو مذاق کرتے وقت بھی جھوٹ کو چھوڑ دے گا کہ اسے جنت کے وسط (درمیان) میں گھر ملے گا اور (میں ضمانت دیتا ہوں) کہ جس شخص کا اخلاق اچھا ہوگا اسے جنت کے اوپر والے حصے میں گھر ملے گا۔''

فوائد:

❶ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ)) ❷

''مسلمان کو گالی دینا فسوق (نافرمانی) ہے اور اس سے لڑائی کرنا (جھگڑا کرنا) کفر ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے لیے یہ سب چیزیں ناپسندکی ہیں۔

﴿وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ﴾ ❸

''اور اس (اللہ) نے کفر، فسوق اور عصیان کو تمہارے لیے ناپسند بنا دیا ہے۔''

❷ جھوٹ بولنا مسلمان کے شایان شان نہیں خواہ وہ ہنسی مذاق میں ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سچ بولنے والوں سے محبت رکھتا ہے اور جھوٹ بولنے والے پر لعنت بھیجتا ہے۔

نیز ایسا جھوٹ جو لوگوں کو ہنسانے یا خود ہنستے ہوئے کہا جائے اس پر وعید عام جھوٹ سے زیادہ ہے جیسا کہ بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ رواہ ابوداؤد، الادب، باب فی حسن الخلق: ٤٨٠٠؛ صحیح الترغیب: ١٣٩۔

❷ بخاری: ٦٠٤٤؛ و مسلم، الایمان: ٦٤؛ صحیح الجامع الصغیر: ٣٥٩٥۔

❸ ٤٩/ الحجرات: ٧۔

((وَيْلٌ لِّلَّذِيْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهُ ثُمَّ وَيْلٌ لَّهُ)) [1]

"ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تا کہ اس کے ساتھ لوگوں کو ہنسائے ہلاکت ہے اس کے لیے پھر ہلاکت ہے اس کے لیے۔"

[3] نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ساری کائنات سے اعلیٰ تھے اس لیے کہ ان کا اخلاق بھی سب سے اعلیٰ تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ [2]

"آپ خلق عظیم کے مالک ہیں۔"

ام المؤمنین عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اخلاق کے متعلق سوال ہوا تو انہوں نے فرمایا:

وَكَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ [3]

"آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اخلاق سارا کا سارا قرآن تھا۔"

یعنی قرآن میں مذکور تمام اوصاف وخصائل آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عادت اور طبیعت بن چکے تھے۔ حضرت ابوالدرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((مَامِنْ شَيْءٍ فِي الْمِيْزَانِ اَثْقَلَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ)) [4]

"ترازو میں کوئی چیز خلق اچھا ہونے سے زیادہ بھاری نہیں ہے۔"

کثرت سجود جنتی عمل

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِيْ: ((سَلْ!)) فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: ((أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ؟)) قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ:

---

[1] النسائی فی الکبری، التفسیر: ۴۱۰؛ ابوداؤد: ۴۹۹۰؛ الترمذی: ۲۳۱۵؛ صحیح الترمذی: ۱۸۸۵۔ [2] ۶۸/ القلم: ۴۔ [3] مسند احمد ۶/ ۹۱۔

[4] ترمذی، البروالصلہ، باب ماجاء فی حسن الخلق و ابوداؤد: ۴۷۹۹؛ احمد: ۶/ ۴۴۶؛ والصحیحۃ: ۸۷۶۔

((فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)) [1]

سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات بسر کی، تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی لایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا ''(اے ربیعہ) کچھ مانگ۔'' میں نے عرض کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت مانگتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے علاوہ بھی کچھ مانگتے ہو؟'' میں نے کہا بس یہی چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر کثرت سجود (نوافل) کے ذریعے اپنے نفس پر میری مدد کرو۔''

فوائد:

1. مولانا صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی وضاحت میں لکھتے ہیں کہ جس طرح معالج مریض کو کہے کہ حصول شفا کے لیے میں تیرے لیے کوشش کرتا ہوں اور تو میری ہدایت کے مطابق دوائی کے استعمال اور پرہیز کرنے کے ساتھ میری مدد کرو اسی طرح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیعہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کہ میں تیرے حصول مدعا کے لیے دعا سے کوشش کرتا ہوں اور تو سجدوں کی کثرت کے ساتھ میری کوشش میں میری مدد کر، اس طرح تجھے بہشت میں میری رفاقت حاصل ہوگی۔

2. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوْا الدُّعَاءَ)) [2]

''بندہ اپنے رب کے اس وقت بہت زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے لہٰذا (سجدے میں) بہت زیادہ دعا کرو۔''

3. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ابن آدم سجدے کی آیت پڑھتا ہے پھر (پڑھنے اور سننے والا) سجدہ کرتے ہیں تو شیطان

---

[1] رواہ مسلم، الصلاۃ، باب فضل السجود و الحث علیہ: ٤٨٩؛ ابوداؤد: ١٣٢٠؛ الترمذی: ٣٤١٦۔ [2] مسلم، الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود: ٤٨٢۔

روتا ہوا ایک جانب ہو جاتا ہے اور کہتا ہے اے میری مصیبت! آدم کے بیٹے کو سجدے کا حکم کیا گیا، اس نے سجدہ کیا پس اس کے لیے جنت ہے اور مجھے سجدے کا حکم ہوا اور میں نے نافرمانی کی پس میرے لیے آگ ہے۔" ❶

❹ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت میں لے جانے والا عمل پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰه بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً)) ❷

"کثرت سجود کو لازم پکڑ (پورے خلوص کے ساتھ) بس تیرے ہر سجدے کے بدلے اللہ تیرا درجہ بلند کرے گا اور اس کے سبب سے گناہ بھی مٹائے گا۔"

❺ ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَأَمَّاالسُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِى الدُّعَاءِ فَقَمِنَ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ)) ❸

"اور سجدے میں کوشش اور جستجو سے دعا مانگا کرو کیونکہ یہ اس لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول کرلی جائے۔"

❻ کثرت نوافل، کثرت سجود انسان کو جنت میں اعلیٰ وارفع مقام دلاتے ہیں جیسا کہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تھا:

((يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِيْ بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِى الْإِسْلَامِ فَإِنِّىْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِى الْجَنَّةِ)) ❹

"اے بلال! مجھے اپنا سب سے زیادہ پر امید عمل بتاؤ جو تم نے اسلام کی حالت میں کیا ہو کیونکہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز اپنے آگے (معراج کی رات) جنت میں سنی ہے۔"

---

❶ مسلم، الایمان، باب اطلاق اسم الکفر علی من ترك الصلاۃ:۸۱۔

❷ مسلم، الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیه:۴۸۸۔ ❸ مسلم ایضًا:۴۷۹۔

❹ بخاری، التهجد، باب فضل الطهور باللیل والنهار و فضل الصلاۃ بعد الوضوء: ۱۱۴۹؛ و مسلم:۲۴۵۸۔

بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو میرے نزدیک اس عمل سے زیادہ پرامید ہو کہ میں نے دن یا رات کی جس گھڑی میں بھی وضو کیا تو میں نے اس وضو کے ساتھ اتنی (نفل) نماز ضرور ادا کی ہے جتنی نماز پڑھنا میرے لیے لکھا گیا تھا۔

عدل اور نرمی اختیار کرنا

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمَجَاشِعِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهِ: ((اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ وَرَجُلٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَ مُسْلِمٍ وَ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ)) [1]

سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ''کہ جنت میں داخل ہونے والے لوگ تین طرح کے ہیں حکمران، انصاف کرنے والا، سچ بولنے والا اور جسے نیک کاموں کی توفیق دی گئی ہو، ایسا آدمی جو ہر وقت قرابت دار اور ہر مسلمان کے لیے مہربان اور نرم دل ہے، پاکدامن اور فقر و فاقے کے باوجود سوال سے بچنے والا۔''

فوائد:

[1] عادل حکمران جو عدل وانصاف کو پسند کرتا ہے روز قیامت عرش الٰہی کے سایہ تلے ہوگا جبکہ اس دن اس سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ عادل ہے اور عدل و انصاف کو ہی پسند کرتا ہے اور اپنے بندوں کو بھی اسی کا حکم دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾ [2]

---

[1] رواه مسلم ، الجنة وصفة نعيمها و اهلها ، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا اهل الجنة: ٢٨٦٥۔ [2] ٥/ المائدہ: ٨۔

''اے ایمان والو! تم للٰہیت کے ساتھ حق پر قائم ہو جاؤ۔ انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں بے انصافی پر آمادہ نہ کرے، انصاف کرو یہی انصاف پرہیزگاری کے قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے واقف ہے۔''

2 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمَانِ)) [1]

''انصاف کرنے والے اللہ کے نزدیک اس کے داہنی جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔''

3 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ أَفْضَلَ عِبَادَاللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ وَ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِمَامٌ جَابِرٌ خَرِقٌ)) [2]

''قیامت کے روز بلحاظ قدر ومنزلت تمام لوگوں میں بزرگ ترین بندہ منصف نرم دل حاکم ہوگا اور قیامت کے دن بلحاظ قدر ومنزلت تمام لوگوں میں بدترین شخص ظالم اور احمق حکمران ہوگا۔''

4 دورِ رسالت میں فاطمہ مخزومیہ نے چوری کی تو اس کے حق میں اسامہ رضی اللہ عنہ نے سفارش کی، تو رسول اللہ ﷺ نے غصیلے انداز میں کہا: اے اسامہ! کیا تم حدود الٰہی میں سفارش کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! اگر میری لختِ جگر فاطمہ رضی اللہ عنہا چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیتا۔ [3]

سبق پڑھ پھر صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

5 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَ يُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِيْ

[1] مسلم، الامارة، باب فضيلة الامام العادل۔

[2] شعب الايمان للبيهقي:٦/ ١، ٧٣٧١۔

[3] بخاري، الحدود:٦٧٨٨؛مسلم:٢/ ٦٤۔

عَلَى الْعُنْفِ وَمَالَا يُعْطِيْ عَلَى مَا سِوَاهُ)) ❶

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے نرمی کو پسند کرتا ہے نرمی پر وہ جو کچھ عطا کرتا ہے وہ سختی اور اس کے علاوہ کسی چیز پر عطا نہیں فرماتا۔''

❻ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے اسے کچھ نہ کہا پیشاب کرنے دیا اور بعد میں سمجھایا اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ڈانٹنے لگے تھے ان کو فرمایا:

((فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ)) ❷

''(اس کو کچھ نہ کہو) کیونکہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو سختی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔''

خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر ۔۔۔ نہ ہو چوٹ کی درد جس کے جگر پر
کسی کا گھر آفت گزر جائے سر پر ۔۔۔ پڑے غم کا سایہ نہ اس بے اثر پر
کرو مہربانی تم اہل زمیں پر ۔۔۔ خدا مہربان ہو گا عرش بریں پر

بکثرت تسبیحات کہنا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ ، عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) ❸

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس رات مجھے سیر (معراج) کرائی گئی اس رات میں

---

❶ مسلم، البر والصلة، باب فضل الرفق:٢٥٩٣۔ ❷ بخاری، الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد:٢٢٠۔ ❸ رواه الترمذی، الدعوات، باب فی أن غراس الجنة: ٣٤٦٢؛صحيح الجامع الصغير:٥١٥٢؛الصحيحة:١٠٥۔

ابراہیم علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے فرمایا: اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور ان کو اطلاع دینا کہ جنت کی سرزمین بہت زرخیز ہے اور اس کا پانی بڑا میٹھا ہے یہ ویسے تو صاف چٹیل میدان ہے لیکن اس میں درخت لگانے کا ذریعہ سبحان الله ، الحمدلله ، لااله الا الله اور الله اکبر ہے (یعنی ان کو پڑھنے سے جنت میں درخت لگتے ہیں)۔"

فوائد:

❶ بکثرت تسبیحات وتحمیدات اور تہلیلات ہی ایسی چیزیں ہیں جو انسان کو جنت میں لے جانے کا سبب بنیں گی جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنی ڈھال پکڑلو۔" ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا دشمن آن پہنچا ہے جس سے بچاؤ کے لیے ڈھال پکڑیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں بلکہ آتش دوزخ سے بچاؤ کے لیے ڈھال پکڑو" (اور وہ یہ ہے کہ تم) یہ کلمات کہو

((سُبْحَانَ اللّٰهِ ، الْحَمْدُلِلّٰهِ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اوراللّٰهُ اَكْبَرُ ، فَاِنَّهُنَّ يَأْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْجِيَاتٍ وَمُقَدِّمَاتٍ وَ هُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ)) [1]

سبحان الله ، الحمد لله ، لااله الا الله اورالله اكبر بلاشبہ یہ کلمات قیامت کے دن نجات دلانے والے اور درجات میں آگے کرنے والے بن کر آئیں گے اور یہی باقیات صالحات ہیں (یعنی باقی رہنے والے نیک اعمال جو مرنے کے بعد فائدہ دیتے رہتے ہیں)

❷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک پودا لگا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گزرے انہوں نے فرمایا:

((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ! مَا الَّذِيْ تَغْرِسُ ؟ قُلْتُ غِرَاسًا قَالَ : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غِرَاسٍ خَيرٍ مِنْ هَذَا ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) [2]

---

[1] مستدرك حاكم (١/ ٥٤١) امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

[2] ابن ماجه ، الادب ، باب فضل التسبيح:٣٨٠٧؛ صحيح الجامع الصغير:٢٦١٣۔

اے ابو ہریرہ! تو کیا لگا رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: پودا لگا رہا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسا پودا نہ بتاؤں جو اس پودے سے بہتر ہے؟ یہ کلمات پڑھ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ واللّٰهُ اَكْبَرُ تو ان میں سے ہر ایک کے بدلے تیرے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔"

3 حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) [1]

"جس شخص نے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہا اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔"

4 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) [2]

"جس شخص نے دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔"

خدا کی یاد میں بیٹھے جو سب سے بے غرض ہو کر
تو اپنا بوریہ بھی پھر ہمیں تخت سلیمان تھا

رب کے دو محبوب کلمات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)) [3]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] ترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتهلیل والتحمید: ۳۴۶۵؛ والصحیحة: ۶۴۔
[2] بخاری، الدعوات، باب فضل التسبیح: ۶۴۰۵؛ مسلم: ۲۶۹۱، والترمذی: ۳۴۶۸۔
[3] رواه البخاری، الدعوات، باب فضل التسبیح: ۶۴۰۶؛ مسلم: ۲۶۹۴؛ ابن ماجه: ۳۸۰۶۔

فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے، ترازو میں بھاری ہیں رحمٰن کو محبوب ہیں (وہ کلمات یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ۔"

فوائد:

❶ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ: إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)) ❶

"کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا سب سے محبوب کلام نہ بتاؤں۔" میں نے عرض کیا (کیوں نہیں) اے اللہ کے رسول! مجھے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب کلمات بتائیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب کلمات سبحان اللہ وبحمدہ ہیں۔"

❷ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہی صحیح مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:((مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)) ❷

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا کلام افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں اور بندوں کے لیے منتخب کیا ہے وہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ۔"

❸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَأَنْ أَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) ❸

"میں یہ کلمات کہوں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ

---

❶ مسلم، الذکر والدعاء، باب فضل سبحان الله بحمده: ۲۷۳۱۔

❷ مسلم ایضا والترمذی: ۳۵۹۳؛ احمد: ۲۱۳۷۸۔ ❸ مسلم، الذکر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء: ۲۶۹۵؛ الترمذی: ۳۵۹۷۔

اکبر تو یہ میرے نزدیک ان سب اشیاء سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی ساری کائنات کی اشیاء سے زیادہ محبوب مجھے یہ کلمات ہیں)۔''

4 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَ حِيْنَ يُمْسِيْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)) [1]

''جو شخص صبح وشام سو بار سبحان الله وبحمده کہتا ہے تو قیامت کے روز کوئی شخص اس سے افضل کلمات نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس طرح کلمات کہے یا اس سے زیادہ کلمات کہے۔''

5 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْحَمْدِ)) [2]

''حمد وثنا سے زیادہ کوئی چیز اللہ کو پسند نہیں۔''

6 حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جسے رات کے سفر سے گھبراہٹ ہو یا جو مال خرچ کرنے میں بخیل ہو یا جو دشمن سے لڑنے میں بزدل ہو تو کثرت کے ساتھ سبحان الله وبحمده کے کلمے کا ورد کرے کیونکہ یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فی سبیل اللہ سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔'' [3]

سب سے بڑی نیکی......!!!

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ! اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ

---

[1] مسلم، الذكر والدعاء، ايضًا:٢٦٩٢؛الترمذی:٣٤٦٩؛ابوداؤد:٥٠٩١۔

[2] صحيح الترغيب والترهيب:١٥٧٢۔

[3] صحيح الترغيب، الذكر والدعاء، باب الترغيب فی التسبيح والتكبير:١٥٤١۔

يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ؟ قَالَ : ((إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاعْمَلْ حَسَنَةً فَإِنَّهَا عَشْرُ أَمْثَالِهَا)) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَحَسَنَةٌ قَالَ : ((هِيَ أَحْسَنُ الْحَسَنَاتِ)) ❶

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کہ مجھے ایسا عمل بتلائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تجھ سے کوئی برائی سرزد ہوجائے تو اس کے ساتھ ہی ایک نیکی کرلیا کر کیونکہ ایک نیکی سے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔'' میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ! کیا لا الہ الا اللہ بھی نیکی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو بہت بڑی نیکی ہے۔''

فوائد:

❶ نیک اعمال دخول جنت کا سبب بنتے ہیں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزوں کی تلقین کی ایک یہ کہ جب غلطی اور گناہ ہو تو فوراً کوئی نیک صالح اور اچھا کام کرلیا کرو کیونکہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ ❷

''بلاشبہ نیکیاں گناہوں کو ختم کردیتی ہیں۔''

ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

((وَاتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا)) ❸

''برائی کے بعد نیکی کیا کرو کیونکہ نیکی اس برائی کو ختم کردیتی ہے۔''

❷ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ رواہ احمد:٥/ ١٦٩ في الزهد:٢٧ هناد في الزهد:١٠٧١؛ البيهقي في الاسماء والصفات:١٠٧١؛ السلسلة الصحيحة:١٣٧٣۔ ❷ ١١/ هود:١١٤۔

❸ ترمذی، البر والصله:١٩٨٧۔

((أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ❶

''افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے۔''

❸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا:

((أُوْصِيْكَ بِقَوْلِ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِنَّهَا لَوْ وُضِعَتْ فِيْ كَفَّةٍ وَوُضِعَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ فِيْ كَفَّةٍ لَرَجَعَتْ بِهِنَّ)) ❷

''میں تمہیں کلمہ لا الہ الا اللہ کہنے کی وصیت کرتا ہوں بلاشبہ اگر یہ کلمہ ایک پلڑے میں اور آسمان وزمین دوسرے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں تو یہ ان سے وزن میں زیادہ ہونے کے باعث جھک جائے گا۔''

❹ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

((يَارَبِّ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَذْكُرُكَ وَأَدْعُوْكَ بِهِ قَالَ: يَا مُوْسٰى! قُلْ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) ❸

''اے میرے رب! مجھے کوئی چیز سکھلائیں جس کے ذریعے میں تیرا ذکر کروں اور تجھ سے دعا کرو (تجھے یاد کرو) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! تو لا الہ الا اللہ پڑھا کر۔''

موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ تو تیرے سب بندے کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتویں آسمان اور میرے علاوہ جو کوئی ان کو آباد کیے ہوئے ہے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں اور یہ کلمہ ایک پلڑے میں رکھ دے تو لا الہ الا اللہ کا پلڑا بھاری ہوگا۔

❺ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

❶ ترمذی، الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة:٣٣٨٣؛الصحيحة:٦٤۔

❷ احمد:٢/ ١٧٩؛الحاكم:١/ ٤٨؛الصحيحة:٤/ ٢٢٠؛صحيح الترغيب:١٥٣٠۔

❸ ابن حبان:٦٢١٨، اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے:١/ ٥٢٨؛ فتح الباري:١١/ ٢١١۔

خَالِصًامِنْ قَلْبِهِ)) [1]

”روزِ قیامت لوگوں میں میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہوگا جس نے خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کہا۔“

زباں سے کہہ بھی لیا لا الہ الا اللہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

جنت کا خزانہ حاصل کرنے کا طریقہ

عَنْ أَبِی مُوسَیٰ الأَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَاعَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَیْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَی کَنْزٍ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلَی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: قُلْ: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) [2]

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟“ میں نے عرض کیا کیوں نہیں ضرور اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا کہو: ”لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“

فوائد:

[1] کلمہ ”لاحول ولاقوۃ الا بالله“ کا معنی ہے کہ نہ تو گناہ سے بچنے کی کسی میں طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ کی ہی توفیق سے ہے مصائب کو دور کرنے اور مشکلات کا مقابلہ کرنے میں ” لاحول ولا قوۃ الا بالله “ کا کثرت سے ورد کرنا ایک خاص تاثیر رکھتا ہے اور اس کی کثرت کی وجہ سے دلوں میں ناامیدی اور خوف ختم ہو جاتا ہے بلکہ جس قدر آدمی اس کو کثرت سے پڑھتا ہے اسی قدر اس کا دلی سکون اور اطمینان پکڑتا

[1] بخاری، العلم، باب الحرص علی الحدیث:۹۹۔

[2] رواہ البخاری، الدعوات، باب الدعاء اذا علا عقبة :٦٣٨٤؛مسلم:٢٧٠٤؛الترمذی: ٣٤٦١؛ابن ماجه:٣٨٢٤۔

ہے کیونکہ یہ کلمہ اللہ کے عرش کے نیچے موجود خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ ؟ تَقُوْلُ: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : أَسْلَمَ عَبْدِي وَ اسْتَسْلَمَ)) [1]

''کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے؟ (وہ یہ ہے کہ) تم کہو: ''لاحول ولا قوة الا بالله'' تو اللہ عزوجل (اس کا جواب دیتے ہوئے) فرماتا ہے میرا بندہ مطیع وفرمانبردار ہوگیا۔''

2 مستدرک حاکم ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جنت کا دروازہ کہا ہے یقیناً اگر آدمی جنت کا متلاشی ہے تو اس کے حصول کے لیے جنتی دروازے کا خاص خیال رکھے۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس آکر مجھے فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) [2]

''کیا میں تمہیں جنت کے ایک دروازے کی خبر نہ دوں میں نے عرض کیا ضرور کیوں نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ کلمہ یہ ہے) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ''

3 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمین والوں میں سے کوئی بھی جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر ولاحول ولاقوة الا باللہ تو اس کے تمام گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

4 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باقی رہنے والے نیک عمل یہ کلمات) ہیں:

---

[1] مستدرك حاكم: ١/ ٢١ وصححه الحاكم۔

[2] مستدرك حاكم: ٤/ ٢٩٠ الصحيحة: ١٥٢٨۔

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اللّٰه اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه)) [1]

یعنی یہ کلمات ایسے ہیں کہ جن کا اجر و ثواب ہمیشہ ہمیشہ اللہ کے ہاں محفوظ رہتا ہے لیکن اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ باقی نیک اعمال کا اجر محفوظ نہیں رہتا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ أَمَلًا﴾ [2]

''باقی رہنے والے نیک اعمال تیرے رب کے ہاں ثواب کے لحاظ سے بہترین اور امید کے لحاظ سے بہتر ہیں۔''

عذاب سے نجات دلانے والا عمل

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ عَمَلًا أَنْجٰى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)) [3]

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدم کے بیٹے نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو ذکر الٰہی سے بڑھ کر اسے اللہ کے عذاب سے نجات دینے والا ہو۔''

فوائد:

[1] اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں بارہا ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کی تلقین کی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا﴾ [4]

''اے ایمان والو! اللہ کا ذکر بہت زیادہ کیا کرو۔''

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی کیفیت یہی تھی کہ

((كَانَ النَّبِيُّ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ)) [5]

---

[1] ابن حبان: ۳/ ۸۴۰؛ الحاکم: ۱/ ۵۱۲، حدیث صحیح۔ [2] ۱۸/ الکهف: ٤٦۔

[3] رواه احمد: ٥/ ٢٣٩؛ ابن ابی شیبة: ١٣/ ٤٥٥؛ والطبرانی فی الصغیر: ٢٠٩؛ صحیح الجامع الصغیر: ٥٦٤٤۔ [4] ٣٣/ الاحزاب: ٤١۔ [5] مسلم، الحیض، باب ذکر الله تعالی فی حال الجنابة وغیرها: ٣٧٣؛ وابوداؤد: ١٨؛ الترمذی: ٣٣٨٤۔

''نبی کریم ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔''

اور دوسروں کو بھی یہی حکم دیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بندہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ!

((اِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)) [1]

''بلاشبہ اسلام کے احکام بہت زیادہ ہو چکے ہیں بس مجھے ایسی بات بتائیے کہ میں جس میں ہر وقت لگا رہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر میں تر رہے۔''

2 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ)) [2]

''جب کچھ لوگ ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں تو فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں (اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں) اور اللہ کی رحمت ان پر سایہ فگن رہتی ہے اور ان پر سکونت وطمانیت کا نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے مقرب فرشتوں میں کرتے ہیں (کہ میں نے ان کو معاف کر دیا)۔''

3 مجالس ومحافل ذکر الٰہی کے لیے قائم کرنا جائز ہی نہیں بلکہ عاقبت سنوارنے کا بہترین ذریعہ ہے البتہ آج کل جو مروجہ مجالس ذکر قائم کی جارہی ہیں غلط ہیں جن کا طریقہ کار شریعت سے ثابت نہیں نیز تسبیحات کو کرنے کے لیے گٹھلیوں یا کنکریوں کا سہارا لینا درست نہیں جن روایات میں ان کے جواز کی کوئی صورت نکلتی ہے وہ ساری کی ساری روایات ضعف پر مبنی ہیں۔

ہم یہاں نبی کریم ﷺ کے تسبیح وتکبیر کہنے کا طریقہ بیان کر دیتے ہیں۔

---

[1] ترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی فضل الذکر: ۳۳۷۵؛ صحیح عند الالبانی هداية الرواۃ: ۲۲۱۹۔ [2] مسلم، الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر: ۷۰۰؛ والترمذی: ۳۳۷۸۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَمِيْنِهِ. ❶

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ تسبیح کی گرہ باندھتے تھے۔“

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خواتین کو اس سلسلہ میں خصوصی نصیحت فرمائی:

((عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَ التَّقْدِيْسِ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتُنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ وَعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ وَ مُسْتَنْطَقَاتٌ)) ❷

”تم تسبیح، تہلیل اور تقدیس کو لازم پکڑو اور غافل نہ ہوجانا ورنہ رحمت سے فراموش کردی جاؤ گی اور انگلیوں کے پوروں سے گرہیں باندھو (ذکر کے لیے) کیونکہ یہ سوال کی جائیں گی اور بلوائیں جائیں گی۔“

سنت کے مطابق آدمی کو ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں پر تسبیحات کرنی چاہیے اس کے کئی طریقے ہیں سمجھنے کے لیے علما کی طرف رجوع کریں۔

زاہدوں نے مفت میں الزام لیا ہے ۔۔۔ تسبی سے عبث کام لیا ہے
یہ تو وہ نام ہے جو بے گنتی لیں ۔۔۔ گن گن کے لیا تو کیا نام لیا ہے
گن گن کے گسا دیئے تسبی کے دانے ۔۔۔ دل تیرا مسلماں نہ میرا مسلماں
تو بھی نماز میں بھی نمازی

قرآن سے محبت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ)) ❸

❶ ابوداود، الصلاة، باب التسبيح بالحصى:۱۵۰۲؛صحيح ابی داؤد: ۱۳۳۰؛الترمذی: ۳۴۱۱۔ ❷ ترمذی، الدعوات، باب فی فضل التسبيح والتهليل والتقديس:۳۵۵۳؛ وابوداؤد:۱۳۲۹؛صحيح ابی داؤد:۱۳۱۹؛ واحمد:۶/ ۳۷۰؛ وابن ماجه:۸۴۲۔

❸ رواه النسائی ، الافتتاح ، باب الفضل فی قراءة قل هو الله احد:۹۹۴؛ والترمذی: ۲۸۹۷؛ و صحيح الترغيب:۱۴۷۸۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ایسے آدمی کے پاس آیا جو ﴿قل ھو اللہ احد﴾ (سورۃ الاخلاص) کی تلاوت کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی ، واجب ہوگئی میں نے عرض کیا: کیا واجب ہوگئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت (واجب ہوگئی)۔''

فوائد:

❶ قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور اس سے محبت کرنا، محبت کرنے کا معنی یہ ہے کہ آدمی قرآن مجید کی قراءت کے ساتھ ساتھ اس کے احکامات پر من وعن عمل کرے یہ عمل انسان کو جنت کا وارث بنا دیتا ہے بلکہ قرآن ایسے شخص کو جنت میں داخل کروائے گا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِقْرَأُوْا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ)) [1]

''قرآن پڑھا کرو کیونکہ قرآن روز قیامت ان لوگوں کی سفارش کرے گا جو اس کی تلاوت کرتے رہے۔''

❷ سورۃ اخلاص کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِيْ لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا: أَيُّنَا يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ : اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ)) [2]

''کیا تم میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھ سکتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ اخلاص قرآن کا ایک تہائی حصہ ہے (یعنی تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب ملتا ہے)۔''

[1] مسلم ، صلاۃ المسافرین و قصرھا ، باب فضل قراءۃ القرآن:٨٠٤۔

[2] بخاری ، التفسیر ، باب فضل قل ھو اللہ احد:٥٠١٥؛ ومسلم:٨١١؛ و الترمذی:٢٨٩٦۔

3 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی مسجد قبا کا امام تھا وہ ہر رکعت میں کسی سورۃ کی تلاوت کرتا اور ساتھ سورۃ اخلاص ضرور پڑھتا۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ایسا ایسا کرتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں!

((وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنِّيْ أُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : اِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ)) [1]

"کونسی چیز تمہیں ہر رکعت میں اس سورت کو تلاوت کرنے پر ابھارتی ہے؟ تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اس سورت کی محبت نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا ہے۔"

4 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن قرآن آئے گا اور کہے گا اے پروردگار! اسے (مجھے پڑھنے والے کو) زینت بخش، تو اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا پھر وہ کہے گا (اے میرے پروردگار!) تو اس سے راضی ہو جا، تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اس (حافظ قرآن) سے کہا جائے گا پڑھ اور چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے (اس کے لیے) ایک نیکی بڑھا دی جائے گی۔" [2]

آہ! قرآن تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا وہ ستارے نہ رہے

اچھی گفتگو اور کھانا کھلانا

عَنْ هَانِي (بْنِ يَزِيْدَ) أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ شَيْءٍ يُوْجِبُ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ وَبَذْلِ الطَّعَامِ)) [3]

---

[1] ترمذی، فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورة الاخلاص: ۲۹۰۱: صحیح الترغیب: ۱۴۸۴۔

[2] ترمذی، فضائل القرآن، باب [ان الذی لیس فی جوفه من القران کالبیت الخرب: ۲۹۱۵، حدیث حسنٌ۔ [3] رواه الصحیح الترغیب، الادب، باب الترغیب فی طلاقة الوجه و طیب الکلام: ۲۶۹۰؛ الحاکم: ۱/ ۲۳۔

سیدنا ہانی بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کونسی چیز ایسی ہے جو جنت کو واجب کر دیتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھی گفتگو کیا کرو اور کھانا کھلایا کرو (یہ چیزیں تمہارے لیے جنت میں جانے کا سبب بن جائیں گی)۔''

فوائد:

1. عمدہ کلام اور خندہ پیشانی سے لوگوں سے ملاقات کرنا دخول جنت کا سبب ہے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يَّضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ)) [1]

''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے جو اس کے دو جبڑوں اور جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی زبان اور شرمگاہ) تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

2. حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرَى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَ بُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ؟ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) [2]

''بلاشبہ جنت میں ایسے بالا خانے (محلات) ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے دیکھا جا سکتا ہے اور اندرونی ماحول باہر سے دیکھا جا سکتا ہے ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یہ محلات کن (لوگوں) کے لیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسے لوگوں کے لیے ہیں جنہوں نے اچھی

[1] بخاري ، الرقاق ، باب حفظ اللسان:٦٤٧٥۔

[2] ترمذي ، صفة الجنة ، باب ما جاء في صفة غرف الجنة:٢٥٢٧ ، حديث حسن۔

گفتگو کی، کھانا کھلایا، روزوں کی پابندی کی اور رات کو اس وقت (رضائے الٰہی کی خاطر) نماز ادا کی جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔"

3 حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) [1]

"آگ سے بچو، اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ہی ہو (یعنی اس کا صدقہ کر کے) پس جو یہ بھی نہ پائے تو اچھی گفتگو کے ذریعے بچے۔"

4 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ)) [2]

5 حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ)) [3]

"کسی اچھے کام کو حقیر مت سمجھو، اگر چہ تمہارا اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملنا ہی ہو۔"

6 آدمی کو گفتگو کرتے وقت سنجیدہ رہ کر نیز ٹھہر ٹھہر کر، صاف سیدھی بات کرنی چاہیے تا کہ ہر آدمی آسانی سے سمجھ سکے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

((كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ يَسْمَعُهُ)) [4]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو صاف اور واضح ہوتی جسے ہر سننے والا بآسانی سمجھ لیتا۔"

---

[1] بخاری، الادب، باب طیب الکلام:٦٠٢٣؛مسلم:١٠١٦۔

[2] بخاری، الصلح، باب فضل الاصلاح بین الناس:٢٧٠٧:ومسلم:١٠٠٩۔

[3] مسلم، البر والصلة، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء (٢٦٢٦)

[4] ابوداود، الادب، باب الهدی فی الکلام:٤٨٣٩، حدیث حسن۔

رضائے الٰہی کی خاطر کسی مسلمان کی زیارت کو جانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَ طَابَ مَمْشَاكَ وَ تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی یا اللہ کی رضا کی خاطر اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت کی تو منادی اعلان کرتا ہے کہ تو خوش ہو جا، تیرا (عیادت اور زیارت کی خاطر) چلنا نہایت عمدہ ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔''

فوائد:

1. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے بھائی کی زیارت کے لیے گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا جو اس کا انتظار کرتا ہے جب وہ شخص اس کے پاس سے گزرا تو فرشتے نے پوچھا تم کہاں جارہے ہو؟ اس نے کہا اس بستی میں میرا بھائی رہتا ہے اس کے پاس جارہا ہوں فرشتے نے پوچھا، کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے تم یہ تکلیف اٹھا رہے ہو اور اس کا بدلہ اتارنے جارہے ہو تو اس نے کہا:

((لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ)) [2]

''نہیں صرف اس لیے جارہا ہوں کہ میں اس سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں فرشتے نے کہا: میں تیری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (قاصد) ہوں (اور یہ بتانے

---

[1] رواہ الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی زیارة الاخوان: ۲۰۰۸؛ ابن ماجه: ۱٤٤٣؛ صحیح الترغیب: ۲۵۷۸۔

[2] مسلم، البر والصلة والآداب، باب فضل الحب فی الله: ۲۵٦۷۔

کے لیے آیا ہوں کہ) اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے جیسے تو اس سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہے۔''

2 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی بندہ اللہ کی رضا کے لیے اپنے بھائی کے پاس اس کی زیارت کی غرض سے آتا ہے تو آسمان سے منادی اعلان کرتا ہے کہ

((أَنْ طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ فِيْ مَلَكُوْتِ عَرْشِهِ عَبْدِيِ زَارَ فِيَّ وَعَلَيَّ قِرَاهُ فَلَمْ أَرْضَ لَهُ بِقِرٰى دُوْنَ الْجَنَّةِ)) [1]

3 آدمی کے لیے ضروری ہے کہ اپنی ہم نشینی ایسے افراد کے ساتھ رکھے جو صالحین ہوں کیونکہ اس سے آدمی کی شخصیت کی پہچان ہوتی ہے اور یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ جس سے انسان دنیا میں لگاؤ، محبت رکھتا ہے اسی کے ساتھ روز قیامت ہوگا جیسا کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا

((مَا أَعْدَدتَّ لَهَا ؟ قَالَ حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) [2]

''تو نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ اور اس کے رسول سے محبت (یعنی ان کی اطاعت اور حکموں کی فرمانبرداری) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ان ہی کے ساتھ ہوگا جن سے تو نے محبت رکھی۔''

یتیم کی کفالت کرنا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِى الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَ أَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا)) [3]

[1] صحيح الترغيب، البر والصلة و غيرهما، باب الترغيب فى زيارة الاخوان والصالحين: ۲۵۷۹؛الصحيحة:۲۶۳۲۔ [2] بخاری، المناقب، ، باب مناقب عمر:۳۶۳۸؛مسلم: ۲۶۳۹۔
[3] رواه البخاری، الادب، باب فضل من يعول يتيما:۶۰۰۵؛ وابوداؤد: ۵۱۵۰؛الترمذی:۱۹۱۸۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور (یہ کہتے ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اور ان کے درمیان کچھ فاصلہ کیا۔''

فوائد:

1 حضرت ابوشریح خویلد بن عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ الْيَتِيْمِ وَالْمَرْأَةِ)) [1]

''اے اللہ! میں لوگوں کو دوضعیفوں کے حق سے بہت ڈراتا ہوں (کہ ان کے معاملہ میں کوتاہی مت کرنا) ایک یتیم اور دوسری عورت۔''

2 یتیموں اور کمزور لوگوں کے معاملات کا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا جزوایمان ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى﴾ [2]

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ، رشتہ داروں اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔''

﴿فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾ [3]

''پس تو یتیم پر سختی نہ کیا کر۔''

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا﴾ [4]

''اور (ایمان والے) اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔''

---

[1] النسائي في الكبرى: ٩١٥٠؛ ابن ماجه: ٣٦٧٨، حديث حسن۔

[2] ٤/ النساء: ٣٦۔ [3] ٩٣/ الضحى: ٩۔ [4] ٧٦/ الدهر: ٨۔

یقیناً انسان کا وہ مال بہت عمدہ اور قیمتی ہے جو یتیموں، مسکینوں پر خرچ ہوتا ہے۔

فرمان نبوی ﷺ ہے:

((وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَ الْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ)) [1]

''بلا شبہ یہ مال ایک خوشگوار سبزہ زار کی طرح ہے اور مسلمان کا وہ مال کتنا ہی عمدہ ہے جو مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا جاتا ہے۔''

2 حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا وہ اپنے دل کی سختی کی شکایت کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَتُحِبُّ أَنْ يَلِيْنَ قَلْبُكَ وَ تُدْرِكَ حَاجَتَكَ ؟ اِرْحَمِ الْيَتِيْمَ وَامْسَحْ رَأْسَهُ وَأَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ يَلِنْ قَلْبُكَ وَتُدْرِكْ حَاجَتَكَ)) [2]

''کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے اور تیری ضرورت پوری ہو جائے؟ تو یتیم پر رحم کر، اس کے سر پر ہاتھ پھیر اور اسے اپنے کھانے سے کھانا کھلا، تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تیری ضرورت بھی پوری ہو جائے گی۔''

3 زیر کفالت یتیموں کے اموال کو صحیح استعمال کیا جائے وگرنہ یہ وبال جان بن جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا﴾ [3]

''جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے۔''

حج وعمرہ کرنا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ

[1] بخاری، الزکاة، باب الصدقة علی الیتامی:١٤٦٥؛ مسلم:١٠٥٢۔ [2] صحیح الترغیب، ...البر والصلة، باب الترغیب فی كفالة الیتیم ورحمته:٢٥٤٤۔ [3] ٤/ النساء: ١٠۔

كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا صرف جنت ہے۔''

فوائد:

1. حج زندگی میں ایک بار ہر صاحب استطاعت انسان پر فرض ہے جبکہ عمرہ فرض نہیں ہے یہ خوشی کی عبادت ہے حج کے مہینے خاص ہیں: شوال، ذیقعدہ، اور ذوالحجہ کا پہلا عشرہ جبکہ عمرہ کے لیے کوئی خاص مہینہ نہیں۔ جب استطاعت ہو کیا جا سکتا ہے البتہ رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہو جاتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا۔

((فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً)) [2]

''جب رمضان آئے گا تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ (کا اجر وثواب) حج کے برابر ہوتا ہے۔''

2. حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةَ)) [3]

''حج مبرور کا ثواب صرف جنت ہے۔''

حج مبرور سے مراد ایسا حج ہے جس میں کسی قسم کی لغویات، فضول گفتگو اور گناہ نہ ہو جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) [4]

''جس شخص نے حج کیا (اور اس میں) نہ عورتوں کے قریب گیا اور نہ ہی کوئی

---

1. رواہ البخاري، الحج، باب وجوب العمرة وفضلها:۱۷۷۳؛ مسلم:۱۳۴۹۔
2. بخاري، الحج، باب حج النساء:۱۸۶۳؛ مسلم:۱۲۵۶؛ ابن ماجه:۲۹۹۳۔
3. ترمذي، الحج، باب ماجاء في ثواب الحج والعمرة:۸۱۰؛ الصحيحة:۱۱۸۵۔
4. بخاري، الحج، باب فضل الحج المبرور:۱۵۲۱؛ الترمذي:۸۱۱۔

فسق و فجور (گناہ اور برائی) کا کام کیا تو وہ اپنے گناہوں سے (پاک صاف ہوکر) اس دن کی طرح لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا۔“

3 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْحَاجُّ وَ الْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوْهُ وَسَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ)) 1

”اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا حاجی اور عمرہ کرنے والا، اللہ کے مہمان ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو انہوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انہیں عطا کر دیا۔“

4 حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ)) 2

”بلاشبہ حج گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“

5 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((جِهَادُ الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْأَةِ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ)) 3

”ہر بوڑھے، بچے کمزور اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ کرنا ہے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْحَجُّ جِهَادٌ لِكُلِّ ضَعِيْفٍ)) 4

”حج ہر کمزور کا جہاد ہے۔“

1 ابن ماجه، المناسك، باب فضل دعاء الحاج:٢٨٩٢؛ صحيح الترغيب:١١٠٨۔

2 مسلم، الايمان، باب كون الاسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج:١٢١۔

3 نسائی:٦/ ١١٤؛ وصحيح النسائی:٢٤٦٣۔

4 ابن ماجه، المناسك، باب الحج جهاد النساء:٢٩٢؛ صحيح الترغيب:١١٠٢۔

حصول دین کے لیے نکلنا

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَمَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِیْقًا إِلَی الْجَنَّةِ)) [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے جنت کی جانب راستہ آسان بنا دیں گے۔''

فوائد:

[1] حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں دھاری دار سرخ چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں علم حاصل کرنے آیا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ تَحُفُّهُ الْمَلَائِکَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ثُمَّ یَرْکَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰی یَبْلُغُوْا السَّمَآءَ الدُّنْیَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا یَطْلُبُ)) [2]

''طالب علم کے لیے خوش آمدید ہو، بلاشبہ طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں پھر ایک دوسرے پر چڑھتے چڑھتے آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں طالب علم سے محبت کی وجہ سے۔''

[2] حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔

((إِنَّ الْعَالِمَ یَسْتَغْفِرُلَهُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْأَرْضِ حَتّٰی

[1] رواہ مسلم، الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر: ۲۶۹۹۔

[2] طبرانی کبیر: ۸/ ۶۴؛ مجمع الزوائد: ۱/ ۱۳۱؛ صححه الحاکم۔

الْحِيْتَانِ فِي الْمَاءِ))
"عالم (دین کی فضیلت یہ ہے کہ اس) کے لیے زمین و آسمان کی ہر شئے مغفرت طلب کرتی ہے حتی کہ پانی کی مچھلیاں بھی۔"

((وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ))
"اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہے جیسے چاند کی ستاروں پر فضیلت ہے۔"

((وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوْا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ)) [1]
"اور علما انبیا کے وارث ہیں اور بلا شبہ انبیا کی وراثت درہم و دینار نہیں بلکہ ان کی وراثت علم ہے جس شخص نے اسے لے لیا اس نے اس (وراثت کا) وافر حصہ پالیا۔"

3. حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا قَبِيْصَةُ مَا جَاءَ كَ ؟ قُلْتُ: كَبِرَتْ سِنِّيْ وَرَقَّ عَظْمِيْ فَأَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِيْ مَا يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ فَقَالَ: يَا قَبِيْصَةُ! مَا مَرَرْتَ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ وَلَا مَدَرٍ إِلَّا اسْتَغْفَرَ لَكَ)) [2]
"اے قبیصہ! کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا، میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکا ہوں، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا علم حاصل کرنے آیا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ! تو جب بھی کسی پتھر، درخت اور مکان کے پاس سے گزرتا ہے تو وہ تیرے لیے استغفار کرتا ہے۔"

---

[1] ترمذی، العلم، باب فی فضل الفقه علی العبادة: ۲۶۸۲۔

[2] مسند احمد: ۵/ ۶۰۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

رَضِيْنَا بِقِسْمَةِ الْجَبَّارِ فِيْنَا
لَنَا عِلْمٌ وَ لِلْجُهَّالِ مَالٌ

فَإِنَّا الْمَالَ يَفْنِيْ عَنْ قَرِيْبٍ
وَإِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى وَلَا يَزَالُ

کثرت سے استغفار کرنا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم : ((طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا)) [1]

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(جنت کی) خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا۔''

فوائد:

1. ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ [2]

''اور وہ لوگ جب کسی برائی کا ارتکاب کر لیتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی گناہوں کا معاف کرنے والا نہیں اور وہ اپنے کئے پر جانتے ہوئے اصرار نہیں کرتے۔''

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا

[1] رواه ابن ماجه، الادب، باب الاستغفار: ٣٨١٨؛ صحيح الجامع الصغير: ٣٩٣٥۔
[2] ٣/ آل عمران: ١٣٥۔

رَّحِيمًا﴾ ❶

''جو شخص برائی کا ارتکاب کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش طلب کرے تو وہ اللہ کو بہت بخشنے والا، نہایت مہربان پائے گا۔''

❷ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند لوگوں نے قحط سالی، معیشت کی تنگی اور بارش نہ ہونے، اولاد کی نعمت سے محرومی کا ذکر کیا تو امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے سب کو یہی عمل بتلایا کہ استغفار طلب کرو اور قرآن مجید کی یہ آیات پڑھ کر سنائی۔

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهَارًا ○﴾ ❷

''اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا، اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔''

❸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيَغْفِرْ لَهُمْ)) ❸

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر کے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں گے پس اللہ ان کو معاف فرمائے گا۔''

❹ حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَ أَنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)) ❹

❶ ٤/ النساء: ١١٠۔ ❷ ٧١/ نوح: ١٠-١٣۔

❸ مسلم، التوبة، باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبة: ٢٧٤٩۔

❹ مسلم، الذكر والدعاء، باب استحباب الاستغفار والاستكثار فيه: ٢٧٠٢۔

''میرے دل پر بھی (بعض دفعہ) پردہ سا آجاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔''

5 حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخش دیتا ہوں لہٰذا تم مجھ سے استغفار کرو میں تمہیں معاف کردوں گا۔'' [1]

نبی کریم ﷺ کی اطاعت کرنا

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ أُمَّتِی يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَأْبٰى؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِی دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِی فَقَدْ أَبٰى)) [2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت ساری کی ساری جنت میں داخل ہو جائے گی الا کہ جس نے خود ہی (جنت میں جانے سے) انکار کر دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! (جنت میں جانے سے) بلا کون انکار کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی گویا اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔''

فوائد:

1 اطاعت الٰہی کے ساتھ ساتھ ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ اطاعت رسول کو بھی لازم پکڑے کیونکہ وہ بھی اطاعت الٰہی ہے اور مومن کے ایمان کا حصہ بھی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ [3]

''جو شخص اللہ کے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔''

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

---

1 مسلم، البر والصلة والاداب، باب تحريم الظلم: ٢٥٧٧؛ والترمذی: ٢٤٩٥۔

2 رواه البخاری، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله: ٧٢٨٥۔

3 ٤/ النساء ٨٥۔

الْفَائِزُوْنَ﴾ ❶

''اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے اور اس سے ڈرتا ہے تو یہی لوگ بامراد ہیں۔''

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا﴾ ❷

''اور نہ یہ کسی مرد اور نہ مومنہ عورت کو شایان شان ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو وہ اس معاملہ میں اپنا کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ کھلی گمراہی میں گمراہ ہو گیا۔''

❷ امام الانبیا جناب محمد ﷺ کے ہوتے ہوئے کسی کی اطاعت نہیں کی جا سکتی اور آپ ﷺ کی نافرمانی باعث ضلالت اور رسوائی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے سامنے تورات پڑھتے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ)) ❸

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام آ جائیں اور تم میری بجائے ان کی اتباع کرو تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔''

❸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اطاعت رسول کے مظہر تھے وہ آپ کے فرمان کو سن کر فوراً سر خم تسلیم کر لیا کرتے تھے گویا وہ اس آیت کی تفسیر تھے۔

﴿ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾ ❹

''اور جو رسول حکم دے (کرلو، لے لو) پکڑ لو اور جس سے روک دیں اس سے باز رہو۔''

---

❶ ٢٤/ النور ٥٢۔ ❷ ٣٣/ الاحزاب ٣٦۔

❸ سنن دارمی: ٤٣٥، حدیث حسن شواھدہ۔

❹ ٥٩/ الحشر: ٧۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اطاعت کی مثالیں بہت زیادہ ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

(ا) جب شراب کی حرمت کا اعلان ہوا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بلال کے اعلان حرمت سننے کے بعد سب نے مٹکے توڑ دیے اور شراب کو بازاروں میں پانی کی طرح بہا دیا حتی کہ بعض لوگوں نے منہ میں انگلیاں ڈال کر قے کر دی کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کے بعد یہ گھونٹ اندر نہ چلا گیا ہو۔ [1]

(ب) جنگ خیبر میں صحابہ رضی اللہ عنہم سخت بھوک کی حالت میں تھے اور گدھوں کے گوشت کی ہانڈیاں پک رہی تھی ادھر سے گھریلو گدھوں کے گوشت کو حرام کر دیا تو مسلمانوں نے فوراً ہانڈیوں کو الٹ دیا اور اطاعت رسول کا نمونہ بن گئے۔ [2]

(ج) ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں بیٹھ کر فرمایا:

((نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمُ الْأَسَدِيُّ لَوْ لَا طُوْلُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ))

"خریم اسدی بہت اچھا آدمی ہے اگر وہ اپنے بالوں کو کندھوں سے چھوٹا کر لے اور اپنی تہبند کو ٹخنوں سے اوپر کر لے۔"

جب اس کو یہ بات پہنچی تو اس نے فوراً بالوں کو کاٹ کر کانوں تک کر لیا اور اپنی چادر (تہبند) کو نصف پنڈلی تک کر لیا۔ [3]

مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ صفائی ہو
اُدھر فرمان محمدؐ ہو ادھر گردن جھکائی ہو

ارکان اسلام کی پابندی کرنا

عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ)) [4]

---

[1] سنن نسائی الاشربة، باب تحريم الخمر: ٥٥٤٣۔ [2] سنن ابن ماجه، الذبائح، باب لحوم الحمر الاهلية ٣١٩٢۔ [3] ابوداؤد، اللباس، باب ما جاء في إسبال الإزار: ٤٠٨٩۔

[4] رواه البخاری، الأدب، باب فضل صلة الرحم: ٥٩٨٣۔

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو (یعنی رشتہ داری ملاؤ)۔''

فوائد:

1 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَعْبُدُاللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا أَزِيْدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا)) [1]

''تم اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤ، فرض نماز ادا کرو زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو، اس دیہاتی نے کہا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس میں (جو امور ہیں) ذرا بھر بھی کمی بیشی نہیں کروں گا جب وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جنتی آدمی کو دیکھنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس دیہاتی آدمی کو دیکھ لے۔''

2 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسفر تھا ایک دن چلتے چلتے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے اور جہنم سے دور کردے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

[1] بخاری، الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ: ۱۳۹۷۔

عَلَيْهِ تَعْبُدُاللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِى الزَّكَاةَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ)) [1]

''تو نے بڑا عظیم سوال کیا ہے لیکن یہ اس پر آسان ہے جس کے لیے اللہ آسان کردے تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ نماز قائم کرو زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو۔''

3 حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری کسی ایسے عمل کی طرف رہنمائی کریں جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ)) [2]

''تم روزے کو اپنے اوپر لازم کرلو (یعنی نفلی روزے کثرت سے رکھو) اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔''

4 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

((أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَ أَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ" نَعَمْ " قَالَ: وَاللّٰهِ! لَا أَزِيْدُ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا)) [3]

''کہ مجھے بتائیے اگر فرض نمازیں ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دوں اور ان اعمال پر کچھ زیادتی نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں'' اس نے کہا اللہ کی قسم! میں ان اعمال پر کچھ بھی زیادتی نہیں کروں گا۔''

---

[1] ترمذی، الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلاة:٢٦١٦۔

[2] صحيح، ابن حبان، الصوم، باب فضل الصوم:٣٤٢٦۔

[3] مسلم، الایمان، باب بيان الایمان الذی يدخل به الجنة وأن متمسك بما أمر به دخل الجنة :١٥۔

تقویٰ اختیار کرنا

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ : ((تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ)) وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ: ((الْفَمُ وَالْفَرْجُ)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیز کے متعلق دریافت کیا گیا جو سب سے زیادہ لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیز کے متعلق دریافت کیا گیا جو سب سے زیادہ لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''منہ اور شرمگاہ۔''

فوائد:

❶ تقویٰ کا معنی پرہیز گاری ہے شاعر نے اس کا معنی کچھ یوں بیان کیا ہے۔

خَلِّ الذُّنُوْبَ صَغِيْرَهَا وَكَبِيْرَهَا ذَاكَ التُّقٰى

''ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو چھوڑ دو یہی تقویٰ ہے۔''

انسان کی تخلیق کا مقصد عبادت ہے اور تمام عبادات کا مقصد تقویٰ ہے۔ ❷

روزہ رکھنے کا مقصد بھی تقویٰ ہے۔ ❸

حج کرنے کا مقصد بھی تقویٰ ہے۔ ❹

قربانی دینے کا مقصد بھی تقویٰ ہے۔ ❺

مساجد بنانے کا مقصد بھی تقویٰ ہے۔ ❻

دوسروں سے عفو و درگزر کا مقصد تقویٰ ہے۔ ❼

عدل و انصاف قائم کرنے کا مقصد تقویٰ ہے۔ ❽

❶ رواه الترمذی، البر والصلة، باب ما جاء فی حسن الخلق: ۲۰۰۴؛ الصحیحة: ۹۷۷۔

❷ سورة البقرة: ۲۱۔ ❸ ۲/ البقرة: ۱۸۳۔ ❹ ۲۲/ الحج: ۳۲۔ ❺ ۲۲/ الحج: ۳۷۔

❻ ۹/ التوبة ۱۰۸۔ ❼ ۲/ البقرة: ۲۳۷۔ ❽ ۵/ المائدہ ۸۔

الغرض اگر انسان اللہ رب العالمین کے ہاں عزت ورفعت کی منازل طے کرتا ہے تو وہ تقویٰ کے سبب سے ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ ❶

''اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہی ہے جو تقویٰ اختیار کرنے والا ہے۔''

❷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا:

مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ ؟ قَالَ: ((أَتْقَاهُمْ))

لوگوں میں سے سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جوان میں سب سے زیادہ تقویٰ (اللہ سے ڈرنے) والا ہے۔'' ❷

❸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْئَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى)) ❸

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، (تقویٰ) پاک دامنی اور (لوگوں سے) بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔''

❹ گناہوں کو چھوڑنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی برکات کے سبب اللہ اس کی مشکلات کو دور کر دیتے ہیں اور رزق میں کشادگی فرما دیتے ہیں اور گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ ❹

''جو اللہ سے ڈرتا ہے (تقویٰ اختیار کرتا ہے) اللہ اس کے لیے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے

❶ ٤٩/ الحجرات: ١٣۔ ❷ بخاری، الانبیاء، باب واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا: ٣٣٥٣؛ مسلم: ٢٣٧٨۔ ❸ مسلم، الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل و شر مالم یعمل: ٢٧٢١۔ ❹ ٦٥/ الطلاق: ٢، ٣۔

جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔''

﴿اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ [1]

''اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں (حق و باطل کے درمیان) فرق کرنے والی (بصیرت) عطا فرما دے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔''

5 مومن ہمیشہ گناہوں سے بچتا ہے اور اسی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ کا خوف دل میں رکھتا ہے ایسا انسان کامیاب و کامران ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ)) [2]

''دو آنکھوں کو دوزخ کی آگ نہیں چھو سکتی ان میں ایک آنکھ وہ ہے جو اللہ کے خوف کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ تقویٰ کیا ہے تو انہوں نے فرمایا:

تقویٰ چار چیزوں کا نام ہے:

1. اَلْخَوْفُ مِنَ الْجَلِيْلِ — اللہ عزوجل کا خوف
2. والْعَمَلُ بِالتَّنْزِيْلِ — قرآن مجید پر عمل
3. وَالْقِنَاعَةُ بِالْقَلِيْلِ — تھوڑے پر صبر
4. وَالاِسْتِعْدَادُ لِيَوْمِ الرَّحِيْلِ — آخرت کے دن کی تیاری

اللہ پر توکل کرنا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوْا: مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ

[1] ٨/ الانفال: ٢٩۔ [2] ترمذی، فضائل الجهاد، باب ما جاء فی فضل الحرس فی سبیل الله: ١٦٣٩؛ وصحیح الجامع الصغیر: ٤١١٤۔

اللّٰہ؟ قَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ)) ❶

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو دم طلب نہیں کرتے، بدشگونی اختیار نہیں کرتے اور داغ نہیں لگواتے (بلکہ) اپنے پروردگار پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں (توکل کرتے ہیں)۔''

فوائد:

❶ ایسا دم جس میں شرک کی آمیزش نہ ہو دم کرنا، کروانا مشروع ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے البتہ اگر کوئی کامل توکل کی وجہ سے دم کرنا، کروانا چھوڑ دیتا ہے تو ایسے شخص کے لیے بغیر حساب کے جنت کی بشارت ہے ہاں اگر کوئی بغیر دم طلب کیے اسے دم کرے تو وہ اس زمرے میں نہیں آتا یہ حدیث سن کر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے دعا کر دیں میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو انہی میں سے ہے۔'' تو ایک اور آدمی نے کھڑے ہو کر یہی بات کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عکاشہ اس میں تجھ سے سبقت لے گیا۔'' ❷

❷ توکل اور اللہ پر کامل بھروسہ مومنین کی نشانی بھی ہے اور امر الٰہی بھی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ ❸

''اور اللہ ہی پر مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔''

﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ ❹

---

❶ رواہ مسلم، الایمان، باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنۃ بغیر حساب و لاعذاب۔ ❷ بخاری، الطب، باب من اکتویٰ أو کوی غیرہ: ۵۷۰۵؛ مسلم: ۲۲۰۔

❸ ۱۴/ ابراھیم: ۱۱۔ ❹ ۳/ آل عمران: ۱۵۰۔

”پس جب تو (اے پیغمبر! کسی کام کا) پختہ ارادہ کرے تو پھر اللہ پر بھروسہ کر۔“

3 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ)) [1]

”ایسے لوگ جنت میں جائیں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔“

یعنی صبح جب گھونسلوں سے نکلتے ہیں تو خالی پیٹ ہوتے ہیں اور جب شام کو واپس پلٹتے ہیں تو پیٹ بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

((لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا)) [2]

”اگر تم اللہ پر اس طرح توکل کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اس طرح روزی دے جیسے وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔“

4 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو ان کی آخری بات یہ تھی۔

((حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ)) [3]

”مجھے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔“

نمازِ اشراق پڑھنا

((عَنْ أَبِيْ مُوسىٰ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ

---

[1] مسلم، الجنة، باب يدخل الجنة أقوام...... : ٢٨٤٠۔

[2] ترمذی، الزهد، باب في التوكل على الله: ٢٣٤٤، حديث حسن۔

[3] بخاری، التفسير، آل عمران، باب: ان الناس قد جمعوا......، ٤٥٦٣۔

صَلَّى الضُّحَى أَرْبَعًا وَقَبْلَ الْأُوْلَى أَرْبَعًا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)) [1]

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اشراق (چاشت) کی چار رکعتیں اور پہلی نماز (یعنی ظہر) سے پہلے چار رکعتیں (باقاعدگی سے) ادا کیں اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

فوائد:

1. نماز چاشت کا وقت طلوع آفتاب سے لے کر دوپہر سے قبل تک ہے، نماز چاشت، نماز اشراق، نماز ضحیٰ اور صلاۃ الأوابین ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پابندی سے نماز اشراق ادا کیا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی وصیت کیا کرتے تھے جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ)) [2]

''میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین وصیتیں فرمائی تھیں کہ میں ہر ماہ تین دن کے روزے رکھ لیا کروں، نماز چاشت کی دو رکعتیں ادا کیا کروں اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔''

2. حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کے تمام جوڑوں پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے پس ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے اچھی بات کا حکم اور برائی سے روکنا صدقہ ہے ان تمام صدقوں سے نماز چاشت کی دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں۔'' [3]

3. حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ ہر جوڑ کے بدلے

[1] السلسله الاحاديث الصحيحة: ٢٣٤٩۔

[2] بخاری، الصوم، باب صيام أيام البيض ١٩٨١؛ مسلم: ٧٢١؛ابوداؤد: ١٤٣٢۔

[3] مسلم، صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحى: ٧٢٠؛ ابوداود: ١٢٨٦۔

صدقہ وخیرات کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِيْكَ)) ❶

''(ان تمام کے صدقے کے لیے) نماز چاشت کی دو رکعتیں ہی کافی ہیں۔''

❹ ابودرداء اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((يَا ابْنَ آدَمَ ! اِرْكَعْ لِيْ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ آخِرَهُ)) ❷

''اے ابن آدم! تو میرے لیے دن کے شروع میں چار رکعات (اشراق) پڑھ میں تیرے لیے اس دن کی شام تک کافی ہو جاؤں گا۔''

❺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز اشراق کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا:

((اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ)) ❸

''چار رکعتیں اور کچھ زیادہ پڑھتے جس قدر اللہ چاہتا۔''

❻ نماز اشراق کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں جیسا کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت میں صراحت موجود ہے۔ ❹

البتہ جس روایت میں نماز اشراق بارہ رکعتیں پڑھنے کا ذکر ہے وہ سخت ضعیف ہے۔ ❺

جنت میں لے جانے والے چار اعمال

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :

((يَـاأَيُّهَا النَّاسُ ! أَفْشُوْا السَّلَامَ وَأَطْعِمُو الطَّعَامَ وَ صِلُو الْأَرْحَامَ

---

❶ ابوداؤد، الادب، باب فی اماطة الاذی عن الطریق:٥٢٤٢؛مسلم:١٠٠٧۔

❷ ترمذی، الصلاۃ، باب ما جاء فی صلاۃ الضحی:٤٧٥؛ وابوداود:١٢٨٩؛ صحیح الترمذی:١١٤٦۔

❸ مسلم، صلاۃ المسافرین وقصرها، باب استحباب صلاۃ الضحی:٧١٩۔

❹ بخاری، الصلاۃ:٣٥٧؛ ومسلم:٣٣٢۔ ❺ ضعیف ترمذی ٧٠۔

وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) [1]

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلایا کرو، رشتہ داریوں کو ملاؤ، رات کو اس وقت نماز پڑھا کرو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

فوائد:

1. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتَّى تَحَابُّوْا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ أَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)) [2]

''تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مومن نہ بن جاؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب تم اسے اختیار کرلو تو تم آپس میں محبت کرنے لگو (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کو عام کردو۔''

2. حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

((أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ)) [3]

اسلام کی کونسی بات زیادہ بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم (بھوکے کو) کھانا کھلاؤ اور ہر شخص کو سلام کہو چاہے تم اسے پہچانو یا نہ پہچانو۔''

3. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] رواہ ابن ماجہ، اقامة الصلاة والسنة فیھا، باب ما جاء فی قیام اللیل:١٣٣٤۔ والترمذی: ٢٣٨٥؛صحیح الجامع الصغیر:٧٨٦٥؛الصحیحة:٥٦٩۔

[2] مسلم، الایمان، باب بیان أنه لا یدخل الجنة الا المومنون:٥٤۔

[3] بخاری، الایمان، باب إطعام فی الإسلام:١٢؛مسلم:٣٩۔

دریافت کیا:

((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا ؟))

''تم میں سے کس نے آج روزہ رکھا ہے۔''

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

((فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً ؟))

''تم میں سے کس نے آج کسی کا جنازہ پڑھا ہے؟''

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا ؟))

''تم میں سے کس نے آج کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟''

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا:

((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا ؟))

''تم میں سے کس نے آج کسی مریض کی عیادت کی ہے؟''

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِىءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) [1]

''جس شخص میں بھی یہ کام جمع ہو گئے وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

4 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک جنت میں ایسے بالا خانے (محلات) ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے دیکھا جا سکتا ہے اور اندر کا حصہ باہر سے دیکھا جا سکتا ہے۔'' ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر سوال کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ محلات کس کے لیے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى لِلَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) [2]

''یہ ایسے لوگوں کے لیے ہیں جنہوں نے عمدہ کلام کیا (بھوکوں کو) کھانا کھلایا،

[1] مسلم، الزکاۃ، باب من جمع الصدقة واعمال البر:١٠٢٨۔

[2] ترمذی، صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة غرف الجنة:٢٥٢٧، حدیث حسن عندالالبانی۔

(نفلی) روزوں کی پابندی کی، اور رات کو اس وقت رضائے الٰہی کے لیے (تہجد) پڑھی جب لوگ سو رہے تھے۔"

باعمل فقرا کا مسکن جنت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ)) [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے جنت کا مشاہدہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں اکثریت فقرا کی ہے۔"

فوائد:

1. حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے ابوذر! کیا تم کثرت مال کو امیری سمجھتے ہو؟" میں نے عرض کیا: جی ہاں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تمہارے خیال میں کم مال فقیری وغریبی کی علامت ہے؟" میں نے کہا: "جی ہاں" اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یاد رکھو)

((إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ وَ مَنْ كَانَ الْغِنَى فِيْ قَلْبِهِ فَلَا يَضُرُّهُ مَا لَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَنْ كَانَ الْفَقْرُ فِيْ قَلْبِهِ فَلَا يُغْنِيْهِ مَا أَكْثَرَ مِنَ الدُّنْيَا وَ إِنَّمَا يَضُرُّ نَفْسَهُ شُحُّهَا)) [2]

"اصل امیری دل کی امیری ہے اور اصل غربت دل کی غربت ہے جس شخص کے دل میں تونگری ہو اسے دنیا میں جو کچھ بھی ملے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور جس کے دل میں مفلسی ہو تو اسے کثرت دنیا بھی غنی نہیں کر سکتی بلکہ طمع و لالچ اسے نقصان ہی پہنچاتا ہے۔"

---

[1] رواہ البخاری، الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار: ٦٥٤٦؛ مسلم: ٢٧٣٧؛ الترمذی: ٢٦٠٢؛ احمد: ٢٠٨٦۔

[2] ابن حبان، الرقاق: ٦٨٥؛ صحیح الجامع الصغیر: ٧٨١٦؛ وتحفۃ الاشراف: ٩/ ١٥٧۔

یعنی غنی وہ شخص ہے کہ جس کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی خشیت، اس کے دین کی محبت سے بھرا ہوا گرچہ وہ بوسیدہ لباس والا، بدشکل، پراگندہ بالوں والا، گرد آلود اور ایسا شخص ہو جس کا معاشرے میں کوئی مقام نہ ہو اور فقیر حقیقت میں وہ ہے جس کا دل مہلک خواہشات میں سے ردی چیزوں اور ہلاکت خیز شبہات اور ذکر اور اطاعت سے غفلت اور اللہ کے دین، شریعت اور اولیاء اللہ سے بغض کیساتھ بھرا ہوا ہے اگرچہ وہ اچھی حالت خوبصورت، حسب ونسب والا ہو، اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی فقرا کے لیے جنت کا اعلان کیا ہے۔''

❷ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)) ❶

''بلاشبہ روزِ قیامت مہاجر لوگ مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔''

یعنی ایسے فقرا جو باوجود قلت مال واسباب کے بھی دین وشریعت کے احکامات کے پابند رہتے ہیں دوسروں سے سوال کرنے سے بچتے ہیں نہ کہ ایسے فقرا جو گداگری کو اپنا پیشہ بنا لیتے ہیں۔

❸ اگر کوئی شخص اللہ رب العزت کی عطا کردہ چیزوں پر قناعت اور صبر وشکر کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾ ❷

''جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بلاشبہ میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔''

❹ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

❶ مسلم، الزهد والرقائق، باب: ٢٩٧٩۔ ❷ ١٤/ ابراهيم: ٧۔

((أَللّٰهُمَّ أَحْيِنِیْ مِسْكِيْنًا وَأَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ)) [1]

''اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، مجھے مسکین فوت کر اور مجھے مساکین کے گروہ میں اٹھانا۔''

مسکین وہ ہوتا ہے جس کے پاس وسائل واسباب کم ہوں اور اخراجات زیادہ ہوں اس کے باوجود وہ ہاتھ پھیلانے سے بچتا ہو اگر چہ ایسے شخص کے لیے سوال کرنا جائز ہے اور صدقہ وزکوٰۃ لینا درست ہے۔

میری غربت نے اڑایا ہے میرے فن کا مذاق
تیری دولت نے تیرے عیبوں کو چھپا رکھا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی فضیلت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَوْلَی النَّاسِ بِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً)) [2]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔''

فوائد:

1. ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ [3]

''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو!

[1] السلسلة الاحاديث الصحيحة: ٣٠٨۔

[2] رواه الترمذی، الصلاة، باب ما جاء فی الصلاة علی النبی: ٤٨٤؛ صحيح ابن حبان: ٩٠٨؛ صحيح الترغيب: ١٦٦٨۔

[3] ٣٣/ الاحزاب: ٥٦۔

تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔"

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوں تو میں آپ کے لیے کس قدر درود بھیجوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس قدر تو چاہے۔'' میں نے عرض کیا بقدر چوتھائی کے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس قدر تو چاہے اگر زیادہ کرلے تو تیرے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا بقدر نصف کے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس قدر تو چاہے اگر زیادہ کرلے تو تیرے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا بقدر دو تہائی کے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس قدر تو چاہے اگر زیادہ کرلے تو بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا:

أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ: ((إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَ يُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ)) [1]

''میں دعا کے تمام اوقات ہی آپ کے لیے خاص کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت یہ تیرے غموں کے لیے کافی ہوگا اور تیرے گناہ معاف ہونگے۔''

2 حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَ حُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)) [2]

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس غلطیاں معاف ہوجاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند ہوجاتے ہیں۔''

3 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَزَّوَجَلَّ وَيُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوْا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ)) [3]

---

[1] ترمذی، صفة القيامة والرقائق والورع، باب :٢٤٥٧؛صححه الحاكم:٢/ ٤٢١ـ

[2] نسائی، السهو ، باب الفضل فی الصلاة علی النبی:١٢٩٧؛صحيح الجامع الصغير: ٦٣٥٩ـ

[3] السلسلة الاحاديث الصحيحة:٧٦ـ

''جس مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجیں تو وہ مجلس روز قیامت ان پر باعثِ حسرت ہوگی خواہ وہ اپنے نیک اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہی ہو جائیں۔''

4 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ نَسِیَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ خَطِیَٔ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ)) [1]

''جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا اس نے جنت کا راستہ کھو دیا (یعنی درود نہ پڑھنا جنت کا راستہ کھو دینے کا باعث بن سکتا ہے)۔''

5 حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

((اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ)) [2]

''بلاشبہ دعا آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتی ہے اس سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتا جب تک تم اپنے نبی محمد ﷺ پر درود نہ پڑھ لو۔''

6 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ)) [3]

''وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا (نام) ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔''

قناعت

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ:

---

1 ابن ماجه، اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي:٩٠٨؛ صحيح الترغيب: ١٦٨٢۔

2 ترمذی، الصلاة، باب ما جاء فی فضل الصلاة على النبي:٣٨٦؛ صحيح الترغيب:١٦٧٦۔

3 ترمذی، الدعوات:٣٥٤٦؛ صحيح الترغيب:١٦٨٣؛ الحاكم:١/ ٥٤٩۔

((طُوْبىٰ لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَ قَنِعَ)) ❶

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''(جنت کی) خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جسے اسلام کی ہدایت دی گئی اس کی معاش بقدر ضرورت تھی اور اس نے اتنی پر قناعت اختیار کر لی۔''

فوائد:

❶ انسان کو ہمیشہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکریہ اور جو کچھ اس خالق کائنات نے دے رکھا ہے اسی پر قناعت کرنی چاہیے اگر کوئی انسان اس پیٹ کی آگ کو بھرنے کے لیے گداگری اور دست سوال دراز کرتا ہے تو وہ اور فقیر ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اٹھا کر فرمایا:

((وَلَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ)) ❷

''اور جو بندہ سوال کا دروازہ کھول لیتا ہے تو ضرور اللہ تعالیٰ اس پر فقر و فاقے کا دروازہ کھول دیتا ہے (ہاں اگر واقعی محتاج ہے اور ضرورت کے پورا ہونے تک سوال کر لیتا ہے تو اس کے لیے جائز ہے)۔''

❷ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ)) ❸

''یقیناً وہ شخص کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا، اسے بقدر ضرورت رزق دیا گیا اور جو کچھ بھی اللہ نے اسے عطا کیا اس نے اسی پر قناعت اختیار کر لی۔''

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے دعا کیا کرتے تھے۔

---

❶ رواہ الترمذی، الزھد، باب ما جاء فی الکفاف والصبر علیه: ٢٣٥٠؛ الحاکم: ١/ ٣٥؛ و صحیح الترغیب: ٨٣٠۔

❷ احمد: ١/ ١٩٣؛ صحیح الترغیب: ٨١٤۔

❸ مسلم، الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعة: ١٠٥٤؛ ابن ماجه: ٤١٣٨۔

((أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّد قُوْتًا وَفِي رِوَايَةٍ : كَفَافًا)) ❶

''اے اللہ! آل محمد کو بقدر ضرورت رزق عطا فرما اور ایک روایت میں ہے کہ (اتنا رزق عطا کر) جس سے بھوک مٹ جائے۔''

❸ بہترین عمل یہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ سے کما کر کھائے اور اپنی محنت و مشقت سے جو کچھ اللہ نصیب کرے اسی پر قناعت کرے اور اللہ کی رضا سمجھے، یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل تھا اور یہی فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ علیہ السلام كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ)) ❷

''کسی شخص نے اس سے بہتر رزق نہیں کھایا کہ جو خود اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا ہے اللہ کے نبی داود علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کھاتے تھے۔''

❹ قناعت کا تقاضا ہے کہ آدمی دست سوال دراز نہ کرے کیونکہ بلاضرورت سوال کرنے والے کے لیے سخت وعید سنائی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَازَالَ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ)) ❸

''آدمی لوگوں سے سوال کرنے میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔''

❺ یقیناً جو شخص قناعت اختیار کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سوال کرنے سے بچا لیتا ہے جیسا

❶ مسلم، ایضًا:١٠٥٥؛ابن ماجه:٤١٣٩؛الترمذی:٢٣٦١۔

❷ بخاری، البیوع، باب كسب الرجل وعمله بیده:٢٠٧٢۔

❸ بخاری، الزكاة، باب من سأل الناس تكثرا:١٤٨٤؛مسلم:١٠٤٠۔

کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَمَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ)) [1]

''اور جو شخص سوال کرنے سے بچے، اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا اور جو شخص استغنا اختیار کرے، اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا۔''

اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَعْبُدُاللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ)) [2]

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے (یہ سن کر لوگوں نے کہا کہ یہ آخر چاہتا کیا ہے لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو بہت اہم ضرورت کی بات کر رہا ہے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔''

فوائد:

[1] زکوٰۃ ارکان اسلام میں اہم رکن ہے ہر سال ہر صاحب نصاب کے مال میں زکوٰۃ واجب ہے جس کا منکر کافر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بارہا اس کی فرضیت کو واضح فرمانے کے ساتھ ساتھ اس کے فوائد بھی بتائے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾ [3]

''(اے محمد ﷺ) آپ ان کے مالوں سے صدقہ وصول کریں جس کے

---

[1] بخاری، الزكاة، باب الاستعفاف عن المسألة:١٤٦٩؛مسلم:١٠٥٣۔

[2] رواه البخاری، الزكاة، باب وجوب الزكاة:١٣٩٦؛مسلم:١٣؛احمد:٢٣٥٩٧۔

[3] ٩/التوبة:١٠٣۔

ذریعے آپ انہیں گناہوں سے پاک کردیں اور ان کے اجر و مال میں اضافہ کریں۔''

❷ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((بَایَعْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَلَی إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِیْتَاءِ الزَّکَاةِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ)) ❶

''میں نے ان امور پر نبی کریم ﷺ کی بیعت کی کہ میں نماز قائم کروں گا، زکوۃ ادا کروں گا اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا۔''

❸ نبی کریم ﷺ نے ایک دیہاتی کو دخول جنت کے لیے ارکان اسلام کی پابندی بتائی تو اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس سے نہ زیادہ کروں گا اور نہ کم تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّہُ أَنْ یَنْظُرَ إِلَی رَجُلٍ مِنْ أَھْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ إِلَی ھٰذَا)) ❷

''اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو جنت والوں میں سے ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

❹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَدّٰی زَکَاةَ مَالِهِ فَقَدْ ذَھَبَ عَنْهُ شَرُّہُ)) ❸

''جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی تو یقیناً اس سے اس کے مال کا شر چلا گیا۔''

❺ نبی کریم ﷺ نے اسلام کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:

((أَلْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَیْئًا وَتُقِیْمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِیَ الزَّکَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ)) ❹

''اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز قائم کرے، فرض زکوۃ ادا کرے اور ماہ رمضان کے

---

❶ بخاری، الزکاۃ، باب البیعة علی ایتاء الزکاۃ:١٤٠١؛مسلم:٥٦؛احمد:١٩١٨٢۔

❷ بخاری، الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ:١٣٩٧؛مسلم:١٤؛احمد:٨٥٢٣۔

❸ ابن خزیمه:٤/ ١٣؛الحاکم:١/ ٣٩٠؛صحیح الترغیب:٧٤٣۔

❹ ابوداؤد، السنة، باب فی القدر:٤٦٩٨؛بخاری:٤٧٧٧؛مسلم:٩۔

روزے رکھے۔''

6 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَانِعُ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ)) [1]

''زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا روزِ قیامت آگ میں ہوگا۔''

7 حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِيْنَ)) [2]

''زکوٰۃ روکنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی سے دوچار کر دیتا ہے۔''

8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا لیکن اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہونگے اور وہ اس کے گلے کا ہار ہوگا وہ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔'' [3]

جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات کے لیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: ((تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ)) وَسُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ: ((اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ)) [4]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے اعمال کے بارے میں پوچھا گیا جن کی وجہ سے اکثر لوگ جنت میں جائیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا تقویٰ (ڈر، پرہیزگاری) اور حسن خلق۔'' اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کن چیزوں کی وجہ سے اکثر لوگ جہنم میں جائیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''منہ اور شرمگاہ۔''

[1] صحيح الجامع الصغير: ٥٨٠٧۔ [2] حاكم: ٢/ ١٢٦؛ صحيح الترغيب: ٧٦٣۔

[3] بخاري، الزكاة، باب إثم مانع الزكاة: ١٤٠٣۔

[4] رواه الترمذي، البر والصلة، باب ما جاء في الخلق: ٢٠٠٤؛ ابن ماجه: ٤٢٤٦؛ البخاري في الادب المفرد: ٢٨٩؛ الحاكم: ٤/ ٣٢٤؛ احمد: ٢/ ٢٩١، اسناده حسن۔

فوائد:

❶ جنت میں داخلے کے اسباب میں سے دو سبب یہاں ذکر ہوئے ہیں اور وہ ہیں ''تقویٰ اور حسن اخلاق۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتَّقُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ ❶

''تقویٰ اختیار کرو اللہ متقین کو پسند کرتا ہے۔''

﴿إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ﴾ ❷

''بے شک متقین لوگ سایوں میں ہوں گے اور بہتے چشموں پر ہونگے اور ایسے میووں میں ہوں گے کہ جن کی خواہش کریں گے۔''

کسی شاعر نے کیا خوب تقویٰ کی تعریف کی ہے:

خَلِّ الذُّنُوْبَ صَغِيْرَهَا وَكَبِيْرَهَا ذَاكَ التُّقٰى
وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ اَرْ ضِ الشِّرْكِ يَحْذَرُ مَا يُرٰى
لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيْرَةً اِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحِصٰى

''ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو چھوڑ دو یہی تقویٰ ہے۔ ایسے رہو جیسے کانٹوں والی راہ پر چلنے والا انسان کانٹوں سے ڈرتا ہے، چھوٹے گناہوں کو ہلکا نہ جانو کیونکہ پہاڑ چھوٹی چھوٹی کنکریوں ہی سے بنتے ہیں۔''

❷ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ)) ❸

''قیامت کے دن مومن بندے کے میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ وزنی اور ثقیل کوئی چیز نہیں ہوگی اور یقیناً اللہ تعالیٰ فاحش (فحش گو) اور بے ہودگی سے

---

❶ ۳/ آل عمران:۷۶۔ ❷ ۷۷/ المرسلات: ۴۱۔۴۲۔

❸ ترمذی، البر والصلة، باب ما جاء فی حسن الخلق: ۲۰۰۲۔ احمد: ۶/ ۴۵۱، شواہد کی بناپر حسن لغیرہ ہے؛ ادب المفرد للبخاری: ۲۷۹؛ احمد: ۲/ ۱۶۲۔

بغض رکھتا ہے۔“

3 سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)) [1]

”نیکی حسن اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے یہ ناگوار اور ناپسند ہو کہ لوگ اس سے مطلع اور باخبر ہو جائیں۔“

4 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو ان میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے اور تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو تم میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔“ [2]

زبان کی حفاظت

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَاالنَّجَاةُ ......؟ قَالَ:
((أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيْئَتِكَ)) [3]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ! نجات کیسے ہوگی ......؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی زبان پر قابو رکھ، بلاضرورت گھر سے نہ نکل اور اپنے گناہ پر آنسو بہا۔“

فوائد:

1 زبان سے نکلی ہوئی ہر بات لکھ لی جاتی ہے نہ چھوٹی بات چھوڑی جاتی ہے نہ بڑی۔

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ [4]

”(انسان) منہ سے کوئی لفظ نہیں نکال پاتا مگر اس کے پاس اللہ کے نگہبان

[1] مسلم، البر والصلة: ٢٥٥٤؛ تحفة الاشراف: ٩/ ٦٠۔

[2] ترمذی، الرضاع باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها: ١١٦٢؛ الصحيحة: ٢٨٥۔

[3] رواہ الترمذی، الزهد، باب ما جاء فی حفظ اللسان: ٢٤٠٦۔ [4] ق: ١٨/ ٥٠۔

فرشتے (لکھنے کے لیے) تیار ہوتے ہیں۔"

﴿وَكُلُّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ﴾ ❶

"ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے۔"

❷ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)) ❷

"جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دیتا ہے جو اس کے دو جبڑوں اور جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی زبان اور شرمگاہ) تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"

❸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)) ❸

"جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ خیر کی (اچھی) بات کہے یا خاموش رہے۔"

❹ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مسلمانوں میں سے کون افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)) ❹

"جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان سلامت رہیں۔"

❺ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا)) ❺

"جب آدم کا بیٹا صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان کی منت سماجت کرتے

❶ ٤٥/ القمر: ٥٣۔ ❷ بخاري، الرقاق، باب حفظ اللسان: ٦٤٧٤۔

❸ بخاري، الرقاق، باب حفظ اللسان: ٦٤٧٥؛ مسلم: ٤٧، في الايمان۔

❹ بخاري، الايمان، باب اي الاسلام أفضل: ١١؛ مسلم: ٤٢۔

❺ ترمذي، الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان: ٢٤٠٧؛ مسند احمد ٣/ ٩٥؛ صحيح عندالالباني هداية الرواة: ٤٧٦٨۔

ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے، بلاشبہ ہم تیرے ساتھ ہیں، اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اگر تجھ میں ٹیڑھا پن آ گیا تو ہم بھی سیدھے راستے سے ہٹ جائیں گے۔"

اچھی گفتگو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھی بات بھی صدقہ ہے۔"

فوائد:

1. کسی سے بات کرتے وقت چہرے کو افسردہ نہ رکھو بلکہ خوش طبعی کے ساتھ گفتگو کرو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ)) [2]

"تیرا اپنے بھائی کے روبرو مسکرانا تیرے لیے صدقہ ہے۔"

2. زبان اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اس کا استعمال برائی اور فحاشی کی اشاعت میں نہ کیا جائے۔

﴿أَلَمْ نَجْعَلْ لَّهُ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ﴾ [3]

"کیا ہم نے اسے دو موتی جیسی آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں عطا کیے۔"

3. گفتگو کے وقت "پہلے تو لو پھر بولو" کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ

---

[1] رواه مسلم، الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف: ١٠٠٩۔

[2] ترمذي، البر والصلة، باب ما جاء في صنائع المعروف: ١٩٥٦۔

[3] ٩٠/ البلد: ٨۔٩۔

اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ)) ❶

"بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے وہ اہمیت نہیں دیتا مگر اسی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اسی کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔"

❹ اگر اچھی بات نہیں کر سکتا تو خاموش رہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَمَتَ نَجَا)) ❷

"جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔"

❺ اِحْفَظْ لِسَانَكَ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ
لَا يَلْدِغَنَّكَ إِنَّهُ ثُعْبَانُ
كَمْ فِيْ الْمَقَابِرِ مِنْ قَتِيْلِ لِسَانِهِ
كَانَتْ تَهَابُ لِقَاءَهُ الشَّجْعَانُ

"اے انسان اپنی زبان کی حفاظت کر
کہ کہیں یہ اژدہا تجھے ڈس نہ لے
کتنے ہی لوگ اپنی ہی زبان سے ڈسے ہوئے قبرستانوں میں پہنچ چکے ہیں
جس کی ملاقات سے بہادر انسان بھی گھبرا جاتے ہیں۔"

ہمیشہ سچ بولو

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ

❶ بخاري، الرقاق، باب حفظ اللسان: ٦٤٧٨۔

❷ ترمذي، صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٢٥٠١؛ السلسلة الصحيحة: ٥٣٦۔

عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا)) ❶

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچ کو لازم پکڑو کیونکہ سچ نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف ہدایت (رہنمائی) کرتی ہے اور آدمی سچ کہتا رہتا ہے اور سچ کہنے کی پوری کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ کے ہاں بہت سچا لکھ دیا جاتا ہے۔''

فوائد:

❶ ہمیشہ سچ بولنا مومن کی نشانی ہے اور جھوٹ بولنا منافق کی علامت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ)) ❷

''منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ کہے، جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کو امانتدار سمجھا جائے تو خیانت کرے۔''

❷ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ ❸

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھی بن جاؤ۔''

❸ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ﴾ ❹

''یہ دن ہے (یعنی قیامت کا دن) کہ سچے بندوں کو انکا سچ کام آئے گا۔''

❹ جھوٹ سے بچنا چاہیے کیونکہ جھوٹ انسان کو جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور انسان اچھائی اور سیدھی راہ سے بھٹک جاتا ہے۔

---

❶ رواہ مسلم، ، البر والصلة، باب قبح الكذب و حسن الصدق وفضله:١٠٥۔

❷ بخاری:٦٠٩٩؛ مسلم، الایمان، باب خصائل المنافق:٥٩۔

❸ ٩/ التوبة: ١١٩۔ ❹ ٥/ المائدة: ١٦۔

((وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَ إِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَ يَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)) [1]

''جھوٹ سے بچو اس لیے کہ جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور برائیاں جہنم کی آگ تک لے جاتی ہیں اور انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

جھوٹ کی بدترین قسم

عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

((وَيْلٌ لِّلَّذِيْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهُ ثُمَّ وَيْلٌ لَّهُ)) [2]

سیدنا بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اس (بہز) کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تا کہ اس کے ساتھ لوگوں کو ہنسائے، ہلاکت ہے ایسے بندے کے لیے، پھر ہلاکت ہے ایسے شخص کے لیے۔''

فوائد:

1. مطلق جھوٹ بولنا حرام ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا باعث ہلاکت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ ﴾ [3]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کو (سیدھی) راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا ہے۔''

2. سیدنا صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] مسلم، البر والصلة والاداب، باب قبح الكذب، وحسن الصدق وفضله: ٢٦٠٧؛ بخاری ٦٠٩٤۔

[2] رواه ابوداود، الادب، باب فی التشديد فی الكذب: ٤٩٩٠؛ الترمذی: ٢٣١٥؛ السنن الكبرى للنسائی، التفسير: ١١٦٥٥؛ صحيح الترمذی عندالالبانی ١٨٨٥؛ صحيح الجامع الصغير ٧١٣٦۔ [3] ٣٩/ الزمر ٣۔

سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ!

اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ ((نَعَمْ)) قِيْلَ لَهُ: اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا؟ قَالَ ((نَعَمْ)) قِيْلَ لَهُ: اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ: ((لَا)) [1]

کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر عرض کیا گیا، کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر دریافت کیا گیا کہ کیا مومن بندہ جھوٹا ہوسکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں (مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا)۔''

3 ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا اور سننا دونوں حرام ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [2]

''اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی (ہنسی مذاق) کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھیں۔''

صلح کے لیے جھوٹ بولا جاسکتا ہے

عَنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ رضی اللہ عنہا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا)) [3]

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

---

[1] مؤطا امام مالك۔ [2] ٦/ الانعام: ٦٨۔

[3] رواه مسلم، البر و الصلة، باب تحريم الكذب و بيان ما يباح منه: ٢٦٠٥۔

سے سنا کہ: ''وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے اور اچھی بات کہے اور اچھی بات پہنچائے۔''

فوائد:

❶ لوگوں کے درمیان صلح اور امن وامان کو قائم کرنے کے لیے اگر کوئی جھوٹ کا سہارا لے تو اسے جھوٹا نہ کہا جائے کیونکہ مسلم معاشرے کو ملا کر رکھنا بہت ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾ ❶

''یقیناً مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں (اگر جھگڑا ہو جائے تو) صلح کروا دیا کرو۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوْفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ ❷

''ان کے اکثر مصلحتی مشورے (سرگوشیاں) بے خیر ہیں ہاں بھلائی اس شخص کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے ارادے سے یہ کام کرے، یقیناً ہم اسے بہت ہی بڑا ثواب عطا کریں گے۔''

❷ ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا: الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، يَقُوْلُ الْقَوْلَ وَلَا يُرِيْدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ، وَالرَّجُلُ يَقُوْلُ فِي الْحَرْبِ وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا)) ❸

''میں اسے جھوٹا شمار نہیں کرتا جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے وہ ایسی بات

❶ ٤٩/ الحجرات: ١٠۔ ❷ ٤/ النساء: ١١٤۔

❸ ابوداؤد، الادب، باب فی اصلاح ذات البین؛ صحیح الجامع الصغیر: ٧١٧٠۔

کہتا ہے جس کے ساتھ صرف صلح کرانا چاہتا ہے اور وہ آدمی جو جنگ میں (جھوٹ) بولتا ہے اور وہ آدمی جو اپنی بیوی سے (جھوٹ) بولتا ہے اور بیوی اپنے خاوند سے (جھوٹ) بولتی ہے (تاکہ فساد برپا نہ ہو)۔"

3 اگر کوئی ظالم شخص کسی کی جان و مال کے درپے ہو تو وہ جھوٹ کا سہارا لے کر جان بچا سکتا ہے خصوصاً ایسی صورت میں کہ کہنے والا کچھ سمجھتا ہے اور سننے والا کچھ سمجھتا ہو جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے تین مقامات پر کیا۔

اسی طرح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہجرت کے سفر میں کسی نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے تو انہوں نے فرمایا:

((هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِيْنِى السَّبِيْلَ)) [1]

"یہ آدمی مجھے راستہ بتاتا ہے۔"

مومن طعن و تشنیع نہیں کرتا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ الْمُوْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الفَاحِشِ وَلَا البَذِيِّ)) [2]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن طعن کرنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا اور بے ہودہ گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔"

فوائد:

1 مومن پر لعن طعن کرنا حرام ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَلْمِزُوْا أَنْفُسَكُمْ﴾ [3]

"ایک دوسرے پر عیب (لعن وطعن) نہ لگاؤ۔"

---

[1] بخاری، مناقب الانصار: ٤٥۔ [2] رواہ الترمذی، البر والصلة، باب ما جاء فی اللعنة: ١٩٧٧؛ احمد: ٣٦٤٦؛ الصحیحة: ٣٢٠؛ البیهقی: ١٠/ ١٩٣؛ الحاکم: ١/ ١٢۔

[3] ٤٩/ الحجرات: ١١۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ ❶

''ہلاکت ہے ہر بہت زیادہ طعنہ دینے والے اور بہت زیادہ عیب لگانے والے کے لیے۔''

طعنہ زنی کرنا کفار کا کام ہے۔

﴿هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ﴾ ❷

''بہت طعنے دینے والا، بہت زیادہ چغل خور۔''

❷ ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ)) ❸

''جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو یہ اس کے قتل کی طرح ہے''

❸ مومن تو جانوروں کو بھی لعنت نہیں کرتا۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلے میں ایک خاتون نے اپنی اونٹنی پر لعنت کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس اونٹنی سے ساز و سامان اتار دو اور چھوڑ دو یہ ملعون ہو چکی ہے چنانچہ اس کا سامان اتار دیا گیا اور اونٹنی کو آزاد چھوڑ دیا گیا ❹ (یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بطور سزا کہا)۔

❹ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے ہوا کو لعنت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ)) ❺

''ہوا کو لعنت مت کر، وہ تو (اللہ کے حکم) کی پابند ہے اور جس شخص نے ایسی چیز کو لعنت کو جو اس کی مستحق نہیں تو لعنت اسی پر لوٹ آئے گی۔''

---

❶ ١٠٤/ الهمزة:١۔ ❷ ٦٨/ القلم: ١١۔ ❸ بخاري، الادب، باب ما ينهى من السباب واللعن:٦٠٤٧۔ ❹ صحيح ابى داؤد، الجهاد: ٥٥۔

❺ ترمذى، البر والصلة، باب ماجاء فى اللعنة:١٩٧٨۔

❶ ملعون کون......؟

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى ، اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ پر لعنت کی ہے کہ انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔''

فوائد:

❶ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ ملے کہنے لگے اے علی! چلو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلتے ہیں ہوسکتا ہے ہمیں کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وصیت کریں ورنہ جو لوگوں کو وصیت کریں گے ہم بھی سن لیں گے (یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرگ الموت والے ایام کی بات ہے) چنانچہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا آپ نے سر اٹھایا اور یہ وصیت فرمائی:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) [2]

''اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا۔''

❷ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ)) [3]

''بلاشبہ لوگوں میں سے بدترین لوگ وہ ہیں کہ جن پر قیامت قائم ہوگی اور وہ قبروں کو مسجدیں بنالیتے ہوں گے (یعنی قبروں کو سجدہ گاہ بنا کر پوجتے ہوں گے)۔''

---

[1] رواہ مسلم، الصلاۃ، باب النہی عن بناء المسجد علی القبور واتخاذ الصور فیہا والنہی عن اتخاذ القبور مساجد:١١٨٤؛ بخاری:١٣٣٠؛ احمد:٦/ ٨٠۔

[2] تحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد للالبانی:ص/ ١٩، حسن۔

[3] طبرانی کبیر:١٠٤١٣؛ احمد:٣٨٤٤؛ حسن عند الالبانی ، احکام الجنائز:ص/ ٢٧٨۔

3 اماں عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا دونوں حبشہ کے ملک میں گئیں تھیں۔ انہوں نے اس کی خوبصورتی اور اس میں رکھی گئی تصاویر کا بھی ذکر کیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ:

((أُولٰـئِكَ إِذَا مَـاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَاللّٰهِ)) [1]

''ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی فوت ہوتا تو یہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے ہیں پھر اس کی تصویر اس میں رکھ دیتے ہیں یہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوق میں سے بدترین لوگ ہیں۔''

4 حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات سے پانچ دن پہلے یہ سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے یقیناً میں اس بات سے بری ہوں کہ تم میں سے کسی کو اپنا خلیل بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل بناتا پھر فرمایا:

((أَلَا وَ إِنَّ مَنْ كَـانَ قَبْلَـكُـمْ كَـانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ أَنْبِيَـائِهِمْ وَ صَـالِـحِيْهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوْا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ فَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَالِكَ)) [2]

''خبردار! وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے وہ اپنے انبیاء و صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا کرتے تھے خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہیں مت بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔''

---

[1] بخاری، الجنائز، باب بناء المسجد علی القبر (١٣٤١) ومسلم (٥٢٨)

[2] مسلم، المساجد و مواضع الصلاة، باب النهی عن بناء المساجد علی القبور واتخاذ صور...... ٥٣٢؛ ابن حبان: ٦٤٢٥۔

2 ملعون کون......؟

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ)) [1]

سیدنا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ایسے بندے پر لعنت کی ہے جو غیر اللہ کے نام پر (جانور) ذبح کرتا ہے۔''

فوائد:

1 غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ [2]

''بلاشبہ تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے۔''

جو لوگ (جاہل مسلمان) فوت شدہ بزرگوں کی عقیدت ومحبت ان کی خوشنودی وتقرب حاصل کرنے کے لیے یا ان سے ڈرتے اور امید رکھتے ہوئے قبروں اور آستانوں پر ذبح کرتے ہیں یا مجاور بن کر بزرگوں کی نیاز کے نام پر دے کر آتے ہیں یہ شرک اور حرام ہے۔

2 ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَلْعُوْنٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ)) [3]

''جس نے غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کیا وہ ملعون ہے۔''

3 علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے:

لَوْ أَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِيْحَةً يُرِيْدُ بِذَبْحِهَا التَّقَرُّبَ إِلَى غَيْرِ اللّٰهِ صَارَ

---

[1] رواه مسلم، الاشربة، باب تحريم الذبح لغير الله تعالىٰ ولعن فاعله: ٥١٢٤۔

[2] ٢/ البقرة: ١٧٣۔ [3] صحيح الجامع الصغير عند الالبانى: ٢/ ١٠٢٤۔

مُرْتَدًّا! وَذَبِيْحَتُهُ ذَبِيْحَةُ مُرْتَدٍّ. ❶

''کہ اگر کسی مسلمان نے کوئی جانور غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کیا تو وہ مرتد ہو جائے گا اور اس کا ذبیحہ ایک مرتد کا ذبیحہ ہوگا۔''

❹ غیر اللہ کے لیے ذبیحہ نظر و نیاز، نماز، روزہ، حج، زکوۃ سب کرنا حرام ہے بلکہ یہ تو سبھی اللہ تعالیٰ کا حق ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ❷

''(اے محمد ﷺ) کہہ دیجیے کہ بلاشبہ میری نماز، میری ساری عبادات (قربانی، ذبیحہ) اور میرا مرنا جینا یہ سب خالص اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔''

❺ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عَقْرَ فِيْ الْإِسْلَامِ)) ❸

''اسلام میں عقر (یعنی قبر پر ذبح) نہیں ہے۔''

دورِ جاہلیت میں لوگ قبر کے پاس گائے یا بکری وغیرہ کو ذبح کیا کرتے تھے۔ (اسے عقر کہا جاتا تھا)

❸ ملعون کون......؟

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ)) ❹

سیدنا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے ایسے بندے پر جو اپنے

---

❶ تفسیر عزیزی ص/ ٦١١ بحوالہ اشرف الحواشی۔ ❷ ٦/ الانعام: ١٦٢۔

❸ ابوداؤد، الجنائز، باب کراھیة الذبح عند القبر: ٣٢٢٢؛ صحیح ابی داؤد عند الالبانی: ٢٧٥٩۔ ❹ رواہ مسلم، الاشربة، باب تحریم الذبح لغیر اللہ و لعن فاعله: ٥١٢٥؛ صحیح الجامع الصغیر: ٥١١٢؛ الأدب المفرد: ١٧، ١/ ٢٠۔

والدین کو لعنت (لعن طعن اور برا بھلا کہتا ہے) کرتا ہے۔"

فوائد:

❶ والدین کو لعنت کرنے والا لعنتی ہے اللہ تعالیٰ نے والدین کو برا بھلا کہنے اور لعن طعن کرنے سے منع فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ

﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ، وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا﴾ ❶

"اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔"

❷ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ وَ مَنْعًا وَهَاتِ وَ وَأْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ وَ إِضَاعَةَ الْمَالِ)) ❷

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، (چیز ہوتے ہوئے بھی) نہ دینا اور (حق نہ رکھتے ہوئے بھی) مانگنا اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا حرام کیا ہے اور تمہارے لیے فضول بولنا، بہت زیادہ سوال کرنا اور مال کو ضائع کرنا ناپسند کیا ہے۔"

❸ والدین کے نافرمان اور ان کے ساتھ برا سلوک کرنے والے پر جنت حرام ہے۔

---

❶ ١٧/ الاسراء ٢٣ـ ٢٤ ـ ❷ بخاری، الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر: ٥٩٧٥؛ مسلم: ٥٩٣؛ احمد: ١٨١٧١ ـ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُدْ مِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ أَهْلِهِ الْخَبَثَ)) [1]

''تین آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے:

۱۔ ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا۔

۲۔ والدین کا نافرمان۔

۳۔ اور دیوث جو اپنے اہل و عیال میں خباثت (یعنی بے حیائی و فحاشی) کو برقرار رکھتا ہے (یعنی اپنی خواتین کو پردے کا حکم نہیں دیتا)۔''

4 ملعون کون......؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَلْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ)) [2]

''ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔''

فوائد:

1 جو مرد اپنی چال ڈھال، عادات واطوار اور وضع قطع عورتوں جیسی اپنانے کی کوشش کرتا ہے ملعون ہے اور ایسے ہی جو عورت مردوں کے ساتھ مشابہت اپنانے کی کوشش کرتی ہے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ملعون ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الرَّجِلَةَ مِنَ النِّسَآءِ)) [3]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔''

---

[1] صحيح الترغيب، البر والصلة، باب الترهيب من عقوق الوالدين: ۲۵۱۲؛ واحمد ۲/ ۶۹؛ امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے؛ مستدرك حاكم: ۱/ ۷۲۔

[2] رواه البخاری، اللباس، باب المتشبهين بالنساء: ۵۸۸۵۔

[3] ابوداؤد، اللباس، باب فی لباس النساء: ۴۰۹۹؛ الآداب للبیهقی: ۴۰۱۔

2 آپ ﷺ نے تو ان لوگوں پر بھی لعنت فرمائی جنھوں نے لباس میں مشابہت اختیار کرنی چاہی۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی پر لعنت کی ہے جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کا لباس پہنتی ہے۔''

3 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: الْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ وَالدَّيُوْثُ وَالرَّجِلَةُ)) [2]

''تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: ماں باپ کا نافرمان، بے غیرت اور مرد بننے والی عورت۔''

4 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) [3]

''جو شخص قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے۔''

5 ملعون کون......؟

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَ سَاقِيَهَا)) [4]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے لعنت کی شراب پر اور اس کے پینے والے اور پلانے والے پر۔''

---

1 ابوداؤد، اللباس، باب لباس النساء: مستدرك حاكم: ٤/ ١٩٤۔

2 سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٣٥٩٩، ٧/ ٢٦٥۔ 3 ابوداود: ٤٠٣١؛ صحيح ابى داود للالبانى: ٣٤٠١، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے؛ ارواء الغليل: ١٢٦٩۔

4 رواه ابوداؤد، الاشربة، باب العنب يعصر للخمر و صحيح ابى داود للالبانى: ٢/ ٧٠٠؛ صحيح سنن ابن ماجه: ٢/ ٢٤٣۔

فوائد:

❶ اللہ تعالیٰ نے ہر نشہ آور چیز خواہ وہ شراب ہو یا کوئی اور چیز حرام کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ، اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾ ❶

''اے ایمان والو! شراب نوشی اور جوئے بازی اور بت پرستی اور تیروں (کے ذریعے تقسیم کا طریقہ) پلیدی اور شیطانی کام ہیں لہٰذا تم ان سے بچتے رہو، تاکہ تمہارا بھلا ہو، شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب نوشی اور قمار بازی کی وجہ سے تم میں باہمی عداوت اور بغض ڈالے اور یادالٰہی اور نماز سے تم کو غافل کر دے تو کیا (اس دشمن کے فریب سے اطلاع پا کر بھی) تم باز نہ آؤ گے۔''

❷ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَ كُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)) ❷

''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔''

❸ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً: عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَ حَامِلَهَا وَ الْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَ سَاقِيَهَا وَ بَائِعَهَا أَوْ آكِلَ ثَمْنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَ الْمُشْتَرَاةَ لَهُ)) ❸

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس افراد پر لعنت کی: کشید کرنے والے (نچوڑنے والے) کشید کروانے والے، پینے والے، اٹھانے والے جس کے لیے اٹھائی جائے، پلانے والے، بیچنے والے، اس کی قیمت کھانے والے،

❶ ۵/ المائدہ: ۹۰۔ ۹۱۔ ❷ مسلم، الاشربة، باب كل مسكر خمر ۲۰۰۳۔

❸ ترمذی، البيوع، باب النهي أن يتخذ الخمر خلاً: ۱۲۹۵۔ ابن ماجه: ۱۱۷٤۔

خریدنے والے اور جس کے لیے خریدی جائے۔"

4 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ)) [1]

"جو شراب پیئے اس کو کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ پھر پیئے تو اسے قتل کر دو۔"

5 اگرچہ شرابی کو ملعون کہا گیا ہے لیکن کسی شخص کی ذات کو متعین کر کے لعن طعن کرنا درست نہیں۔

"عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں عبداللہ نامی ایک آدمی تھا جسے لوگوں نے حمار کا لقب دے رکھا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اسے شراب کی وجہ سے کوڑے مارے تھے ایک دن اسے لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے (اسے کوڑے مارنے کا) حکم دیا اور اسے کوڑے مارے گئے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر اسے کس قدر زیادہ مرتبہ (شراب پینے کی وجہ سے) لایا جاتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے لعنت مت کرو کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔" [2]

آج کا مسلمان:

ملّا سے بگاڑی نہ شیطان سے کبھی
دن مسجد میں رہے رات مے خانے میں

6 ملعون کون......؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ)) [3]

---

[1] ترمذی، الحدود، باب ما جاء من شرب الخمر: ١٤٤٤؛ المعجم الكبير: ١٩/ ٣٣٤، ٦٦٧۔ [2] بخاری، الحدود باب ما یکره من لعن شارب الخمر وانه...... ٦٧٨٠۔

[3] رواه البخاري، الحدود، باب لعن السارق: ٦٧٨٣؛ مسلم، الحدود، باب حد السرقة ١٦٨٧۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چور پر اللہ کی لعنت ہے انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور وہ رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔''

فوائد:

1 چوری کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے جو مسلمان پر حرام ہے ایسا کرنے والا ملعون ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی کڑی سزا مقرر کی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ [1]

''چور مرد ہو یا عورت ان کے داہنے ہاتھ ان کے اعمال کے بدلہ میں کاٹ دیا کرو یہ سزا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔''

2 چور کا ہاتھ ربع دینار یا اس سے زیادہ مالیت کی چوری میں کاٹا جائے گا۔

جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِیْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا)) [2]

''چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا مگر صرف ربع دینار یا اس سے زیادہ (مالیت کی چیز) میں۔''

3 حدیث میں انڈہ اور رسی چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹنے کا جو ذکر ہے اس سے مراد ایسی چوری جو ان کے نصاب کو پہنچ جائے اس کے علاوہ چند محدثین نے اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے۔

امام سلیمان بن مہران الاعمش الکوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

كَانُوْا يُرَوْنَ اَنَّهُ بَيْضُ الْحَدِيْدِ ، وَالْحَبْلُ كَانُوْا يُرَوْنَ اَنَّهُ مِنْهَا مَا

---

[1] ٥/ المائدہ: ٣٨۔ [2] مسلم: ١٢٨٤؛ احمد: ٦/ ٨٠؛ ابن ماجہ: ٢٥٨٥۔

يُسَاوِی دَرَاهِمَ. ❶

''علمائے کرام فرماتے تھے کہ انڈے سے مراد لوہے کا انڈا ہے (یعنی لوہے کا گولا قیمت کم از کم تین درہم ہو) اور رسی سے مراد ایسی رسی سمجھتے تھے جو کچھ درہموں کے برابر ہو۔''

❹ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْمُخْتَفِیَ وَالْمُخْتَفِیَةَ)) ❷

''اللہ تعالیٰ نے کفن چور مرد اور کفن چور عورت پر لعنت کی ہے۔''

❺ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهِ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهِ؟ قَالَ: لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا)) ❸

''چوری کے اعتبار سے بہت برا چور لوگوں میں وہ شخص ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نماز میں چوری کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: ''جو نہ رکوع پورا کرتا ہے نہ سجدہ وہ نماز کا چور ہے۔''

تیری نماز بے سرور تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر

❼ ملعون کون......؟

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ:((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ)) ❹

❶ بخاری، الحدود، باب لعن السارق:٦٧٨٣۔ ❷ صحیح الجامع الصغیر و زیادته:٥١٠٢؛سلسلة الاحادیث الصحیحة:٢١٤٨۔ ❸ احمد:٥/ ٣١٠؛ ابن خزیمة:١/ ٣٣١وقال: صحیح۔ ❹ رواه الترمذی، ابواب الاحکام، باب ما جاء فی الراشی والمرتشی فی الحکم:١٣٣٧؛صحیح ترمذی للالبانی:٢/ ٣٦۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔''

فوائد:

❶ سود خوری، زنا کاری اور شراب نوشی کی طرح رشوت کا لین دین بھی حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے اللہ تعالیٰ نے اموال کو اس طرح سے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ [1]

''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ اور اس کو حکام تک نہ پہنچاؤ کہ ناحق لوگوں کے مال کا کچھ حصہ جان بوجھ کر کھا جاؤ۔''

❷ کسی آدمی کا فیصلے میں رشوت دے کر معاملے کو الجھا دینا یا ختم کر دینا بھی غلط ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي الْحُكْمِ)) [2]

''کسی فیصلے میں بھی رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔''

❸ مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں ''راشی'' وہ ہے جو ایسے کو دے جو باطل کے حصول میں مددگار ہو اور ''مرتشی'' رشوت لینے والے کو کہتے ہیں اور ''رائش'' اس کو کہتے ہیں جو ان دونوں کے درمیان کمی وبیشی کروا کر ریٹ طے کرواتا ہے اور جو چیز کو حاصل کرنے اور ظلم کو دور کرنے کے لیے دی جائے وہ اس حدیث میں داخل نہیں اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کیا گیا ہے کہ حبشہ میں ان کو گرفتار کر لیا گیا تو انہوں نے دو دینار دے کر جان چھڑائی اور تابعین ائمہ کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ ظلم کا

---

[1] ۲/ البقرہ :۱۸۸۔

[2] مسند احمد:۲/ ۳۸۷؛ابن حبان:۱۱۹۶؛الحاکم:۴/ ۱۰۳۔

ڈرہو تو اپنی جان اور مال کی حفاظت کی خاطر کچھ دینے میں کوئی حرج نہیں؟ [1]

8 ملعون کون......؟

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم آكِلَ الرِّبٰو وَ مُوْكِلَهٗ وَ كَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ: هُمْ سَوَآءٌ)) [2]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے، دینے والے، اس کے تحریر کرنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی ہے نیز فرمایا: (گناہ کے ارتکاب میں) یہ سب برابر ہیں۔''

فوائد:

1. اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام قرار دیا ہے اور اس کے ساتھ ہر تعلق رکھنے والے کو ملعون قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ [3]

''اور اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔''

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ، فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﴾ [4]

''اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔''

2. سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا ظَهَرَ فِيْ قَوْمٍ الزِّنَا وَ الرِّبَا اِلَّا اَحَلُّوْا بِأَنْفُسِهِمْ عِقَابَ اللّٰهِ)) [5]

---

[1] تحفة الاحوذي: ٤/ ٤٧١۔ [2] رواه مسلم، المساقاة، باب الربا: ١٥٩٨۔
[3] ٢/ البقرة: ٢٧٥۔ [4] ٢/ البقرة: ٢٧٨۔ ٢٧٩۔
[5] صحيح الترغيب، البيوع، باب الترهيب من الربا: ١٨٦٠۔

''جس قوم میں زنا اور سود پھیل جاتا ہے وہ اپنے نفسوں پر اللہ کا عذاب حلال قرار دے دیتے ہیں۔''

3 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا أَيْسَرُهَا مِثْلَ أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ)) [1]

''سود کے تہتر (۷۳) درجے ہیں سب سے کم تر درجہ اس گناہ کی مثل ہے کہ کوئی آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے۔''

4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سود کا ایک درہم جسے جانتے ہوئے آدمی کھائے چھتیں (۳۶) مرتبہ بدکاری کرنے سے بھی برا ہے۔'' [2]

9 ملعون کون......؟

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا وَالدَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ الثُّبُوْرِ)) [3]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ نوچنے والی اور گریبان پھاڑنے والی اور (چیختے چلاتے ہوئے) تباہی وہلاکت کے بول بولنے والی پر لعنت کی ہے۔''

فوائد:

1 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ، وَ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)) [4]

---

[1] ابن ماجه، التجارات، باب التغليظ في الربا: ۲۲۷۵؛ صحيح ابن ماجه: ۱۸٤٥؛ الحاكم: ۲/ ۳۷۔

[2] مسند احمد، دارمي بحواله مشكوة، البيوع، باب الربا فصل ثالث۔

[3] رواه ابن ماجه، الجنائز، باب ماجاء في النهي عن ضرب الحدود: ۱۵۸۵۔

[4] بخاري، الجنائز، باب ليس منا من شق الجيوب: ۱۲۹٤؛ مسلم: ۱۰۳۔

”جس نے (کسی کی موت پر) رخساروں کو پیٹا، گریبان کو پھاڑا اور جاہلیت کی باتیں بکیں وہ ہم میں سے نہیں۔“

❷ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں چار کام جاہلیت کے ہیں جنہیں یہ نہیں چھوڑیں گے:

① حسب میں فخر کرنا ② نسب میں طعن دینا

③ ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا ④ اور نوحہ کرنا۔

مزید فرمایا:

((النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ)) ❶

”نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہیں کرے گی تو روز قیامت اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کا کُرتا اور خارش کی قمیص ہوگی۔“

❸ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

((أَنَا بَرِيءٌ مِّمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ)) ❷

”میں اس سے بری ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ بری ہیں اور بیشک رسول اللہ ﷺ مصیبت کے وقت اونچی آواز نکالنے والی، پریشانی کے وقت اپنے سر کے بال منڈوانے والی اور آفت کے وقت اپنے کپڑے پھاڑنے والی عورت سے بری ہیں۔“

❹ اسلام نے ماتم اور نوحہ کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور ایسا کرنے والے کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ملعون کہا ہے نیز اگر جس کے لیے نوحہ یا ماتم کیا جا رہا ہے اگر وہ اس کی وصیت کر کے گیا

❶ مسلم، الجنائز، باب التشدید فی النیاحة:٩٣٤؛ احمد:٥/ ٣٤٢۔

❷ مسلم، الایمان، باب تحریم ضرب الخدود:١٠٤؛ بخاری، الجنائز:١٢٩٦؛ باب ما ینھی من الحلق عند المصیبة۔

ہے یا پسند کرتا تھا تو اس کو بھی گناہ ہو گا۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نِيْعَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْعَ عَلَيْهِ)) [1]

''جس پر نوحہ کیا گیا اسے نوحہ کرنے والوں کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔''

10 ملعون کون......؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ)) [2]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہو جو قوم لوط علیہ السلام کے (قبیح) عمل کا مرتکب ہوتا ہے۔''

فوائد:

1. اغلام بازی (لواطت کا مرتکب ہونا) کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے یہ اتنی گری ہوئی اور فحش، اہانت انگیز اور گھناؤنی حرکت ہے کہ شاید اس جیسی کوئی اور حرکت ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ﴾ [3]

''تم عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے شہوت زنی کرتے ہو۔''

اللہ تعالیٰ نے قوم لوط علیہ السلام کو اسی عمل کے سبب سخت ترین عذاب سے دوچار کیا تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ﴾ [4]

''اور ہم نے ان پر خاص قسم کی بارش برسائی پس دیکھو تو سہی ان مجرموں کا

---

[1] بخاری، الجنائز، باب مایکرہ من النیاحة علی المیت:١٢٩١؛ مسلم:٩٣٣؛ احمد: ١٨٢٦٥۔

[2] رواہ مستدرك حاکم، الحدود، باب من وقع علی ذات محرم:٤/ ٣٥٦؛ سلسلة الاحادیث الصحیحة :٣٤٦٢؛ احمد:١/ ٢٨٢٠۔

[3] ٧/ الاعراف : ٨١۔ [4] ٧/ الاعراف:٨٤۔

انجام کیا ہوا؟“

ایک دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ﴾ ❶

”ہم نے ان پر تہ بہ تہ پتھروں کی بارش برسائی۔“

اس سے پہلے فرمایا:

﴿جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا﴾ ❷

”ہم نے اس بستی کو الٹ کر نیچے اوپر کر دیا۔“

❷ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوْا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ)) ❸

”اگر تم قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے (لواطت کرتے ہوئے) کسی کو پاؤ تو اوپر والے اور نیچے والے دونوں کو قتل کر دو۔“

❸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ)) ❹

”مجھے اپنی امت سے سخت ڈر ہے کہ کہیں وہ قوم لوط علیہ السلام والے برے فعل میں مبتلا نہ ہو جائے۔“

❹ بعض ہوس پرست لوگ اس قبیح فعل کے ساتھ ساتھ لواطت کرنے میں ہر حد کو پار کرتے ہوئے جانوروں تک پہنچ جاتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ)) ❺

”جانور سے بدفعلی کرنے والے پر اللہ نے لعنت کی ہے۔“

---

❶ ١١/ هود: ٨٢۔ ❷ ١١/ هود: ٨٢۔ ❸ ترمذی، الحدود، باب فی حد اللوطی: ١٤٥٦؛ صحيح الترغيب والترهيب: ٢٤٢٢۔ ❹ صحيح الترغيب والترهيب: ٢٤٢٢۔

❺ مستدرك حاكم، الحدود، باب من وقع على ذات محرم و سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٣٤٦٢۔

کسی کو گالی مت دے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)) [1]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسوق (اللہ کی نافرمانی) ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔''

فوائد:

1. مسلمان کو گالی دینا ایک مومن بندے کے شایان شان نہیں ویسے بھی گالی دینا فسق ہے اور اللہ نے یہ مومن بندوں کے لیے ناپسند کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ﴾ [2]

''اور اس نے کفر، فسوق اور عصیان کو تمہارے لیے ناپسند بنا دیا ہے۔''

2. عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ)) [3]

''آپس میں گالی گلوچ کرنے والے دونوں شیطان ہیں وہ ایک دوسرے کے خلاف بدزبانی کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر جھوٹ باندھتے ہیں۔''

3. مومن گالی گلوچ اور فحش کلامی اور بدزبانی کرنے والا نہیں ہوتا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ)) [4]

''مومن طعن کرنے والا، لعنت کرنے والا، فحش باتیں کرنے والا اور بے ہودہ گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔''

---

[1] رواہ البخاری، الادب، باب ما ینتھی من السباب واللعن: ٦٠٤٤؛ تحفة الاشراف ٧/ ٣٥۔
[2] ٤٩/ الحجرات: ٧۔ [3] صحیح ابن حبان: ١٣/ ٣٤، ٥٦٩٦؛ الترغیب والترھیب: ٤٢٠٧۔ [4] ترمذی، البر والصلة، باب ما جاء فی اللعنة: ١٩٧٧۔

❹ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْمُستَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئ مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ)) ❶

''آپس میں دو گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ بھی کہیں تو اس کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔''

❺ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار چیزیں جس کے اندر ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ وہ بھی چھوڑ دے (ان میں سے ایک یہ ہے کہ)

اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ ❷

''جب وہ جھگڑا کرتا ہے تو بدزبانی کرتا ہے۔''

گالی دینے میں پہل نہ کرو

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِیءِ مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ)) ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں دو گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ بھی کہیں تو اس کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔''

فوائد:

❶ گالی گلوچ کرنا مومن کے شایان شان نہیں البتہ اگر کوئی اس پر زیادتی کرے تو رخصت ہے کہ مومن گالی کا بدلہ گالی سے لے سکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ﴾ ❹

❶ مسلم، البر والصلة والآداب، باب النهي عن السباب: ٦٥٩١۔

❷ بخاري، الايمان، باب علامة المنافق: ٣٤۔ ❸ رواه مسلم، البر والصلة، باب النهي عن السباب: ٦٥٩١۔ ❹ ٢/ البقرة: ١٩٤۔

’’تو جو شخص تم پر زیادتی کرے اس پر اتنی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر کی ہے۔‘‘

2 البتہ اگر مومن بدلہ لینے کی بجائے صبر کرے تو بہتر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ [1]

’’جو ظلم کئے جانے کے بعد بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر کوئی گناہ (گرفت) نہیں ہے، البتہ جو شخص صبر کرے اور معاف کردے تو یقیناً یہ بہت بڑے کاموں میں سے ہے۔‘‘

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ﴾ [2]

’’اور برائی کی جزا اس کی مثل برائی ہے پھر جو شخص معاف کردے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمّے ہے۔‘‘

3 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعجب کرتے رہے اور مسکراتے رہے جب اس نے زیادہ ہی برا بھلا کہا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کا جواب دے دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آگئے اور وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ مجھے گالیاں دے رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے جب میں نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو آپ غصّے سے اٹھ گئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بات یہ ہے کہ تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا جب تم نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو شیطان آگھسا سو میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا تھا۔‘‘ [3]

4 مسلمان کو گالی دینا گناہ اور نافرمانی ہے جبکہ کافر کو کسی سبب سے گالی دی جاسکتی ہے۔

جیسا کہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ

[1] (٤٢/ الشوریٰ: ٤١-٤٢) [2] ٤٢/ الشوریٰ: ٤٠

[3] مسند احمد (٢/ ٤٣٦) وصحیح ابی داؤد للالبانی (٤٨٩٧)

کے اردگرد ادھر اُدھر کے لوگ جمع ہیں جب جنگ ہوئی تو یہ سب بھاگ جائیں گے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا تھا:

((اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ أَنحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَ نَدَعُهُ)) ❶

''(جاؤ جاؤ جاکر) لات کی شرم گاہ کو چوسو، کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھاگ جائیں اور انہیں (اکیلا) چھوڑ دیں گے۔''

اخلاق حسنہ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا)) ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔''

فوائد:

❶ مومن ہمیشہ پسندیدہ اخلاق و اطوار اور خندہ پیشانی اور نرم گوئی جیسی صفات کا حامل ہوتا ہے کیونکہ مومن کی شان ہے کہ مومن ہر بدخلق اور قبیح کام سے اجتناب کرتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو تھے نہ تکلف کے ساتھ فحش کلام کرتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے تھے:

((اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا)) ❸

''تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو تم میں اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔''

❷ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔

---

❶ بخاری، الشروط، باب الشروط فی الجهاد (۲۸۳۱-۲۸۳۲)

❷ رواه البخاری، فضائل الصحابة، باب مناقب عبدالله بن مسعود (۳۷۵۹)

❸ مسلم، الفضائل، باب كثرة حيائه صلی اللہ علیہ وسلم (۲۳۲۱)

((اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ)) ❶

''بلاشبہ مومن اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے روزے دار اور شب بیدار شخص کے درجے اور مرتبے پر فائز ہوگا۔''

❸ رسول اللہ ﷺ جب اپنے چہرۂ مبارک کو آئینہ میں دیکھتے تو اپنے حسن اخلاق کی دعا کیا کرتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ! كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ)) ❷

''اے اللہ! جس طرح تو نے میری شکل وصورت خوبصورت بنائی ہے (اسی طرح) میرا خلق (اخلاق) بھی اچھا بنادے۔''

منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھے سینے میں
جی ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے

❹ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا اور اس شخص کے لیے جنت کے وسط میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح ومذاق کے طور پر جھوٹ بولنا چھوڑ دیا۔

((وَ بِبَيْتٍ فِىْ اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ)) ❸

''اور اس شخص کے لیے جنت کے اعلیٰ درجے میں گھر کا ضامن ہوں جس کے اخلاق اچھے ہوئے۔''

فوت شدہ لوگوں کو برا بھلا اور گالی مت دو

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا

❶ ابوداود، الادب، باب حسن الخلق:٤٧٩٨؛احمد:٦/ ٩٤؛الحاكم :١/ ٦٥؛حديث حسن۔

❷ مسند احمد:١/ ٤٠٣؛ ابن حبان:٣/ ٩٥٩؛اسناده صحيح۔

❸ ابوداؤد، الادب، باب حسن الخلق:٤٨٠٠؛اسناده صحيح۔

الْاَموَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا)) [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مردوں کو گالی مت دو کیونکہ یقیناً وہ اس چیز کی طرف پہنچ چکے جو انہوں نے آگے بھیجی۔"

فوائد:

1 گالی دینا ایک قبیح فعل ہے جو ہر ایک کو دینا ممنوع ہے خواہ زندہ ہو یا مردہ، خواہ مسلمان ہو یا کافر البتہ مُردوں کو گالی سے ممانعت کی خاص تاکید کی گئی ہے کیونکہ ایک تو اس کا فائدہ کوئی نہیں دوسرا معاشرے کا امن خراب ہوگا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دو وجہیں بیان کی ہیں۔

ا۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوْا الْأَحْيَاءَ)) [2]

"مردوں کو گالی مت دو کیونکہ ایسا کرنے سے تم زندہ لوگوں کو تکلیف دیتے ہو۔"

(کیونکہ مرنے والوں سے ان کا قریبی تعلق ہے اور ورثاء کیسے پسند کرتے ہیں کہ ان کے مردوں کو گالی دی جا سکے)

۲۔ اور دوسری وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر صحیح بخاری کی روایت میں بیان کر دی ہے کہ اب تم ان کو چھوڑ دو جو انہوں نے کیا اس کا حساب ان کا رب ان سے خود لے گا کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجا ہے وہ اس کے پیچھے پہنچ چکے ہیں۔

2 اور ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ)) [3]

"جب تمہارا ساتھی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو (یعنی اسے برا بھلا مت کہا کرو)۔"

3 بعض نے اس حدیث سے کافروں کو خارج کیا ہے کہ ان کو گالی دی جا سکتی ہے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ جیسا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کافروں کو گالی دی تھی۔ [4]

---

[1] رواہ البخاری، الجنائز، باب ما ینتھی من سب الاموات: ۲۵۱٦۔

[2] ترمذی، البر والصلة، باب ما جاء فی الشتم: ۱۹۸۲۔

[3] دارمی: ۲/ ۱۵۹؛ السلسلة الاحادیث الصحیحة: ۲۸۵۔

[4] بخاری، الشروط، باب الشروط فی الجهاد......۔

والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مِنَ الْكَبَائِرِ شَتَمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ)) قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ)) [1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ آدمی کا اپنے ماں باپ کو گالی دینا ہے؟“ کہا گیا: اور کیا آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ”ہاں وہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔“

فوائد:

1. اس حدیث میں دو باتوں کی طرف نشاندہی کی گئی ہے پہلی بات کہ والدین کی نافرمانی ان کے ساتھ برا سلوک اور گالی گلوچ کرنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْكَبَائِرُ : الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنُ الْغُمُوْسُ)) [2]

”کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔“

2. سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ)) [3]

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے۔“

---

[1] رواہ البخاری، الادب باب لا یسب الرجل والدیه:۵۹۷۳۔

[2] بخاری، استتابة المرتدین، باب اثم من اشرك بالله:۶۹۲۰؛ مسلم، الایمان، باب بیان الکبائر واکبرھا۔

[3] مسلم، الاقضیة، باب النهی عن کثرة السؤال من غیر حاجة......:۵۹۳۔

3 حدیث سے دوسری بات یہ واضح ہوتی ہے کہ کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس کے نتیجہ میں کسی دوسرے شخص کو برا بھلا کہا جائے جیسا کہ کسی کے والدین کو گالی دینے سے وہ آدمی تمہارے ماں باپ کو گالی دے گا یعنی کوئی کام سد ذرائع کے لیے چھوڑنا جیسا کہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ 1

''اور جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کو گالیاں نہ دو نہیں تو بے سمجھی سے ضد میں آ کر یہ اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینے لگیں گے۔''

4 رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا:

اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت سے (اسلام میں) آئی ہوئی نہ ہوتی تو میں بیت اللہ کے متعلق حکم دیتا اور اسے گرا دیا جاتا اس کا جو حصہ اس سے نکال دیا گیا ہے میں اس میں داخل کر دیتا اور اسے عین زمین کے ساتھ ملا دیتا اس کا ایک مشرقی دروازہ بنا دیتا اور ایک مغربی اور اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر پہنچا دیتا۔ 2

حیا کیا ہے......؟

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ: اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ ، وَالنِّكَاحُ وَالسِّوَاكُ)) 3

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انبیا کی چار سنتیں ہیں: حیا، خوشبو لگانا، نکاح کرنا اور مسواک کرنا۔''

فوائد:

1 حیا انبیا علیہم السلام کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے۔

شرعی اصطلاح میں حیا ایک ایسی عادت کو کہتے ہیں جو آدمی کو برے اور قبیح کام سے بچنے

1 ٦/ الانعام: ١٠٨۔ 2 صحيح البخاري ، الحج: ٤٢۔

3 رواه الترمذي، النكاح، باب ما جاء في فضل التزويج والحث عليه: ١٠٨٠۔

اور حق والوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی سے بچنے پر آمادہ رکھتی ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ جن چیزوں کو ناپسند کریں ان سے رکنا حیا ہے۔

۲۔ عقلاً جو چیزیں ناپسندیدہ ہیں ان سے رکنا حیا ہے۔

۳۔ مروّت (لوگ) جن چیزوں کو ناپسند، برا جانتے ہوں ان سے رکنا حیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔ (کہ اس قدر شرمیلے نہ بنا کرو کہ لوگ تمہارے ساتھ حق تلفی پر اتر آئیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ)) [1]

''اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دو، اس لیے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔''

2 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَ سَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَ سِتُّوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ)) [2]

''ایمان کے ستر سے کچھ اوپر یا ساٹھ سے کچھ اوپر حصے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔''

3 سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ)) [3]

''حیا خیر ہی لاتا ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے۔

((الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ)) [4]

''حیا تو سب خیر ہی خیر ہے۔''

---

[1] مسلم، الایمان، بیان عدد شعب الایمان وافضلها و أدناها:۱۵۳۔

[2] بخاری، الایمان:۹۔ [3] صحیح مسلم، الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان وافضلها:۳۷؛بخاری:۱۰/ ۵۲۱، فتح۔

[4] مسلم، الایمان، باب بیان...... :۳۷، ۶۱۔

4 سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهِ)) [1]

''رسول اللہ ﷺ گھر کے گوشے میں موجود پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے جب آپ ﷺ کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھتے تو ہم اسے آپ کے چہرے کے آثار سے پہچان لیتے تھے۔''

5 حیادار اور شرمیلی نظر کے بارے میں کسی نے کیا خوب کہا ہے:

جھکی ہوئی نظر قیامت کا اثر رکھتی ہے
حسن اور نکھر جاتا ہے شرمانے سے

کسی کی غیبت مت کرو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ))؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ: قَالَ ((ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيْلَ: اَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: ((اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ)) [2]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو۔'' آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ ﷺ فرمائیں کہ جو بات میں کہہ رہا ہوں اگر وہ میرے بھائی میں ہو (تو کیا پھر بھی وہ بات غیبت ہوگی)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو وہ چیز اس میں ہے جو تم کہتے ہو تو یقیناً تم نے غیبت کی اور اگر وہ چیز اس میں نہیں جو تم نے بیان کی تو پھر تم نے

[1] مسلم، الفضائل، باب كثرة الحياء: ٢٣٢٠۔

[2] رواه مسلم، البر والصلة، باب تحريم الغيبة: ٢٥٨٩۔

اس پر بہتان باندھا ہے۔“

فوائد:

❶ حدیث میں غیبت اور بہتان کی تعریف کی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے سختی کے ساتھ اسے ممنوع قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾ [1]

”تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت رجوع کرنے والا نہایت مہربان ہے۔“

❷ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

((اِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هذا ، فِيْ شَهْرِكُمْ هَذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هَذَا)) [2]

”بلاشبہ تمہارے خون تمہارے اموال تمہاری عزتیں تم پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں ہے۔“

❸ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ان کے پست قد کے بارے میں کوئی بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصے کے انداز میں فرمایا:

((لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ))

”تم نے ایسی بات کی ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو یہ اس کا

---

[1] ٤٩/ الحجرات : ١٢۔

[2] مسلم، القسامة انمحاربين، باب تحريم تغليظ تحريم الدماء:١٦٧٩۔

ذائقہ بدل ڈالے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کی نقل ہی تو اتاری ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أُحِبُّ أَنِّیْ حَکَیْتُ اِنْسَانًا وَ اِنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا)) [1]

"میں پسند نہیں کرتا کہ میں کسی آدمی کی نقل اتاروں اگر چہ مجھے اس کے بدلے میں اتنا اتنا مال ملے۔"

نہ تھی جب تک اپنے گناہوں پہ نظر
رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی جو اپنے گناہوں پہ نظر
تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

مسلمان کی عزت کا دفاع

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِیْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) [2]

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کے چہرے کو آگ سے محفوظ رکھے گا۔"

فوائد:

1. جس طرح غیبت کرنا حرام ہے اسی طرح غیبت سننا حرام ہے نیز غیبت کرنے والوں کو روکنا اور مسلمان کی پیٹھ پیچھے اس کی عزت کا دفاع کرنا فرض ہے کیونکہ جس طرح زبان کے اعمال کی باز پرس ہوگی اس طرح کانوں کے عمل پر باز پرس ہوگی۔

---

[1] ابوداؤد ، الادب ، باب فی الغیبة:٤٨٧٥؛الترمذی:٢٥٠٢؛احمد:٦/ ١٨٠۔

[2] رواہ الترمذی:١٩٣١؛ صحیح الترمذی للالبانی:١٥٧٥؛ احمد:٦/ ٤٥٠؛ابن ابی الدنیا فی (الصمت):٢٥٠۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ [1]

''یقیناً کان، آنکھ اور دل ہر ایک کے متعلق سوال کیا جائے گا۔''

2 ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر گئے آپ ﷺ نے ان کے گھر نماز پڑھی اردگرد بہت سے لوگ جمع ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا: مالک بن دخشم کہاں ہے؟ ایک آدمی کہنے لگا وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے اسے کوئی محبت نہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقُلْ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ! وَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ : لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِىْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ)) [2]

''ایسے مت کہو، کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہے اور وہ اس کے ذریعے اللہ کی رضامندی چاہتا ہے، بلاشبہ اللہ نے اس شخص کو آگ پر حرام قرار دیا ہے جس نے اللہ کی رضامندی کی خاطر لا الہ الا اللہ کہا۔''

3 سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ جب وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ نبی کریم ﷺ جب تبوک میں لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کعب بن مالک نے کیا کیا۔، بنوسلمہ کے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! اس کو اس کی دونوں چادروں اور اس کے دونوں کناروں پر نظر کرنے (یعنی خود پسندی) نے روک لیا ہے (یہ سن کر) سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے بہت بری بات کی، اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! ہم تو اس کے بارے میں صرف خیر ہی جانتے ہیں پس رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔'' [3]

---

[1] ١٧/ الاسراء :٣٦۔ [2] مسلم، المساجد، باب الرخصة في التخلف عن الجماعة لعذر:٣٣، ٢٦٣:وبخاري:١/ ٥١٨، فتح۔

[3] بخاري، المغازي باب حديث كعب بن مالك:٤٤١٨؛ مسلم في التوبة:٢٧٦٩۔

قول الشاعر:

وَسَمْعَكَ صُنْ عَنْ سَمَاعِ الْقَبِيح
كَصَوْنِ اللِّسَانِ عَنِ النُّطْقِ بِهِ
فَإِنَّكَ عِنْدَ سَمَاعِ الْقَبِيْح
شَرِيْكٌ لِقَائِلِهِ فَانْتَبِهِ

''قبیح باتیں سننے سے اپنے آپ کو بچاؤ جس طرح تم قبیح باتیں کرنے سے بچتے ہو اس لیے کہ قبیح کو سننا قبیح کہنے والے کے ساتھ شریک ہونا ہے۔''

اگر کسی کا عیب سن پاتے ہیں ہم
کرتے ہیں اس کو رسوا دل کھول کر

حسد سے بچو

عَنْ اَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا)) [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باہم بغض رکھو نہ حسد کرو، ایک دوسرے سے اعراض کرو نہ قطع تعلقی کرو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔''

فوائد:

1 کسی صاحب نعمت سے زوال نعمت کی آرزو کرنے کا نام حسد ہے اگر چہ چھن کر خود حاصل کرنے کی تمنا ہو یا نہ ہو نیز وہ نعمت خواہ دینی ہو یا دنیوی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ [2]

''کیا وہ لوگوں سے اس نعمت پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل

---

[1] رواه مسلم، البر والصلة، باب تحريم التحاسد والتباغض والتدابر: ٢٥٥٩؛ بخاري ٦٠٦٥۔ [2] ٤/ النساء: ٥٤۔

سے دی ہے۔“

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم﴾ [1]

”بہت سے اہل کتاب کی خواہش ہے کہ تمہیں تمہارے ایمان کے بعد دوبارہ کافر بنالیں اپنے نفسوں کے حسد کی وجہ سے۔“

2. اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی نافرمانی حسد ہی کی وجہ سے واقع ہوئی ہے جب شیطان نے آدم پر حسد کی وجہ سے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

3. نیز دنیا میں سب سے پہلا قتل جو قابیل نے ہابیل کو کیا حسد کی بنا پر ہوا تھا۔

4. برادرانِ یوسف علیہ السلام نے یوسف اور ان کے والدین پر جو ظلم کیا اس کی بنیاد بھی حسد تھی۔

5. حسد اگر رشک کے معنی میں ہو یعنی یہ آرزو ہو کہ یہ نعمت جو اللہ نے اس کو عطا کر رکھی ہے مجھے مل جائے لیکن دوسرے سے اس کے زوال کی تمنا نہ ہو یا یہ کہ کسی پر اللہ کی نعمت دیکھ کر رشک کرنا، جائز ہے جیسا کہ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)) [2]

”حسد (رشک) نہیں مگر دو چیزوں میں ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا تو وہ رات کی گھڑیوں اور دن کی گھڑیوں میں اس کے ساتھ قائم رہتا ہے (یعنی اس کی تلاوت کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے) اور ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا ہے تو وہ رات اور دن کی گھڑیوں میں اس سے خرچ کرتا رہتا ہے۔“

[1] ٢/ البقرة: ١٠٩۔ [2] بخاری، فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن: ٥٠٢٦۔

وعدے اور عہد کو پورا کرو

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَإِذَااؤْتُمِنَ خَانَ)) [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے۔''

فوائد:

1. عہد واقرار اور وعدے کی پاسداری مومن کی نشانی ہے اور عہد شکنی، وعدہ خلافی منافق کی علامت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾ [2]

''عہد کو پورا کرو، اس لیے کہ عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

﴿وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُّمْ﴾ [3]

''اللہ تعالیٰ کے عہد واقرار کو پورا کرو جب تم اس سے عہد کر لو (یعنی کلمہ شہادت پڑھ لو)۔''

﴿يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ [4]

''اے ایمان والو! عہد واقرار کو پورا کرو۔''

2. کامیاب مومن کی نشانی یہ ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ﴾ [5]

---

[1] رواه البخاري، الايمان، باب علامة النفاق ٣٣؛ مسلم، الايمان، باب بيان خصائل المنافق: ٢١١؛ الترمذي، الايمان، باب ما جاء في علامة المنافق۔ [2] ١٧/ السراء: ٣٤۔ [3] ٢٧/ النمل: ٩١۔ [4] ٥/ المائده: ١۔ [5] ٤٠/ المومنون: ٨۔

"جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

3 رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَّا أَمَانَةَ لَهُ ، وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهُ)) [1]

"اس کا کوئی عہد نہیں جو امانت دار نہیں اور اس کا کوئی دین نہیں جو اپنے وعدے کا پکا نہیں۔"

4 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا : إِذَا ائْتُمِنَ خَانَ ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا عَاهَدَغَدَرَ ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)) [2]

"چار چیزیں جس کے اندر ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ وہ بھی چھوڑ دے: جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرے اور جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے اور وہ عہد کرے تو دھوکہ کرے اور جب وہ جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔"

کسی کی چغلی مت کرو

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ)) [3]

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔"

فوائد:

1 چغل خوری سے مراد کہ ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا اور اسے جھوٹ کا مرچ مسالہ لگا کر

[1] مسند احمد:١١٩٣٥؛ صحيح الجامع الصغير:٧١٧٩۔

[2] بخاری، الايمان، باب علامة المنافق:٣٤۔

[3] رواه مسلم، الايمان، باب بيان غلظ تحريم النميمة:١٠٥؛البخاری:١٠/ ٤٧٢۔ فتح۔

بیان کرنا تا کہ ان دو کے درمیان لڑائی وفساد برپا ہو جائے ایسے شخص کو عربی میں قتات کہتے ہیں۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)) [1]

''سخن چین (چغل خور، عیب جو، لوگوں کی برائیاں ڈھونڈنے والا) جنت میں نہیں جائے گا۔''

2 چغلی کھانا کافروں کا فعل ہے مومنوں کا نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ﴾ [2]

''بہت عیب جو یا غیبت کرنے والے اور چغلی کے ذریعے سے فساد برپا کرنے والے کی (بات نہ مان)۔''

نیز انسان کو بات سوچ سمجھ کر کرنی چاہیے اگرچہ جس کی بات کی جارہی ہے نہیں بھی سنتا لیکن اللہ رب العالمین تو سنتا ہے اور ہر بات کو نوٹ کرواتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ [3]

''انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ہی نگہبان فرشتہ موجود ہوتا ہے (جو اسے نوٹ کر لیتا ہے)۔''

3 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَاالْعَضْهُ ؟ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ)) [4]

''کیا میں تمہیں ''عضہ'' کے متعلق نہ بتاؤں کہ وہ کیا چیز ہے؟ وہ چغلی ہے (یعنی) لوگوں میں (کسی کی) بات کرنا۔''

4 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے

---

[1] بخاري، الادب، باب ما يكره من النميمة:٦٠٥٦ـ تحفة الاشراف:٣/ ٥٤ـ

[2] ٦٨/ القلم: ١١ـ [3] ٥٠/ ق: ١٨ـ

[4] مسلم، البر والصلة، باب تحريم النميمة:٢٦٠٦ـ

گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّھُمَا یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ بَلٰی اِنَّہُ کَبِیْرٌ : اَمَّا اَحَدُھُمَا، فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ، وَاَمَّا الْآخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ)) [1]

''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور انہیں وہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا پھر فرمایا: کیوں نہیں وہ بڑی بات ہی تو ہے، ان میں ایک تو چغل خوری کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔''

نرم مزاج رہو

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ اَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَیْہِ النَّارُ : قَرِیْبٍ ھَیِّنٍ لَیِّنٍ سَھْلٍ)) [2]

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو دوزخ پر حرام ہے یا جس پر دوزخ حرام ہے؟ یہ ہر اس شخص پر حرام ہے جو لوگوں کے قریب رہنے والا، تواضع اختیار کرنے والا، احسن انداز میں معاملات کرنے والا اور نرم مزاج ہے۔''

فوائد:

1. نرمی سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہے جسے عطا کر دے گویا اسے خیر کثیر عطا کر دی گئی ہے۔

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ یُحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ الْخَیْرَ کُلَّہُ)) [3]

---

[1] بخاری:۱۳۸۷؛مسلم:۲۹۲؛ الطھارۃ ، باب الدلیل علی نجاسۃ البول ووجوب الاستبراء فیہ۔

[2] رواہ الترمذی ، صفۃ القیامۃ، باب فضل کل قریب ھین:۲۴۸۸؛احمد:۱/ ۴۱۵؛ وابن حبان:۴۶۹ ، ۴۷۰؛ حسن لشواھد فی طبرانی کبیر:۲۰/ ۸۳۲/ ۲۹۱۔

[3] مسلم ، البروالصلۃ ، باب فضل الرفق:۲۵۹۲۔

''جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔''

2 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِيْ الْأَمْرِ كُلِّهٖ)) [1]

''اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور تمام معاملات میں نرمی کرنے کو پسند کرتا ہے۔''

3 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلَى مَا سِوَاهُ)) [2]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا فرماتا ہے اور وہ نرمی پر جو کچھ عطا فرماتا ہے وہ سختی پر اور اس کے علاوہ کسی اور چیز پر عطا نہیں فرماتا۔''

4 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)) [3]

''جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے تو وہ اسے زینت دار بنا دیتی ہے اور جس چیز سے یہ نکال لی جاتی ہے تو یہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔''

5 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّ مِرَارًا، قَالَ ((لَا تَغْضَبْ)) [4]

''غصہ مت کرو۔'' اس نے یہ سوال کئی بار دہرایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار یہی ارشاد فرمایا: ''غصہ مت کرو۔''

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مؤمن

---

1 مسلم ، السلام، ، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام:٢١٦٥؛البخاري:٦٩٢٧۔

2 مسلم، البر والصلة، باب فضل الرفق:٢٥٩٣۔

3 مسلم، البر والصلة، باب فضل الرفق:٢٥٩٤۔

4 بخاري ،الادب ،باب الحذر من الغضب:٦١١٦۔

افلاک سے ہے اس کو حریفانہ کشاکش
خاکی ہے مگر خاک سے آزاد ہے مؤمن

ایک دوسرے کے لیے آسانی پیدا کرو

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا)) [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آسانی کرو سختی نہ کرو خوشخبری سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔''

فوائد:

1. اسلام کا مدار آسانی و سہولت پہ ہے اسلام میں تنگی، تکلیف اور حرج کو دور کرنا ہے نہ کہ مشکلات کو کھڑا کرنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ [2]

''دین میں کوئی زبردستی (تنگی) نہیں ہے۔''

علاوہ ازیں رسول اللہ ﷺ نے بہت سے کاموں کے کرنے کا حکم اس لیے نہیں دیا تاکہ امت محمدیہ پر مشقت نہ ہو مثلاً مسواک وغیرہ۔

2. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

((مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ اِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا، كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى)) [3]

''رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں سے کسی ایک کام کو اختیار کرنے

---

[1] رواه البخاري، العلم، باب ما كان النبي ﷺ يتخولهم بالموعظة والعلم……: ٦٩؛ مسلم ١٧٣٤۔ [2] ٢/ البقرة: ٢٥٦۔ [3] مسلم، الفضائل، باب مباعدته للآثام واختياره من المباح……: ٢٣٢٧؛ البخاري ٦/ ٥٦٦۔ فتح۔

کے لیے کہا جاتا، تو آپ ﷺ نے ان میں سے زیادہ آسان کام کو اختیار کیا، بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہوتا، اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور ہوتے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے بارے میں کسی معاملے میں کبھی انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کو توڑا جا رہا ہو تو پھر آپ اللہ تعالیٰ کے لیے انتقام لیتے۔"

3 سیدنا ابویعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذَّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ)) [1]

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا ضروری قرار دیا ہے پس تم قتل کرو تو احسن انداز اختیار کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو تم میں سے کوئی ایک اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔"

4 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس کی طرف اٹھے تا کہ اس وجہ سے اسے ڈانٹیں ڈپٹیں اور ملامت کریں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((دَعُوْهُ وَاَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَآءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ)) [2]

"اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب (والی جگہ) پر پانی کا ایک ڈول بہا دو اس لیے کہ تمہیں تو صرف آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے، سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔"

محبت کر خدا سے خدمت کر اس کے بندوں کی
خدا مل جائے گا تجھ کو دعا لیا کر دردمندوں کی

---

1 مسلم، الصيد والذبائح، باب الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد......: ۱۹۵۵۔

2 بخاری، الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد: ۲۲۰۔

احسان جتلانے سے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ)) [1]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، ایک تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا دوسرا احسان جتلانے والا اور تیسرا جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا سودا بیچنے والا۔''

فوائد:

1. احسان جتلانے سے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں اور کی گئی نیکیاں برباد ہوجاتی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى، كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [2]

''اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور ایذا پہنچا کر برباد نہ کرو، جس طرح وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے نہ قیامت پر۔''

2. مومنین کی صفت ہے کہ وہ صدقہ وعطیہ دینے کے بعد احسان نہیں جتلاتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَّلَا أَذًى﴾ [3]

---

[1] رواه مسلم، الایمان، باب بیان غلظ تحریم إسبال الإزار والمن بالعطیة: ۱۰۶؛ ابوداود: ۴۰۸۷؛ الترمذی: ۱۲۱۱؛ احمد: ۵/ ۱۴۸۔ [2] ۲/ البقرة: ۲۶۴۔ [3] ۲/ البقرة: ۲۶۲۔

''وہ لوگ جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد احسان جتلاتے ہیں نہ تکلیف پہنچاتے ہیں۔''

3 سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدُ مِنُ خَمْرٍ)) [1]

''احسان جتلانے والا والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

4 اور نہ ہی انسان کو کسی پر احسان اس نیت سے کرنا چاہیے کہ اس کے بدلے کے اندر مجھے زیادہ ملے گا مثلاً تحفہ دینے کی نیت بدلے میں مزید حاصل کرنا وغیرہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾ [2]

''اور احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر۔''

ریاکاری سے بچو

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم:

((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ)) [3]

سیدنا جندب بن عبداللہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے کوئی عمل کرتا ہے تو اللہ (قیامت کے دن) اسے رسوا کردے گا اور جو شخص لوگوں کی نظروں میں بڑا بننے کے لیے نیک عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چھپے ہوئے عیبوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کردے گا۔''

فوائد:

1 عبادات کی بجا آوری لوگوں کو دکھلاوے اور ریاکاری کے لیے کرنا منافقین کی علامت

[1] نسائی، الأشربة، باب الرواية فی المدمنين فی الخمر:٥٦٧٥؛الصحيحة:٦٧٠۔

[2] ٧٤/ المدثر:٦۔ [3] رواہ مسلم الزھد باب تحريم ...... الرياء:٢٩٨٧۔

ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ﴾ [1]

''جو ریا کاری کرتے ہیں۔''

﴿يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ [2]

''(عبادت کرنا) لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کا ذکر بہت ہی کم کرتے ہیں۔''

2 سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوْا: وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ......؟ قَالَ: الرِّيَاءُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِذَا جُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ: اِذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَآءُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَآءً)) [3]

''سب سے زیادہ خوف والی چیز جس سے میں تم پر خوف کھاتا ہوں وہ شرک اصغر ہے انہوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! شرک اصغر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ریا کاری، قیامت کے دن جب لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ انہیں فرمائیں گے' جاؤ ان لوگوں کے پاس جنہیں تم دنیا میں دکھاتے تھے اور دیکھو! کیا تم ان کے پاس کوئی جزا پاتے ہو؟''

3 سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ: ''ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا تو ہر مومن مرد اور عورت اس کو سجدہ کریں گے صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو دنیا میں ریا اور سُمعہ (یعنی دکھانے اور سنانے) کے لیے سجدہ کرتے تھے۔ وہ سجدہ کرنے لگیں گے تو ان کی پیٹھ تختہ بن جائے گی (اور وہ سجدہ نہ کر سکیں گے) [4]

4 سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے بارے میں بتائیں جو کوئی نیک کام کرتا ہے تو لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں (کیا یہ ریا کاری تو نہیں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] ۱۰۷/ الماعون: ٦ ۔ [2] ٤/ النساء: ١٤٢ ۔ [3] صحیح الجامع الصغیر: ١٥٥٥؛ احمد ٢٢٥٢٣۔ [4] بخاری، التفسیر، باب یوم یکشف عن ساق: ٤٩١٩۔

((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ)) [1]

"یہ تو مومن کے لیے فوری انعام اور بشارت ہے۔"

5 اگر استاد، والدین یا بزرگوں کے سامنے ان کی خوشی کے لیے کوئی عمل کیا جائے تو وہ ریا کاری نہیں جیسا کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرآن بڑا مزین کر کے پڑھتے تھے۔ [2]

خشوع غائب عبادت سے پھر تقویٰ کہاں آئے
ریاکاری عمل کو بھی دیمک بن کے کھا جائے

حقیقی مسلمان کون......؟

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ وَ الْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ)) [3]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں کو چھوڑ دے۔"

فوائد:

1 حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہر کام سے دوسروں کو فائدہ ہوتا ہے نہ کہ نقصان، کیونکہ اگر کسی نے صحیح حقوق اللہ وحقوق العباد ادا نہ کیے تو اللہ کے دربار میں اس سے باز پرس ہوگی اور ہر چھوٹے بڑے فعل کا آدمی جواب دہ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ

---

1 مسلم، القدر، باب اذا أثني على الصالح فهي بشرى......: ٣٦٤٢٠۔

2 بخاری، فضائل القرآن: ٥٠٤٨؛ فتح الباری فی شرح الحدیث: ٥٠٤٨۔

3 رواه مسلم، الایمان، باب بیان تفاضل الاسلام وأی اموره أفضل: ٤٠؛ البخاری، الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده: ١٠۔

الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)) ❶

''تمہیں روز قیامت حق والوں کے حق ضرور ادا کرنے ہوں گے حتی کہ بغیر سینگوں والی بکری کو سینگوں والی بکری سے بدلہ دلوایا جائے گا۔''

❷ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ ؟ قَالُوْا: الْمُفْلِسُ فِيْنَامَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعٌ ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ ، وَيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَ أَكَلَ مَالَ هٰذَا ، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطِيْ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)) ❷

''کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟'' انہوں نے کہا: ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس درہم ہو نہ مال و متاع ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً میری امت کا مفلس وہ ہے جو روز قیامت نماز ، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا اور وہ اس طرح آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر بہتان لگایا ہوگا کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا ، پس اس کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور اس کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی ، اگر اس کی نیکیاں اس سے ختم ہو گئیں کہ ابھی حقوق باقی ہونگے تو پھر ان (مظلوم لوگوں) کے گناہ لے کر اس شخص پر ڈال دیے جائیں گے اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

❸ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجُوْرُهُ عَلَى نَفْسِهِ)) ❸

''مظلوم کی دعا قبول کی جاتی ہے خواہ وہ گناہگار ہی ہو اور اس کا گناہ اس کے

❶ مسلم ، البر والصلة ، باب تحريم الظلم :٢٥٨٢۔ ❷ مسلم ، البر والصلة ، باب تحريم الظلم:٢٥٨١۔ ❸ صحيح الجامع الصغير:٣٣٨٢۔

اپنے نفس پر ہے۔''

4 رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت نصیحت کی:

((وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ)) [1]

''مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے۔''

خیانت مت کرو

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَاائْتُمِنَ خَانَ)) [2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وہ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے۔''

فوائد:

1 جس شخص میں یہ تمام علامات پائی جائیں اور وہ ان کا عادی ہو اس کی منافقت میں کوئی شک نہیں اور اگر ان میں سے کوئی ایک علامت پائی جاتی ہے تو اس میں نفاق کی کچھ رمق موجود ہے جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس میں یہ تینوں علامات پائی گئیں وہ منافق ہے۔''

((وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَ زَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ)) [3]

''اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور یہ گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے۔''

2 ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[1] بخاری، الزكاة، باب أخذ الصدقة من الاغنياء:١٤٩٦؛مسلم:١٩؛ابو داؤد:١٥٨٤؛ ابن ماجه:١٧٨٣۔ [2] رواه البخاری، الايمان، باب علامة النفاق:٣٣؛مسلم:٥٩۔

[3] مسلم، الايمان، باب خصائل المنافق:٥٩، ١٠٩؛ ايضاً۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا ﴾ ❶

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں امانت داروں کو ادا کرو۔''

❸ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر ایک کرکرہ نامی شخص نگران مقرر تھا جب وہ فوت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((......هُوَ فِي النَّارِ ......))

''وہ جہنم میں ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (یہ سن کر) گئے اور اسے دیکھنے گئے پس انہوں نے ایک چادر پائی جو اس نے (مال غنیمت سے خیانت کر کے) چورائی تھی۔ ❷

❹ مومنین کی صفت اور کامیاب مومن کی صفات کو بیان کرتے ہوئے اللہ احکم الحاکمین نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ﴾ ❸

''جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

❺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهُ)) ❹

''اس کا کوئی ایمان نہیں جو امانت دار نہیں اور اس کا کوئی دین نہیں جو اپنے وعدے کا پکا نہیں۔''

❻ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِحَدِيْثٍ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ)) ❺

''جب آدمی کوئی بات کرے پھر وہ ادھر اُدھر جھانکے تو وہ بات امانت ہوتی ہے۔''

❼ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلَى

---

❶ ٤/ النساء: ٥٨۔ ❷ بخاری، الجهاد واليسر باب القليل من الغلول: ٣٠٧٤۔

❸ ٧٠/ المعارج: ٣٢۔ ❹ صحيح الجامع الصغير: ٧١٧٩؛ مسند احمد: ١١٩٣٥۔

❺ ابوداؤد، الاداب، باب فی نقل الحديث وصحيح الجامع الصغير: ٤٨٦۔

امْرَأَتِهِ وَتُفْضِیْ اِلَیْهِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّهَا)) [1]

''قیامت کے دن اللہ کے ہاں امانتوں میں سے سب سے بڑی امانت یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اپنے خاوند کے پاس آئے اور پھر وہ اس کے راز کو فاش کرے۔''

غصہ نہ کر......!

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم : اَوْصَانِیْ قَالَ : ((لَا تَغْضَبْ))فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ :((لَا تَغْضَبْ)) [2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غصہ نہ کر۔'' اس نے یہ سوال کئی بار دہرایا اور آپ نے ہر بار یہی ارشاد فرمایا: ''غصہ نہ کر۔''

فوائد:

1. اللہ کا محبوب بندہ وہ ہے جو غصہ نہیں کرتا اگر آ جائے تو پی جاتا ہے اور دوسروں کو معاف کر دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [3]

''غصہ کو پینے والے، لوگوں کو معاف کرنے والے اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔''

﴿وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ﴾ [4]

''وہ لوگ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب

---

[1] مسلم، النكاح، باب تحريم إفشاء سر المرأة:٣٥٤٣؛احمد:١١٣٢٨۔

[2] رواه البخاري، الادب، باب الحذر من الغضب:٦١١٦۔

[3] ٣/ ال عمران: ١٣٤۔ [4] ٤٢/ الشورٰى:٣٧۔

غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔''

❷ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)) ❶

''بہت زیادہ طاقتور وہ نہیں جو (مقابل کو) بہت زیادہ پچھاڑنے والا ہے، بہت زیادہ طاقتور صرف وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔''

❸ کسی ناگوار چیز پر غصہ آجانا فطرتی چیز ہے اس کا علاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے:

① غصہ کو بھڑکانا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے سب سے پہلے اس سے پناہ طلب کی جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْبِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ ❷

''اگر تمہیں شیطان کی طرف سے چوکا لگے (یعنی شیطان غصہ دلائے) تو اللہ کی پناہ مانگ یقیناً وہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا دو آدمی آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہوگیا اور گلے کی رگیں پھول گئیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ وہ کلمہ کہہ دے تو اس کی یہ حالت ختم ہو جائے اگر یہ کہہ دے:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) ❸

''تو جو کچھ اس پر گزر رہی ہے ختم ہو جائے۔''

② سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ)) ❹

❶ بخاری، الأدب، باب الحذر من الغضب:٦١١٢؛ مسلم، البر، باب فضل من يملك نفسه ١٠٧۔

❷ ٧/ الاعراف: ٢٠٠۔ ❸ بخاری، بدء الخلق، باب صفة ابليس و جنوده: ٣٢٨٢۔

❹ صحيح الجامع الصغير: ٦٩٣۔

”جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو خاموش ہو جائے۔“

③ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر غصہ ختم ہو جائے تو بہتر ورنہ لیٹ جائے۔“ [1]

عفوودرگزر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)) [2]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا ، اور دوسروں کو معاف (عفوودرگزر) کرنے سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور تواضع وانکساری کرنے سے اللہ عزت ورفعت عطا کرتا ہے۔“

فوائد:

1 اللہ تعالیٰ نے عفوودرگزر کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور مومنین کی صفت بیان کی ہے کہ مومن عفوودرگزر کو اختیار کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ [3]

”عفوودرگزر اختیار کرو نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے درگزر کرو۔“

﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ﴾ [4]

”تم ان سے اچھی طرح سے درگزر کرو۔“

﴿وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [5]

”وہ لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند فرماتا ہے۔“

---

[1] صحیح الجامع الصغیر: ٦٩٤۔ [2] رواہ مسلم، البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع: ٢٥٨٨؛ الترمذی: ٢٠٢٩؛ ابن خزیمه: ٢٤٣٨؛ احمد: ٢/ ٢٣٥۔

[3] ٧/ الاعراف: ١٩٩۔ [4] ١٥/ الحجر: ٨٥۔ [5] ٣/ آل عمران: ١٣٤۔

﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ ❶

''اور وہ شخص جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا یقیناً یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔''

❷ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زیر کفالت تھے جب انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کے اندر حصہ لیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غصے میں آ کر ان کی مالی امداد بند کر دی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ ❷

''اور وہ معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے۔'' (یعنی عفو و درگزر سے اللہ گناہ معاف کر دیتا ہے)

تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوبارہ تعلق استوار کر لیا۔

❸ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب طائف والوں کو دعوت دینے گئے تو انہوں نے آپ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا۔ جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ نے مجھے بھیجا ہے کہ اگر آپ حکم دیں تو میں ان کو دو پتھروں کے درمیان کچل دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عفو و درگزر کرتے ہوئے فرمایا:

((بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ بِهِ شَيْئًا)) ❸

''(نہیں نہیں) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو صرف ایک اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔''

❹ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی چیز کو عورت کو نہ خادم کو ہاتھ سے نہیں مارا ہاں میدان جہاد کی بات الگ ہے (کہ آپ معاف فرما دیتے تھے) ❹

❶ ٤٢/ الشوریٰ: ٤٣۔ ❷ ٢٤/ النور: ٢٢۔

❸ بخاری، بدء الخلق، باب اذا قال احدکم آمین والملائکة فی السماء......: ٣٢٣١۔

❹ مسلم، الفضائل، باب مباعدته للآثام واختیاره من المباح اسهله......: ٢٣٢٨۔

5 سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایک موٹے کنارے والی چادر تھی۔ ایک دیہاتی آپ کو ملا اور آپ کی چادر کو سختی کے ساتھ پکڑ کر کھینچا پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کی جانب دیکھا تو چادر کے کنارے سختی کے ساتھ کھینچنے کی وجہ سے اس میں نشان پڑ گئے تھے پھر اس دیہاتی نے کہا

((یَا مُحَمَّدُ ! مُرْلِیْ مِنْ مَالِ اللّٰہِ الَّذِیْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ)) 1

''اے محمد! تیرے پاس جو اللہ کا مال ہے اس میں سے میرے لیے بھی حکم دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دینے کا حکم فرمایا۔''

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر

صلہ رحمی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهُ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَهُ)) 2

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا احترام کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔''

فوائد:

1 سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے عمل کے بارے میں سوال کیا جو دخول جنت اور آگ سے بچنے کا سبب ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

1 بخاری، اللباس، باب البرود والحبرة والشملة: ٥٨٠٩؛ مسلم، الزکوٰة، باب اعطاء من سأل بفحش و غلظة۔ 2 رواه البخاری، الادب، باب اکرام الضعیف: ٦١٣٨۔

نے فرمایا:

((تَعْبُدُاللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيْ الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ)) ❶

''اور تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور رشتہ داری کو ملا۔''

❷ اللہ رب العالمین نے مومنین کی صفت بیان فرمائی ہے کہ مومن ہمیشہ صلہ رحمی کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْءَ الْحِسَابِ﴾ ❷

''اور اللہ تعالیٰ نے جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔''

❸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ ، قَالَتِ الرَّحِمُ : هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ اَمَاتَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَارَبِّ ، قَالَ : فَذٰلِكَ لَكِ)) ❸

''جس وقت اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ ان کی تخلیق سے فارغ ہوا تو صلہ رحمی نے عرض کی، تجھ سے رشتہ داری کی پناہ طلب کرنے والے کی یہ جگہ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا: کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھے ملائے میں اسے ملاؤں اور جو تجھے توڑے میں اس سے تعلق توڑوں تو صلہ رحمی نے عرض کیا ہاں میرے رب......! میں بالکل اس پر راضی ہوں، تو ذاتِ الٰہی نے فرمایا: تجھے یہ چیز عطا کر دی گئی ہے۔''

❶ بخاری، الزکوٰۃ، باب وجوب الزکوٰۃ:١٣٩٦؛مسلم:١٠٤۔ ❷ ١٣/ الرعد : ٢١۔

❸ بخاری، الادب، باب من وصل وصله الله :٥٩٨٧؛مسلم، البر والصلة :٦٥١٨، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها۔

4 صلہ رحمی انسان کو عزت و رفعت عطا کرتی ہے اور قطع رحمی انسان کو ذلت سے دوچار کرتی ہے۔
کسی نے کیا خوب کہا ہے:

وَلَمْ اَرَ عِزًّا لِامْرِیٍٔ کَعَشِیْرَۃٍ
وَلَمْ اَرَ ذُلًّا مِثْلَ نَأْیٍ عَنِ الْاَھْلِ

"میں نے صلہ رحم آدمی جیسی کسی کی عزت نہیں دیکھی اور قاطع رحم جیسی کسی کی ذلت نہیں دیکھی۔"

صلہ رحمی کے فوائد

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَأَلَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ)) [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو وہ اپنی رشتہ داری کو ملائے۔"

فوائد:

1 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((اِنَّ صِلَۃَ الرَّحِمِ مَحَبَّۃٌ فِی الْاَھْلِ مَثْرَاۃٌ فِی الْمَالِ مَنْسَأَۃٌ فِی الْأَثْرِ)) [2]
"رشتہ داری کو ملانا گھر والوں میں محبت، مال میں ثروت اور نشان قدم میں تاخیر (یعنی عمر میں برکت) کا باعث ہے۔"

2 ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ﴾ [3]
"اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابت داریوں (کے توڑنے) سے ڈرو۔"

---

1 رواہ البخاری، الأدب، باب من بسط له فی الرزق لصلة الرحم:٥٩٨٦؛مسلم:٦٥٢٣۔
2 ترمذی، البر والصلة:٤٩؛صحیح الترمذی للالبانی:١٦١٢۔
3 ٤/ النساء: ١۔

3 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ : مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ)) 1

''صلہ رحمی اللہ تعالیٰ کے عرش کے ساتھ معلق (لٹکی ہوئی) ہے اور کہہ رہی ہے جس نے مجھے ملایا اللہ تعالیٰ اسے ملائے اور جو مجھے کاٹے، اللہ تعالیٰ اسے قطع کرے (کاٹے)۔''

4 سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ میری والدہ محترمہ جبکہ وہ مشرکہ تھیں عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں (یعنی معاہدہ حدیبیہ کے دوران) میرے پاس تشریف لائیں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ میری والدہ محترمہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ مجھ سے کوئی چیز لینے کی خواہش مند ہیں کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَعَمْ صِلِيْ أُمَّكِ)) 2

''ہاں! اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو۔''

5 سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا یعنی نبوت کے ابتدائی دور میں تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں نبی ہوں۔'' میں نے کہا نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے'' میں نے کہا آپ کو کیا دے کر بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَرْسَلَنِيْ بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ)) 3

''اللہ نے مجھے صلہ رحمی کرنے اور بتوں کو توڑنے کے لیے بھیجا ہے۔''

6 حضرت ابوسفیان صخر بن حرب سے ہرقل (شاہ روم) نے جب پوچھا کہ وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟ (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) تو ابوسفیان نے کہا کہ وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہارے آباؤ اجداد جو کہتے ہیں اسے چھوڑ دو وہ

---

1 مسلم، البر والصلة، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها: ٦٥١٩۔

2 مسلم، الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الاقربين: ١٠٠٣۔

3 مسلم، صلاة المسافرين، باب إسلام عمرو بن عبسة: ٨٣٢۔

ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے پاک دامنی، عفت وعصمت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔'' ❶

رشتہ داری توڑنا حرام ہے

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ)) ❷

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں کاٹنے والا داخل نہیں ہوگا یعنی رشتہ داری توڑنے والا۔''

فوائد:

❶ رشتہ داری توڑنا، قطع رحمی کرنا مؤمن کے شایان شان نہیں کیونکہ ایسا کرنے والے عنداللہ ملعون ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ﴾ ❸

''اور جن تعلقات کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے ان کو توڑتے ہیں۔''

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ﴾ ❹

''پس تم سے اسی بات کی توقع ہے کہ اگر تم والی بن جاؤ تو زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتے کاٹ دو یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی پس انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔''

❷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ

---

❶ مسلم، الجهاد، باب كتب النبى الى هرقل ملك الشام:١٧٧٣۔

❷ رواه البخاري، الأدب، باب إثم القاطع:٥٩٨٤؛مسلم، البر والصلة والأدب، باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها:٦٥٢٠۔

❸ ١٣/ الرعد:٢٥۔ ❹ ٤٧/ محمد: ٢٢۔٢٣۔

رَحِمُهُ وَصَلَهَا)) [1]

''صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو برابر کا معاملہ کرتا ہے بلکہ وہ ہے جس سے تعلق توڑا جائے تو وہ اس کو جوڑے۔''

3 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں کہ ان سے میں رشتہ جوڑتا ہوں لیکن وہ مجھ سے توڑتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَئِنْ كُنْتُ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذَالِكَ)) [2]

''اگر ایسے ہی ہے جس طرح تم کہہ رہے ہو تو گویا تم ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو اور جب تک تم اس عمل پر قائم رہو گے۔ ہمیشہ تمہارے ساتھ ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا۔''

4 شاعر نے کیا خوب صلہ رحمی کی ترغیب دی ہے۔

قَوْمِیْ هُمْ قَتَلُوْا أُمَيْمَ أَخِیْ
وَإِذَا رَمَيْتُ يُصِيْبُنِیْ سَهْمِیْ

فَلَئِنْ عَفَوْتُ لَأَعْفُوَنْ جَلَلًا
وَلَئِنْ سَطَوْتُ لَأُوْهِنَنَّ عَظْمِیْ [3]

''میرے بھائی کو میری قوم نے ہی موت کے گھاٹ اتارا ہے پس اگر میں تیر چلاؤں تو مجھ ہی کو میرا تیر لگے گا۔ اگر معاف کردوں تو بہت بڑے کام سے درگزر کروں گا اور اگر حملہ کروں تو اپنی ہی ہڈیاں توڑوں گا۔''

غیروں کی تلواروں کا کیا دیتے جواب
اپنوں کی ٹھوکروں نے سنبھلنے نہ دیا

---

[1] بخاری، الادب، باب لیس الواصل بالمکافئ: ۵۹۹۱۔

[2] مسلم، البر والصلة، باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها: ٦٥٢٥۔

[3] عيون الأخبار: ٣/ ٨٨۔

پڑوسی سے حسن سلوک

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ خیر و بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

فوائد:

1. حقوق العباد میں ایک حق ہمسائیگی کا خیال رکھنا ہے اور ان سے حسن سلوک سے پیش آنا ہے جیسا کہ ایک روایت میں کچھ یوں الفاظ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهِ)) [2]

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔''

2. سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ)) [3]

---

[1] رواہ مسلم، الایمان، باب الحث علی اکرام الجار والضعیف ولزوم الصمت...... :٤٧۔

[2] بخاری، الادب، باب من کان یوذی جارہ...... :٦٠١٩؛مسلم :٤٨۔

[3] ترمذی، البر والصلة، باب ما جاء فی حق الجوار:١٩٤٤؛احمد:٢/١٦٨؛ اسنادہ صحیح۔

’’اللہ تعالیٰ کے ہاں ساتھیوں (دوستوں) میں سے بہتر ساتھی وہ ہے جو ان میں سے اپنے ساتھی اور دوست کے لیے بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں پڑوسیوں میں سے بہتر پڑوسی وہ ہے جو ان میں سے اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو۔‘‘

3 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ ، قِيْلَ : مَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : اَلَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)) [1]

’’اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں۔‘‘ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کون یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔‘‘

4 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)) [2]

’’جبرائیل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں مجھے مسلسل تاکید کرتے رہے حتی کہ میں نے سمجھا کہ وہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھہرا دیں گے۔‘‘

پڑوسیوں کا خیال رکھو

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا اَبَا ذَرٍّ ! إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَ هَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ)) [3]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اے ابوذر! جب تم شوربا (والی چیز) پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کرو اور ہمسائے کا بھی خیال رکھو۔‘‘

فوائد:

1 پڑوسیوں کا خیال رکھنے کا ایک طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے ایک دوسری روایت

[1] بخاري، الادب، باب اثم من لا يأمن جاره بوائقه:٦٠١٦؛مسلم:٤٦۔

[2] بخاري، الادب، باب الوصية بالجار:٦٠١٤؛مسلم:٢٦٢٤۔

[3] رواه مسلم، البروالصلة باب الوصية بالجار والاحسان اليه:٢٦٢٥۔

میں کچھ واضح الفاظ میں بیان فرمایا:

((إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَ هَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ)) ❶

''(اے ابوذر)! جب تم شوربا (والی چیز) پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کرو پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کوئی گھر دیکھ کر بطریق احسن کچھ حصہ انہیں بھی دے دیا کرو۔''

❷ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے کا حکم رب العالمین نے بھی دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ ❷

''اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو نیز رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتے دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پہلو کے ساتھی اور مسافر اور اپنے مملوکوں (غلاموں) کے ساتھ احسان کرو۔''

❸ خواتین اسلام کو رسول اللہ ﷺ نے خصوصاً پڑوسیوں کے بارے میں نصیحت فرمائی۔

((يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ)) ❸

''اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے کسی ہدیے کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی ہو۔''

❹ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے دریافت کیا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰه! اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ، فَإِلٰى أَيِّهِمَا أُهْدِيْ؟ قَالَ: ((إِلٰى

❶ مسلم، البر والصلة، باب الوصية بالجار والإحسان اليه: ٢٦٢٥۔ ❷ ٤/ النساء: ٣٦۔

❸ بخاری، الهبة و فضلها والتحريض عليها، باب: ٢٥٦٦؛ مسلم: ١٠٣٠؛ الترمذی: ٢١٣٠؛ احمد: ٨٠٧٢۔

اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا)) ❶

''اے اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان میں سے کسے ہدیہ بھیجوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو۔''

❺ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَ جَارُهُ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهِ)) ❷

''مومن وہ نہیں ہوتا جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کے پہلو میں اس کا ہمسایہ بھوکا ہو۔''

بخل اور کنجوسی سے بچو

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاتَّقُوْا الشُّحَّ ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ)) ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخل (کنجوسی) سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر کے رکھ دیا۔ بخل نے اسی بات پر ابھارا کہ انہوں نے مسلمانوں کا (ناحق) خون بہایا اور ان کی حرمتوں کو حلال بنالیا۔''

فوائد:

❶ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ ❹

''جو شخص اپنے نفس کی بخیلی سے بچالیا جائے وہی کامیاب ہے۔''

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

❶ بخاري، الادب، باب حق الجوار في قرب الابواب: ٦٠٢٠۔

❷ البيهقي في شعب الايمان و حسنه الالباني في حاشية المشكوٰة: ٤٩٩١۔

❸ رواه مسلم، البر والصلة، والآداب، باب تحريم الظلم: ٢٥٧٨۔ ❹ ٦٤/ التغابن: ١٦۔

﴿وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی o وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی o فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی o وَمَا يُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰی﴾ [1]

''جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی برتی، اور نیک بات کی تکذیب کی تو ہم بھی اس کی تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے، اس کا مال اسے (اوندھا) گرنے کے وقت کچھ کام نہیں آئے گا۔''

2 رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((شَرُّ مَا فِیْ رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ)) [2]

''آدمی میں بدترین خصلت سخت گھبراہٹ میں ڈال دینے والی حد سے بڑھی ہوئی کنجوسی ہے اور دل نکال دینے والی بزدلی ہے۔''

3 ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ﴾ [3]

''اور جو شخص بخل کرے اس کے بخل کا وبال خود اسی پر ہے۔''

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ [4]

''وہ لوگ جو اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو انہیں اللہ نے دیا ہے ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ ایسا کرنا ان کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لیے بہت ہی برا ہے عنقریب قیامت کے دن ان کے گلے میں اس چیز کا طوق ڈالا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا۔''

4 نبی کریم ﷺ اکثر اپنی دعا میں بخیلی سے پناہ مانگا کرتے تھے نماز کے بعد آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ

[1] ۹۲/ اللیل: ۸۔۱۱۔

[2] ابوداؤد، الجهاد، باب فی الجراۃ والجبن: ۲۵۱۱؛ صحیح ابی داؤد: ۲۱۹۲۔

[3] ۴۷/ محمد: ۳۸۔ [4] ۳/ آل عمران: ۱۸۰۔

وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) ❶

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نکمی عمر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔''

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ : إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ)) ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں (جن میں سے ایک یہ ہے کہ) جب تو اس سے ملے تو سلام کہہ۔''

فوائد:

❶ سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور ایک دعائیہ کلمہ ہے جس کا معنی کہ ''تم پر اللہ کی سلامتی ہے'' سلام کہنے والا دوسرے کو پیغام دیتا ہے کہ میری طرف سے تیری جان، تیرا مال اور تیری ہر چیز محفوظ ہے اور سلامتی والی ہے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ تحفۂ ملاقات دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا ﴾ ❸

''اور جب تمہیں (سلام) تحفہ دیا جائے تو تم اس سے بہتر تحفہ انہیں دو (یعنی سلام کے ساتھ رحمۃ اللہ وبرکاتہ) یا وہی لوٹا دو (یعنی صرف وعلیکم السلام جواب میں کہہ دو)۔''

❷ سلام سب سے پہلے آدم علیہ السلام نے فرشتوں پر کیا جس کو پسند فرما کر اللہ رب العالمین نے

❶ بخاری، الدعوات، باب الاستعاذة من ارذل العمر ومن فتنة الدنيا:٦٤٧٤۔

❷ رواہ مسلم، السلام باب من حق المسلم للمسلم ردّ السلام:٥۔ ❸ ٤/ النساء: ٨٦۔

ساری کائنات کے لیے اس کو تحفۂ ملاقات بنا دیا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان سے کہا، جا اور فرشتوں کی بیٹھی ہوئی اس جماعت کو سلام کر اور جو جواب دیں اسے غور سے سن' کیونکہ وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا پس حضرت آدم علیہ السلام نے جا کر کہا السلام علیکم تو انہوں نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ، پس انہوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا۔ [1]

[3] سلام سے مراد ''السلام علیکم'' ہی ہے اس کی جگہ ملاقات کے وقت یا ملتے جلتے دوسرے دعائیہ کلمات کہنا سلام نہیں ہے جیسا کہ فارسی لوگ ملتے وقت ''زہ ہزار سہ'' ہزار سال جیتے رہو اور عربی لوگ

اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا ، اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ صَبَاحًا

''اللہ تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دے، اللہ تمہاری صبح خوشگوار کر دے۔''

پنجابی بولنے والے ''کی حال نے'' ''حال مزاج کیسے ہیں'' یورپین ممالک یعنی انگلش بولنے والے صبح کو ملتے تو ''گڈ مارننگ'' دوپہر کو ''گڈ آفٹر نون'' شام کو ''گڈ ایوننگ'' اور رات کو ملتے وقت ''گڈ نائٹ'' کہتے ہیں۔ اسلام نے ان سب کو پس پشت ڈال کر ''السلام علیکم'' کہنے کا حکم دیا جس کے ہر لفظ پر ثواب دیا جاتا ہے۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا ''السلام علیکم'' آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دس نیکیاں ہیں پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' تو آپ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا: اس کے لیے بیس نیکیاں ہیں وہ بیٹھ گیا پھر ایک اور آدمی آیا اس نے کہا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے تیس نیکیاں ہیں۔'' [2]

---

[1] بخاری، الاستئذان، باب بدء السلام:۱۲؛مسلم، الجنة ......، باب يدخل الجنة أقوام أفئدتهم مثل أفئدة الطير:۲۸٤۱۔ [2] ابوداؤد، الادب، باب کیف السلام ؟:۵۱۹۵؛الدارمی:۲/ ۲۷۷؛ابن حبان:۹۳؛الترمذی، الاستئذان، باب ما ذکر فی فضل السلام:۲٦۸۹؛صحیح بشواهده۔

سلام عام کرو

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ:
((يَاأَيُّهَاالنَّاسُ ! أَفْشُوا السَّلَامَ ، وأَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُواالْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) [1]

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ، ’’ اے لوگو! سلام کو عام کرو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، رشتے داریوں کے حقوق ادا کرو، اور اس وقت اٹھ کر نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔‘‘

فوائد:

1. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ ، أَوْ جِدَارٌ ، أَوْحَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ)) [2]
’’جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو ملے تو اسے سلام کہے، پس اگر ان کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے پھر اسے ملے تو اسے چاہیے کہ پھر سلام کرے۔‘‘

2. سیدنا ابو عمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کے کرنے کا حکم دیا۔

۱۔ بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ — بیمار کی عیادت کرنے کا
۲۔ وَإِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ — جنازوں میں شریک ہونے کا
۳۔ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ — چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے کا

---

[1] رواه الترمذی، الأطعمة، باب ما جاء فی فضل إطعام الطعام:٢٤٨٥؛صححه الالبانی رحمه الله۔

[2] ابو داؤد، الأدب، باب فی الرجل يفارق الرجل ثم يلقاه أيسلم عليه : ٥٢٠٠ ، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

٤۔ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ کمزور کی مدد کرنے کا

٥۔ وَعَوْنِ الْمَظْلُوْمِ مظلوم کی فریادرسی کرنے کا

٦۔ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ سلام کو عام کرنے (پھیلانے کا)

٧۔ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ قسم دلانے والے کی قسم کے پورا کردینے کا [1]

[3] السلام علیکم کہنا دنیا و آخرت کی بھلائی سے بھرا ہوا کلمہ ہے جس کے کہنے سے انسان نیکیوں سے مالا مال ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا میں آپس میں محبت، مودت اور اخوت کی فضا پیدا کر لیتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا:

((لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوْا ، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتَّى تَحَابُّوْا ، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)) [2]

”تم جنت میں نہیں جاؤ گے یہاں تک کہ ایمان لاؤ اور تم مومن نہیں ہو گے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم اسے اختیار کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کو عام کر دو اور سلام کو پھیلاؤ۔“

[4] سیدنا عقیل بن اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آتا اور مل کر بازار جاتے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر بازار والے پرچتی کہ کباڑیے، تاجر اور مسکین پر سلام کہتے اور کچھ خریدتے نہ، میں نے ایک دفعہ پوچھا کہ آپ کچھ نہ بیچنے آتے ہیں نہ خریدنے تو پھر کیوں آتے ہیں تو انہوں نے کہا ہم تو صرف سلام کرنے کی غرض سے بازار آتے ہیں۔ [3]

ہر ایک کو سلام کہو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ

---

[1] بخاری، الاستئذان، باب إفشاء السلام: ٥٨٦٣؛ مسلم، السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام: ٢٨٤١۔ [2] مسلم، الایمان، باب بیان أنه لایدخل الجنة الا المؤمنون وان محبة المومنين من الایمان: ٥٤ ـ ٩٣۔

[3] مؤطا الامام مالك، السلام، باب جامع السلام: ٦/ ٥٣۔

السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ)) ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، اسلام کی کونسی بات زیادہ بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم (بھوکے کو) کھلاؤ اور ہر شخص کو سلام کہو چاہے تم اسے پہچانو یا نہ پہچانو۔''

فوائد:

❶ سلام دل میں محبت و مودت پیدا کرتا ہے اور نفرت و کدورت دور کر دیتا ہے لہٰذا ہر وقت ہر ایک خواہ بچہ ہو جوان ہو یا بوڑھا، کو سلام کرنا چاہیے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ

((مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ)) ❷

''ان کا گزر بچوں کے پاس سے ہوا تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔''

❷ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ والصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ)) ❸

''سوار پیادہ چلنے والے کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں اور ایک روایت میں ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔''

❸ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

((مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا)) ❹

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم چند عورتوں کے پاس سے گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ رواه البخاري، الايمان، باب إطعام الطعام في الاسلام: ١٢؛ مسلم، الايمان، باب بيان تفاضل الإسلام واي أموره افضل: ٣٩۔ ❷ بخاري، الاستئذان، باب التسليم على الصبيان: ٦٢٤٧۔ ❸ بخاري، الاستئذان، باب تسليم القليل على الكثير: ٦٢٣٢؛ مسلم: ٢١٦٠۔

❹ ابوداؤد، الادب، باب السلام على النساء: ٥٢٠٤۔

ہمیں سلام کیا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے:

”کہ آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے کے ساتھ سلام کیا۔“ [1]

4 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ)) [2]

”بلاشبہ لوگوں میں اللہ کے زیادہ قریب وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔“

5 یہود ونصاریٰ کے ساتھ سلام لینے میں پہل نہیں کرنی چاہیے اگر وہ سلام کہیں تو جواب فقط "وعلیکم" کہنا چاہیے۔ [3]

6 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ ، فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ)) [4]

”جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور جب اٹھ کر جانے لگے تب سلام کرے، اس لیے کہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ فائق نہیں ہے۔“

اجازت طلب کرو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ)) [5]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کلام سے قبل سلام ہے۔“

---

[1] ترمذی، الاستئذان:٢٦٩٧۔ [2] ابوداؤد، الادب، باب فضل بدأ السلام:٥١٩٧؛صححه الالبانی۔

[3] مسلم، السلام، باب النهی عن ابتداء ......:٢١٦٧؛بخاری، الاستئذان:٦٢٥٨۔

[4] ابوداؤد، الادب، باب السلام اذا قام من المجلس:٥٢٠٨؛صححه الالبانی۔

[5] رواه الترمذی، الاستئذان، باب ما جاء فی السلام قبل الكلام:٢٦٩٩؛صحیح ترمذی للالبانی:٢٨٥٤؛فی الصحيحة:٨١٦۔

فوائد:

❶ کسی کے گھر، آفس، دکان، مکان میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینا ضروری ہے جمہور کا موقف ہے کہ پہلے سلام لیا جائے پھر اجازت طلب کی جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا﴾ ❶

''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو۔''

سیدنا کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ کو سلام کیے بغیر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِرْجِعْ فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ ؟)) ❷

''واپس لوٹ جاؤ اور کہو السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟''

❷ اگر گھر والے گھر پر نہ ہوں یا اجازت اندر جانے کی نہ ہو تو داخل نہیں ہونا چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ ❸

''اگر تم گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو پھر بھی جب تک اجازت نہ ملے اندر نہ جاؤ۔''

❸ اگر تین بار اجازت طلب کرنے پر اجازت نہ ملے یا یہ کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو پلٹ جانا چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ﴾ ❹

''اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جایئے تو واپس لوٹ جاؤ یہی تمہارے

---

❶ ٢٤/ النور: ٢٧۔ ❷ ابوداود: ٥١٧٦؛ الترمذی: ٢٧١٠؛ احمد: ٣/ ٤١٤، حسن۔

❸ ٢٤/ النور: ٢٨۔ ❹ ٢٤/ النور: ٢٨۔

لیے بہتر ہے۔''

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ)) 1

''اجازت طلب کرنا تین مرتبہ ہے پس اگر اجازت دے دی جائے (تو اندر چلا جائے) ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔''

4 اجازت طلب کرتے وقت دروازے یا دیوار و سوراخ سے جھانکنا نہیں چاہیے کیونکہ انہی سے بچاؤ کے لیے تو اجازت کا طلب کرنا ہے۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ)) 2

''اجازت کا طلب کرنا دیکھنے سے بچنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔''

5 گھر والوں کے پوچھنے پر اپنا نام پتہ معروف بتانا چاہیے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((اَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: مَنْ ذَا ؟ فَقُلْتُ : اَنَا ، فَقَالَ اَنَا اَنَا ؟ كَأَنَّهُ كَرِهَهَا)) 3

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا ''میں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں میں'' (کیا ہے؟) گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برا سمجھا۔''

دعوت قبول کرنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ : اِذَا لَقِیْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ ، وَاِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ)) 4

---

1 بخاری، الاستئذان، باب التسلیم والاستئذان ثلاثا:٦٢٤٥؛مسلم:٢١٥٣۔

2 مسلم، الاستئذان، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ:٢١٥٦۔

3 بخاری، الاستئذان، باب اذا قال من ذا فقال أنا:٦٢٥٥؛مسلم:٢١٥٥۔

4 رواہ مسلم، السلام، باب من حق المسلم للمسلم ردّ السلام:٥۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں جب تو اس سے ملے تو سلام کہہ جب وہ تجھے بلائے (دعوت دے) تو اس کو قبول کر۔''

فوائد:

❶ حقوق مسلم میں ایک حق: ''جب مسلمان کسی طرف بلائے تو اس کا جواب دینا ہے'' یہ بلانا عام ہے خواہ کھانے کے لیے بلانا ہو یا کسی مدد کے لیے یا مشورہ طلب کرنے وغیرہ کے لیے بلایا جائے سب اس میں شامل ہیں مثلاً: مسلمان کوئی مدد کے لیے پکارے تو اس کی پکار پر لبیک کہنا اور اس کی دعوت کو قبول کرنا مسلمان کی علامتِ ایمان ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ)) ❶

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔''

❷ البتہ کھانے کی دعوت کو قبول کرنے کی خصوصی تاکید کی گئی ہے البتہ شرعی عذر ہو تو تب واجب نہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ)) ❷

''جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو اسے قبول کرنی چاہیے اگر وہ روزہ دار ہو تو (میزبان کے حق میں) دعا کرے اور اگر وہ روزہ دار نہ ہو (یعنی نفلی روزہ نہ رکھا ہوا ہو) تو پھر وہ کھانا کھالے۔''

❸ دعوت ولیمہ کو قبول کرنا بھی واجب ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسلم، البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم و خذله و احتقاره ودمه و عرضه و ماله: ٣٢۔ ❷ مسلم، النكاح، باب الامر بإجابة الداعي إلى دعوة: ١٤٣١۔

((إِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَأْتِهَا)) [1]

"جب تم میں سے کسی کو ولیمے کی دعوت دی جائے تو وہ اس میں شرکت کرے۔"

لیکن یہ ضروری نہیں کہ کھانا بھی کھائے (صرف دعوت قبول کر کے وہاں جانا ضروری ہے) جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ)) [2]

"اگر چاہے تو کھا لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔"

4 سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دعوت دی، وہ آئے تو گھر کی دیوار پر پردہ پڑا ہوا دیکھا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا عورتوں نے ہم سے زبردستی یہ کام کرا لیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: کسی اور پر یہ خطرہ تو ممکن ہے تمہارے متعلق یہ خطرہ نہ تھا۔ اللہ کی قسم! میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا چنانچہ واپس چلے گئے۔ [3]

5 جن دعوتوں میں منکرات یعنی گانے بجانے اور بے پردگی وغیرہ کا اندیشہ ہو ایسی دعوتوں میں شرکت کرنے سے بچنا چاہیے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ایسی دعوت میں شرکت کرنے سے منع فرمایا، جس کے دسترخوان میں شراب پیش کی جاتی ہو۔ [4] البتہ کسی ایسی محفل میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ارادہ یا استطاعت ہو تو جایا جا سکتا ہے۔

ہر ایک کو بہتر مشورہ دو

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ : إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْهُ)) [5]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان

---

[1] بخاری، النکاح، باب حق إجابة الوليمة والدعوة ......: ٥١٧٣۔

[2] مسلم، النکاح، باب الأمر بإجابة الداعی الی دعوة: ١٤٣٠؛ ابوداؤد: ٣٧٤٠۔

[3] بخاری، النکاح، باب هل یرجع اذا رأی منکراً فی الدعوة: ٧٧۔

[4] ترمذی، الأدب، باب ما جاء فی دخول الحمام: ٢٧٧٥؛ احمد: ١٤١٢٤۔

[5] رواہ مسلم، السلام، باب من حق المسلم للمسلم ردّ السلام: ٥۔

کے مسلمان پر چھ حق ہیں (جن میں سے چند یہ ہیں) جب تو اس سے ملے تو سلام کہہ، جب وہ تجھے بلائے تو اس کے پاس جا، جب تجھ سے خیر خواہی طلب کرے (یعنی مشورہ مانگے) تو اس کی خیر خواہی کر۔"

فوائد:

❶ انسانی عقل و تجربہ محدود و ناقص ہے جس سے غلطیوں کا صدور عین ممکن ہے غلطیوں کے تصادم سے بچنے کے لیے دوسروں سے خیر خواہی طلب کرنا' مشورہ کرنا حکم خداوندی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ [1]

"اپنے معاملات میں مشورہ کرو اور جب (کسی کام کا) عزم کرلو تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرکے (کرگزرو)۔"

❷ نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر اہم کام سے پہلے مجلس شوریٰ بٹھاتے تھے۔ جیسا کہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فدیہ لے کر چھوڑنے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ [2]

❸ ایک دفعہ کفار نے مدینہ پر چڑھائی کردی تو رسول اللہ ﷺ نے اطلاع پاتے ہی مجلس شوریٰ کا اجلاس کیا اور دفاع کے متعلق مشورہ طلب کیا مختلف آراء پیش کی گئیں لیکن سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی تجویز کو منظور کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے علاقوں میں جنگ کرنی ہوتی تو اپنے علاقے کے اردگرد خندق کھودی جاتی ہے تو خندق کھود کر مقابلہ کیا گیا اسی لیے اس جنگ کا نام غزوہ خندق پڑ گیا۔ [3]

❹ جس آدمی سے خیر خواہی طلب کی جائے یعنی مشورہ لیا جائے اسے چاہیے کہ اچھا مشورہ دے اور ہر ایک کی خیر خواہی کا سوچے۔

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

---

[1] ۳/ آل عمران: ۱۵۹۔ [2] تاریخ عمربن خطاب رضی اللہ عنہ لابن جوزی، ص:۳۶۔

[3] صحیح، بخاری، المغازی، باب غزوہ الخندق:۲/ ۵۸۸۔

((بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)) ❶

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے قائم کرنے، زکوٰۃ کے ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی بیعت کی۔''

❺ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ)) قُلْنَا لِمَنْ ؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ)) ❷

'' دین خیر خواہی کرنے (کا نام) ہے ہم نے پوچھا، کس کی خیر خواہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے حکمرانوں کی اور عام مسلمانوں کی۔''

❻ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)) ❸

'' تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے بھی وہ چیز پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

چھینک پر حمد اور اس کا جواب دو

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ : إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ)) ❹

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں (جن میں سے چند یہ ہیں) جب تو اس سے ملے تو

❶ بخاری، الایمان، باب قول النبی ((الدین النصیحة لله......)): ۵۷؛ مسلم، الایمان، باب بیان أن الدین النصیحة: ۵۶/ ۹۷۔ ❷ مسلم، الایمان، باب بیان أن الدین النصیحة: ۵۵۔

❸ بخاری، الایمان، باب من الایمان أن یحب لأخیه: ۱۳۔

❹ رواه مسلم، السلام، باب من حق المسلم للمسلم ردّ السلام: ۵۔

سلام کہہ، جب وہ تجھے بلائے تو اس کے پاس جا، جب تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر، جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو اسے "یَرْحَمُكَ اللّٰه" کہہ۔

فوائد:

❶ چھینک اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اللہ کو پسند ہے جبکہ جمائی شیطان کی جانب سے ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُوْلَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ)) ❶

"بلا شبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو ہر اس مسلمان پر جو اسے سنے حق ہے کہ اسے یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان سے ہے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جس قدر ہو سکے اسے روکے کیونکہ جب وہ "ہا" کہتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔"

❷ چھینک آنے پر کم از کم ایک مرتبہ "الحمدللہ" کہنا واجب ہے۔ ❷

❸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ "الحمدلله" کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی اسے "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہے جب وہ "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہے تو یہ کہے "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" "اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کرے" ❸

---

❶ بخاري، الادب، باب اذا تثاء ب فليضع يده على فيه: ٦٢٢٦، ٣٢٨٩۔

❷ صحيح ترمذی للالبانی: ٢٢٠٢؛ فتح الباری: ١٠/ ٧٣٥۔

❸ بخاري، الادب، باب اذا عطس كيف يُشمّت: ٦٢٢٤۔

❹ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چھینک کے بعد کہے

((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ)) ❶

اس سے کبھی ڈاڑھ اور کان کا درد نہیں ہوگا۔

❺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بھائی کو تین دفعہ ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہو۔ (یعنی تین دفعہ چھینک کا جواب دو) اگر اس سے زیادہ ہو تو زکام ہے۔'' ❷

❻ جب چھینک آئے تو منہ پر ہاتھ یا کپڑا وغیرہ رکھ لینا چاہیے یہی سنت ہے۔ ❸

❼ نماز میں چھینک پر الحمد للہ کہا جا سکتا ہے لیکن جواب نہیں دیا جا سکتا۔

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی اور مجھے چھینک آئی میں نے کہا

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْكَ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضٰى ❹

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''نماز میں یہ الفاظ کس نے کہے ہیں۔'' تین دفعہ پوچھا، میں نے عرض کیا میں نے کہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تیس سے زیادہ فرشتے اس کی طرف جلدی سے بڑھے کہ ان میں سے کون اسے لے کر اوپر چڑھے۔''

مریض کی عیادت کرو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ : إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَاللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ)) ❺

---

❶ فتح الباری، الادب: ۱۰/ ۷۳۵۔

❷ ابوداؤد، الادب: ۵۰۳۴؛حسن عندالالبانی۔

❸ ابوداؤد، الادب: ۵۰۲۹؛حسن صحیح عندالالبانی۔

❹ ابوداؤد، الصلاۃ: ۷۷۰؛صحیح عندالالبانی۔

❺ رواہ مسلم، السلام، باب من حق المسلم للمسلم ردّ السلام: ۵۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں (جن میں سے چند یہ ہیں) جب تو اس سے ملے تو سلام کہہ، جب وہ تجھے بلائے تو اس کے پاس جا، جب تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر، جب اسے چھینک آئے اور وہ اللہ کی حمد کرے تو اسے ''یَرْحَمُكَ اللّٰہُ'' کہہ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر۔''

فوائد:

1. مسلمان کی بیمار پرسی کرنا، عیادت کرنا فرض ہے اور حقوق العباد میں سے ایک اہم حق ہے اور دوسری روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ)) [1]

''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا، جسے چھینک آئے اسے ''یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہنا۔''

2. سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَ عُوْدُوْا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوْا الْعَانِيَ)) [2]

''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو آزاد کراؤ۔''

3. سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:

((اِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِىْ مَخْرَمَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ)) [3]

''یقیناً جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپسی تک جنت

[1] بخاری، الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز: ١٢٤٠؛ مسلم: ٢١٦٢؛ ابوداود: ٥٠٣٠؛ ابن ماجه: ١٤٣٥۔

[2] بخاری، المرضیٰ، باب وجوب عیادة المریض: ٥٦٤٩؛ ابوداؤد: ٣١٠٥؛ احمد: ٤/ ٣٩٤۔

[3] مسلم، البر والصلة، باب فضل عیادة المریض: ٢٥٦٩۔

کے باغیچے میں رہتا ہے۔''

4 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادَى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ طِبْتَ وَ طَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)) [1]

''جو مریض کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ تو خوش ہو جا اور تیرا (عیادت کی غرض سے) چلنا اچھا ہے اور تو نے جنت میں ایک گھر بنا لیا ہے۔''

5 سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ)) [2]

''جب کوئی مسلمان عیادت کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کے پاس بیٹھتا ہے اگر وہ صبح کو عیادت کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے بدلے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ لگ جاتا ہے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر مریض کی عیادت کرتے تھے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((عَادَنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنَيَّ)) [3]

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو رسول

[1] ابن ماجه، الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضًا:١٤٤٣؛الترمذی:٢٠٠٨؛ صحیح ابن ماجه:١١٨٤۔ [2] ترمذی، الجنائز، باب ما جاء فی عیادة المریض:٩٦٩؛صحیح ترمذی:٧٧٥؛الصحیحة:١٣٦٧۔

[3] رواه ابوداؤد، الجنائز، باب فی العیادة من الرمد: ٣١٠٢؛احمد:٤/ ٣٧٥؛الحاکم:١/ ٣٤٢؛ البخاری فی الادب المفرد:٥٣٢؛صحیح ابی داؤد: ٢٦٥٩۔

اللہ نے میری عیادت کی۔"

فوائد:

❶ نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ ہر ایک کی خواہ وہ مسلمان ہوتا یا کافر یا مشرک عیادت کیا کرتے تھے اور خاص اس کا اہتمام کیا کرتے تھے جیسا کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

((لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ ، لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ)) [1]

"حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غزوہ احزاب کے روز زخمی ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا خیمہ مسجد میں لگوادیا۔ تاکہ قریب سے ان کی عیادت کر سکیں۔"

❷ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

"میں مکہ میں تھا کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا۔ پھر میرے سینے اور میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا پھر کہا:

((اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَ أَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ)) [2]

"اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کے لیے اس کی ہجرت کو پورا کر دے۔"

❸ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى الْعَرَابِيِّ يَعُودُهُ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ: لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ))

"بلاشبہ نبی کریم ﷺ ایک دیہاتی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے (راوی نے کہا) اور نبی کریم ﷺ جس کسی کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو اسے کہتے

---

[1] ابوداؤد، الجنائز، باب فی العیادة مرارا:۳۱۰۱؛صحیح ابی داؤد:۲٦٥٨۔

[2] ابوداؤد، الجنائز، باب الدعاء للمریض بالشفاء عند العیادة:۳۱۰٤؛صحیح ابی داؤد: ۲٦٦۱۔

((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) ❶

❹ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((أَنَّ غُلَامًا لِيَهُوْدَ كَانَ يَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ يَعُوْدُهُ فَقَالَ: أَسْلِمْ فَأَسْلَمَ)) ❷

''ایک یہودی غلام (لڑکا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اسے کہا تم اسلام قبول کر لو تو وہ مسلمان ہو گیا۔''

چنانچہ سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

((لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ)) ❸

''جب (نبی کے چچا) ابوطالب کی وفات کا وقت آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے۔''

❺ مریض کے پاس آکر اچھی اور بھلی بات کہنی چاہیے تاکہ تمہاری وجہ سے اسے کچھ راحت ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ أَوِالْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلَى مَا تَقُوْلُوْنَ)) ❹

''جب تم مریض یا میت کے پاس موجود ہو تو اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر آمین کہتے ہیں۔''

مریض کو دم کرنا سنت ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ

---

❶ بخاری، المرضی، باب عیادة الأی، باب عیادة المشرك:٥٦٥٧۔

❹ مسلم، الجنائز، باب ما یقال عند العراب:٥٦٥٦۔

❷ بخاری، المرضی، باب عیادة المشرك:٥٦٥٧۔

❸ بخاری، المرضمریض والمیت:٩١٩؛ابوداود:٣١١٥؛ترمذی:٩٧٧؛احمد:٢٦٥٥٩۔

مَرِيْضًا فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِيْ لَكَ جَنَازَةً)) [1]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی کسی مریض کی عیادت کے لیے آئے تو کہے:

((اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُلَكَ عُدُوًّا أَوْ يَمْشِيْ لَكَ جَنَازَةً))

اے اللہ اپنے بندے کو شفا عطا فرما، تیرے لیے دشمن کو قتل کرے گا یا تیری خاطر کسی جنازے میں شرکت کرے گا۔''

فوائد:

1 مریض کی عیادت کے لیے جانا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے آدمی کی بیمار پرسی کے لیے جانے کے کئی ایک فوائد ہیں جن میں سے ایک تو یہ کہ مریض کے پاس جانے سے اس کی ضروریات کا پتہ چلتا ہے نیز مریض اپنے قریبی رشتہ دار، دوست واحباب کو دیکھ کر بیماری سے افاقہ محسوس کرتا ہے اور اسے خوشی ومسرت ہوتی ہے بقول شاعر

ان کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق

وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

اور دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی مریض کو اچھی صحت کے لیے اچھی غذا و دوا کی معلومات فراہم کرسکتا ہے یا اس کے لیے دعا اور دم وغیرہ کرسکتا ہے جس سے وہ جلد صحت یاب ہوسکے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔

2 سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے کہا اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' تو جبرائیل نے ان کلمات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دم کیا:

---

[1] رواه ابوداؤد، الجنائز، باب الدعاء للمريض عند العيادة (٣١٠٧) واحمد (٢/ ١٧٢) والصحيحة (١٥٠٤) وصحيح ابى داؤد للالبانى (٢٦٦٤)

((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ)) [1]

''اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے اور ہر نفس یا ہر حاسد کی نظر کی برائی سے دم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔''

3 سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مِرَارٍ: أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ)) [2]

''جو شخص کسی مریض کی عیادت کے دوران اس کے پاس سات مرتبہ کہے ((أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ)) اگر اس کی وفات کا وقت نہیں آیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے عافیت عطا فرمائے گا۔

4 سیدنا عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جسم میں تکلیف کی شکایت کی جسے وہ مسلمان ہونے سے محسوس کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا ہاتھ جسم کے اس حصے پر رکھو جس میں تم تکلیف محسوس کرتے ہو اور تین مرتبہ کہو بسم اللہ اور سات مرتبہ یہ کلمات کہو:

((أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ)) [3]

''میں اس برائی سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں۔''

---

[1] مسلم، السلام، باب الطب والمرضى والرقى (٢١٨٦) وترمذى (٩٧٢)

[2] ابوداؤد، الجنائز، باب الدعا للمريض عند العبادة (٣١٠٦) وترمذى (٢٠٨٣) وصحيح ابى داؤد للالبانى (٢٦٦٣)

[3] مسلم، السلام، باب استحباب وضع يده على وضع الألم مع الدعاء (٢٢٠٢)

5 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب کوئی بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی کسی بیماری کے بارے میں عرض کرتا یا اسے کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی کے ساتھ ایسے دم کرتے (راوی حدیث سفیان بن عیینہ نے اپنی انگشت شہادت زمین پر رکھی پھر اسے اٹھایا اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے) اور یہ دعا پڑھی:

((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَ بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا)) [1]

''اللہ کے نام کی مدد سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ ہمارا مریض شفا پا جائے ہمارے رب کے حکم سے۔''

مریض کے لیے ضروری باتیں

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ: ((مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ؟)) قَالَتْ : الْحُمّٰى ، لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا ، فَقَالَ ((لَا تَسُبِّى الْحُمّٰى ، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)) [2]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُم سائب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا وجہ ہے تو سخت کانپ رہی ہے؟'' اس نے عرض کیا، بخار کی وجہ سے، اللہ اس میں برکت نہ فرمائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار کو برا بھلا مت کہو کیونکہ بخار لوگوں کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔''

فوائد:

1 بیماری، آزمائش کا آنا منجانب اللہ ہوتا ہے اس پر جزع فزع سے کام نہیں لینا چاہیے کیونکہ بیماری یا تو انسان کے گناہوں کو دھونے کے لیے آتی ہے یا پھر ایمان کے امتحان یا پھر

---

[1] مسلم، السلام، باب رقية المريض: ٢١٩٤؛ بخاری: ٥٧٤٥۔

[2] رواه مسلم، البر والصلة، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض او حزن أو نحو ذلك. ٢٥٧٥؛ ابن ماجه: ٢٩٣٨۔

رفع درجات کا سبب بن جاتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیمار کی عیادت کی (اور اسے بخار تھا) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:

((أَبْشِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ : هِيَ نَارِيْ أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

''خوش رہو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخار میری آگ ہے میں دنیا میں اپنے مومن بندے کو اس لیے مبتلا کرتا ہوں تا کہ قیامت کے دن یہ اس کے لیے جہنم کا عوض بن جائے۔''

❷ مریض صحت یابی حاصل کرنے کے لیے ایسے ذریعے استعمال نہ کرے جن سے اللہ رب العالمین نے منع فرمایا ہے مثلاً: حرام اشیاء کو بطور دوا استعمال نہ کرے۔ بطور دم شرکیہ کاموں اور کلمات سے بچے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ)) ❷

''جس نے (علاج یا بیماری سے تحفظ کی غرض سے کوئی منکایا) تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

❸ سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھ پر اپنے دم پیش کرو ایسا دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو۔'' ❸

❹ مریض شدت مرض کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ بِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ)) ❹

---

❶ ابن ماجه، الطب، باب الحمى: ٣٤٧٠؛ صحيح ابن ماجه: ٢٧٩٤؛ الصحيحة: ٥٥٦؛ احمد: ٢/ ٤٤٠؛ الحاكم: ١/ ٣٤٥۔ ❷ مسند احمد: ٤/ ١٥٦؛ الحاكم: ٤/ ٢١٩، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے، الصحيحة: ٤٩٢۔ ❸ مسلم، السلام، باب لا بأس بالرقى مالم يكن فيه شرك: ٢٢٠٠؛ ابو داؤد: ٣٨٨٦؛ ابن حبان: ٦٠٩٤۔

❹ بخاری، الدعوات، باب الدعاء بالموت والحياة: ٢٣٥١۔

”تم میں سے کوئی بھی کسی درپیش مصیبت وتکلیف کے سبب ہرگز موت کی تمنا نہ کرے۔“

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر ضرور ہی تمنا کرنا چاہتا ہے تو اس طرح کہہ لے، اے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہے اور اس وقت مجھے فوت کر دینا جب میرے لیے وفات بہتر ہوگی۔“ [1]

5 نبی کریم ﷺ نے موت کی تمنا سے ممانعت کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ)) [2]

”کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال میں اور اضافہ ہو جائے گا اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے کہ وہ توبہ ہی کرے۔“

صحت وتندرستی اللہ کی نعمت ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)) [3]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے متعلق اکثر لوگ نقصان میں ہیں ایک صحت اور دوسری فراغت۔“

فوائد:

1 صحت وتندرستی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے اس کی قدر اسے ہی ہوتی ہے جس سے صحت چھن گئی ہو اور وہ دائمی بیماری کے اندر ہو۔ اللہ کی یہ عظیم نعمت ہونے کے باوجود اکثر لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی

---

[1] بخاري، المرض، باب تمني المريض الموت: ٥٦٧٣۔

[2] بخاري، المرضى، باب تمني المريض الموت: ٥٦٧٣۔

[3] رواه البخاري، الرقاق، باب الصحة والفراغ ولا عيش إلا عيش الآخرة: ٦٤١٢۔

((يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّ النَّبِی ﷺ! أَكْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ بِالْعَافِيَةِ)) ❶

''اے عباس! اے نبی کے چچا! کثرت کے ساتھ عافیت وتندرستی کی دعا کیا کرو۔''

جامع ترمذی میں یہ روایت اس طرح ہے کہ ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسی بات بتلایئے جس کا میں اللہ سے سوال کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((سَلُوْ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ)) ''اللہ سے عافیت مانگو۔'' میں نے پھر کچھ دنوں بعد بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسی چیز سکھایئے جس کو میں اللہ سے مانگوں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ❷

''میرے پیارے چچا عباس رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت و صحت وتندرستی مانگو۔''

❷ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ

((خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَ مِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ)) ❸

''اپنی صحت سے بیماری کے لیے اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لیے (کچھ ضرور) حاصل کرلو۔''

❸ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ)) ❹

''جو شخص یہ خواہش کرے کہ سختیوں اور مصائب میں اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے، تو اسے چاہیے کہ خوشحالی کے دنوں میں کثرت سے دعا کرے۔''

❹ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ ابن حبان: ٩٥١؛ الترغيب والترهيب لمحی الدين ديب مستو: ٤٩٦٦؛ امام حاکم نے اس کو بخاری کی شرط پر صحیح کہا ہے: ١/ ٥٢٠۔ ❷ ترمذی، الدعوات، باب فی فضل سؤال العافية: ٢٥١٤۔

❸ بخاری، الرقاق، باب قول النبی كن فی الدنيا كأنك غريب: ٦٤١٦۔

❹ ترمذی، الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة: ٣٣٨١؛ الصحيحة: ٥٩٣۔

((سَلُوْا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ)) [1]

''اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر اور عافیت و تندرستی کا سوال کیا کرو کیونکہ کسی کو بھی یقین یعنی ایمان کے بعد عافیت و تندرستی سے بہتر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔''

5 طارق بن اشیم اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ مسلمان ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نماز سکھلاتے پھر اسے ان کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ: اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَ عَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) [2]

''اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت بخش اور مجھے رزق عطا فرما۔''

بیماری مومن کے حق میں بہتر ہے

عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی صُهَیْبِ بْنِ سِنَانٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ: اِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ)) [3]

سیدنا ابو یحییٰ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مومن کا معاملہ عجیب ہے اس کے ہر کام میں اس کے لیے بھلائی ہے اور یہ چیز مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں، اگر اسے خوش حالی نصیب ہو اس پر اللہ کا شکر کرتا ہے تو یہ شکر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے (یعنی اس میں اجر ہے) اور اگر اسے تکلیف، مصیبت (بیماری) پہنچے تو صبر کرتا ہے تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے (کہ صبر بھی خود نیک عمل اور باعث اجر ہے)۔''

[1] ترمذی، الدعوات، باب ما جاء فی دعاء النبی:۳۵۵۸؛ابن ماجہ:۳۸۴۹؛حسنہ الالبانی۔

[2] مسلم، الذکر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح:۲۶۹۷۔

[3] رواه مسلم، الزهد، باب المؤمن أمره كله خير:۲۹۹۹۔

فوائد:

1. آزمائش اللہ کی سنت ہے جو آدمی اللہ کی آزمائش پر پورا اترتا ہے یعنی مصائب میں صبر و تحمل سے کام لیتا ہے اور جزع فزع کو چھوڑ دیتا ہے اللہ اس سے راضی ہو جاتا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضٰى وَ مَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ)) [1]

"بلاشبہ بڑا اجر و ثواب اسی کو حاصل ہوتا جس پر آزمائش بڑی ہو اور اللہ عز و جل جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر جو شخص آزمائش پر راضی ہو جائے (یعنی اللہ کا حکم سمجھتے ہوئے اس پر صبر کا مظاہرہ کرے) تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے اور اگر جزع فزع کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو جاتا ہے۔"

2. سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِيْ الدُّنْيَا وَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافِيَهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [2]

"جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے (اس کے گناہوں کی سزا) دنیا میں ہی دے دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا اس سے دور رکھتا ہے کہ قیامت کے دن اسے اس کے گناہوں کا بدلہ دیا جائے گا۔"

3. بیماری انسان کے گناہوں کو دھو دیتی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهِ وَ مَالِهِ وَوَلَدِهِ

---

[1] ترمذی، الزھد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء: ٢٣٩٦؛ ابن ماجه: ٤٠٣١؛ احمد: ٥/ ٤٢٧؛ الصحیحة: ١٤٦؛ حسن عندالالبانی۔ [2] ترمذی، الزھد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء: ٢٣٩٦؛ حسن عندالالبانی ھدایة الرواۃ: ٢/ ١٦٨۔

حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ)) ❶

''مومن مرد اور مومنہ عورت کے جسم، اس کے مال اور اس کی اولاد پر مسلسل مصائب نازل ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب اس کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے تو وہ گناہوں سے بالکل پاک ہوتا ہے۔''

❹ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمُ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا اَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)) ❷

''جس مسلمان کو کوئی تھکاوٹ، درد، فکر، تکلیف اور پریشانی لاحق ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کانٹا بھی چبتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

بیماری اور مصائب پر صبر کرو

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ)) ❸

سیدنا ابوسعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو صبر کا دامن پکڑتا ہے، اللہ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور کوئی شخص ایسا عطیہ نہیں دیا گیا، جو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع تر ہو۔''

فوائد:

❶ اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر صبر کرنے کا حکم، صابر بندے

---

❶ ترمذی، الزھد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء: ۲۳۹۹؛ احمد: ۲/ ۲۸۷؛ الحاکم: ۱/ ۳۴۶؛ حسن عندالالبانی۔ ❷ بخاری، المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض و قول اللہ تعالی: ۵۶۴۱؛ مسلم: ۲۵۷۳۔ ❸ رواہ البخاری، الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ: ۱۴۶۹؛ مسلم، الزکاۃ، باب فضل التعفف والصبر: ۱۰۵۳۔

کی فضیلت اور اس کے لیے اجر وثواب اور مصائب میں صبر کرنے کی تلقین فرمائی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَرَابِطُوْا﴾ ❶

''اے ایمان والو! صبر کرو اور دشمن کے مقابلے میں ڈٹے رہو اور محاذ جنگ پر مورچے سنبھالے رہو۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ ❷

''اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے سے مدد طلب کرو، بلاشبہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ﴾ ❸

''ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے، کچھ خوف میں مبتلا کر کے، بھوک سے اور مالوں، جانوں اور پھلوں میں کمی کر کے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔''

❷ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

((إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ)) ❹

''جب میں اپنے کسی بندے کو اس کے دو محبوب اعضاء (یعنی آنکھوں) کے بارے میں آزماتا ہوں (یعنی نابینا کر دیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے بدلے میں میں اسے جنت دیتا ہوں۔''

❸ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور، انہوں نے کہا یہ سیاہ رنگ کی عورت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ہے اور اس نے

---

❶ ۳/ آل عمران: ۲۰۰۔ ❷ ۲/ البقرۃ: ۱۵۳۔
❸ ۲/ البقرۃ: ۱۵۵۔ ❹ بخاری، المرضی، باب فضل من ذهب بصره: ۵۶۵۳۔

کہا، اے اللہ کے رسول! مجھ پر مرگی کا حملہ ہوتا ہے اور میرے کپڑے جسم سے دور ہو جاتے ہیں۔ آپ میرے لیے دعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ)) [1]

''اگر تو چاہے تو (اس بیماری پر) صبر کر اور تیرے لیے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے تیری عافیت کی دعا مانگتا ہوں۔''

تو اس نے جواب میں کہا، میں صبر کرتی ہوں اس نے مزید کہا کہ میرے کپڑے اتر جاتے ہیں دعا کیجئے میرے کپڑے نہ اتریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

4. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ)) [2]

''نماز (چمک) روشنی ہے اور صدقہ (نجات کے لیے) دلیل ہے اور صبر روشنی ہے۔''

مسلمان کے جنازے میں شرکت کرو

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ : اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)) [3]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں جب تو اس سے ملے تو سلام کہہ، جب وہ تجھے بلائے تو اس کے پاس جا، جب تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر، جب اسے چھینک آئے اور وہ اللہ کی حمد کرے تو اسے ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہہ جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کر اور جب فوت ہو تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔''

---

[1] بخاری، المرضی، باب فضل من یصرع من الریح:٥٦٥٢؛مسلم:٢٥٧٦؛احمد:٣٢٤٠؛ والنسائی فی الکبری: ٤ / ٧٤٩٠۔ [2] مسلم، الطهارة، باب فضل الطهور:٢٢٣۔

[3] رواه مسلم، السلام، باب من حق المسلم للمسلم ردّ السلام:٥۔

فوائد:

1 حقوق مسلم میں سے ایک حق یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان رحلت کر جائے تو اس کے لیے دعا کے لیے نماز جنازہ میں شرکت ضروری جائے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ)) [1]

''بیمار کی عیادت کرو، جنازوں میں شرکت کرو، وہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گے۔''

2 ایک اور روایت میں آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ)) [2]

''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔''

3 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ ؟ قَالَ : مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ))

''جس شخص نے جنازے میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ فرمایا ''دو عظیم پہاڑوں کے برابر۔''

صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ

((الْقِيْرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ)) [3]

''قیراط احد کے برابر ہے۔''

4 نماز جنازہ میں جتنے زیادہ نمازی ہوں گے اتنا ہی میت کو زیادہ فائدہ ہوگا البتہ کم از کم

[1] بخاری فی الادب المفرد :ص/ ۷۵؛ابن ابی شیبۃ :٤/ ۷۳؛ حسن عندالالبانی ، أحکام الجنائز:ص/ ۸۷؛احمد ۳/ ۲۷۔

[2] بخاری ، النفقات ، باب قول النبی من ترک کلا أو ضیاعا فإلی:۵۳۷۱۔

[3] بخاری ، الجنائز ، باب من انتظر حتی تدفن:۱۳۲۵؛مسلم:۹٤۵؛احمد:۲/ ٤۰۱۔

چالیس افراد مومن موحد شرکت کر کے دعا کریں تو اللہ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَامِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلَى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ)) [1]

''جو مسلمان آدمی فوت ہو جائے تو چالیس (۴۰) ایسے موحد افراد جو شرک نہ کرتے ہوں اس کی نماز جنازہ میں شرکت کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور اس میت کے حق میں ان سب کی سفارش قبول کرے گا۔''

موت کو کثرت سے یاد کرو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ)) [2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لذتیں ختم کر دینے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو۔''

فوائد:

1. ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ [3]

''ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاؤ گے۔''

2. ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ﴾ [4]

---

[1] مسلم، الجنائز، باب من صلى عليه مائة شفعوا فيه: ۹٤۸؛ ابو داؤد: ۳۱۷۰؛ ابن ماجه: ۱٤۸۹؛ احمد: ۱/ ۲۷۷۔ [2] رواه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في ذكر الموت: ۲۳۰۷؛ والنسائي: ۱۸۲۳؛ صحيح ابن ماجه للالباني: ۳٤۳٤؛ احمد: ۷۹۳۰؛ ابن حبان: ۲۵۵۹۔

[3] ۳/ آل عمران: ۱۸۵۔ [4] ٤/ النساء: ۷۸۔

''تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آ پکڑے گی گو تم مضبوط قلعوں میں ہو۔''

مزید اس موضوع کو دیکھیں [1]

[3] موت ایک اٹل فیصلہ ہے جس کا جام ہر فرد و بشر نے ضرور پینا ہے کسی نے اوائل عمر میں تو کسی نے لڑکپن میں، کسی نے جوانی میں، تو کسی نے بڑھاپے میں الغرض ہر ایک نے ایک مقررہ وقت اور مقررہ جگہ پر ضرور زندگی کو خیر آباد کہنا ہے جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ملک الموت کو موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا جب وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے تھپڑ مار دیا (اور ان کی آنکھ پھوڑ دی) فرشتہ اپنے رب کے پاس واپس گیا اور عرض کیا آپ نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے جو موت نہیں چاہتا (جو مرنا نہیں چاہتا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس جاؤ اور اس سے کہو کہ اپنے ہاتھ بیل کی پشت پر رکھے پس اس کے لیے وہ ہے جو اس کے ہاتھ نے ڈھانپ لیا کہ ہر بال کے بدلے ایک سال عمر بڑھا دی جائے گی موسیٰ نے عرض کیا:

((أَيْ رَبِّ! ثُمَّ مَا ذَا ؟ قَالَ : ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ: فَالْآنَ)) [2]

''میرے رب کیا ہوگا ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر موت ہی ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر ابھی مجھے منظور ہے یعنی ابھی دے دو۔''

[4] سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک انصاری آدمی آیا اور اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام عرض کیا اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مؤمنوں میں سے کون افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔'' اس نے عرض کیا کون سا مومن سب سے زیادہ عقل مند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا أُولٰئِكَ الْأَكْيَاسُ)) [3]

''جو موت کو کثرت سے یاد کرے اور موت کے بعد آنے والے وقت کے لیے

---

[1] ٤١/ السجدہ : ١١؛٦٢/ الجمعه :٨؛٣٩/ الزمر : ٣٠؛٢١/ الانبیاء: ٣٥۔

[2] بخاری، احادیث الانبیاء، باب وفاة موسى وذكره بعد:٣٤٠٧؛مسلم:٢٣٧٢۔

[3] ابن ماجه، الزهد، باب ذِكر الموت والاستعداد له:٤٢٥٩؛صحيح ابن ماجه:٣٤٣٥۔

خوب اچھی طرح تیاری کرے وہ سب سے زیادہ عقل مند ہے۔''

5 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب سے گزرے جبکہ میں اور میری والدہ گھر کی کسی دیوار کو درست کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''اے عبداللہ! یہ کیا ہو رہا ہے؟'' میں نے عرض کیا گھر ٹھیک کر رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَالِكَ))

''موت اس (کے خراب ہونے سے بھی) پہلے آنے والی ہے۔''

دنیا تو اک سفر ہے ذرا خیال کر

دنیا کو بھول جا آخرت کو یاد رکھ

موت تحفۂ مومن

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ)) [1]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''موت مومن کے لیے تحفہ ہے۔''

فوائد:

1 موت ایک ایسی چیز ہے جس سے ہر انسان دور بھاگتا ہے لیکن اس کا بھاگنا ناکارہ جاتا ہے آخر کار موت اسے پکڑ ہی لیتی ہے۔ اگرچہ موت کی شدت اور سختی ناقابل برداشت ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴾ [2]

''موت کی سختی حق لے کر آن پہنچی یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا۔''

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ میری ہنسلی اور

---

1 رواہ الطبرانی کبیر کما فی مجمع الزوائد: ۲/ ۳۲۰؛ الترغیب والترهیب لمحی الدین دیب مستو: ۵۱۲۳، ۴/ ۲۲۹، حدیث حسن امام ہیثمی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

2 ۵۰/ ق: ۱۹۔

تھوڑی کے درمیان (سر رکھے ہوئے) تھے۔

((فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ)) ❶

''آپ ﷺ (کی موت کی سختی) دیکھنے کے بعد اب میں کسی کے لیے بھی موت کی شدت کو برا نہیں سمجھتی۔''

بعض لوگوں کا نظریہ ہوتا ہے کہ کسی کی اگر موت جلدی نہ نکلے یا موت کے وقت اسے شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑے یا اچانک کسی حادثے میں موت آجائے تو یہ موت بری موت ہوتی ہے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا بھی یہی نظریہ تھا لیکن نبی ﷺ کی موت کی سختی کے بعد میرا یہ اشکال دور ہو گیا۔

❷ اس سلسلہ کی ایک حدیث ابوداؤد شریف اور بیہقی میں موجود ہے۔

سیدنا عبیداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَوْتُ الْفَجْأَةِ أَخْذَةُ الْأَسَفِ))

''اچانک موت (اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی کی پکڑ ہوتی ہے۔''

بیہقی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے

((أَخْذَةُ الْأَسَفِ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ)) ❷

''اچانک موت، ناراضگی کی پکڑ، کافر کے لیے ہے اور مومن کے لیے رحمت ہے۔''

❸ موت اگرچہ ایک سختی کا نام ہے اور موت وہ جس سے انسان کے رشتے ناطے دنیا سے کٹ جاتے ہیں لیکن یہ موت مومن کے لیے باعث رحمت ہے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قریب سے ایک جنازہ گزرا آپ ﷺ نے فرمایا: ''آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام حاصل کیا گیا ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آرام پانے والا اور جس سے آرام حاصل کیا گیا ہے سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ بخاری، المغازی، باب مرض النبی و وفاته:٤٤٤٦۔

❷ ابوداود، الجنائز، باب موت الفجاءة :٣١١٠؛احمد:٣/ ٤٢٤؛بیهقی فی سنن الکبری: ٣/ ٣٧٨؛ حدیث صحیح هدایة الرواة:٢/ ١٨٤۔

((اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا وَ أَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَ الْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ)) [1]

''مومن آدمی دنیاوی تھکاوٹوں اور اذیتوں سے چھٹکارہ حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر و گنہگار آدمی سے لوگ، آبادیاں، درخت اور چارپائے آرام پاتے ہیں۔''

4 تو جب اس موت کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے تو مومن کو اس کی فکر اور تیاری کرنی چاہیے تاکہ کل شرمندگی سے سر جھکانا نہ پڑے۔

رہ کے دنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت
موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے
جو بشر آتا ہے دنیا میں یہ کہتی ہے قضاء
میں بھی پیچھے چلی ہوں ذرا دھیان رہے

موت کی تمنا مت کرو

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ)) [2]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت کی تمنا (آرزو) مت کرو کیونکہ جان کنی (جان نکلنے) کی تکلیف بڑی سخت ہے۔''

فوائد:

1 ہر انسان نے موت کا جام ضرور پینا ہے لیکن اس کا ایک وقت مقررہ ہے اگر کوئی انسان اس کو اس سے پہلے پینے کی کوشش کرے گا مثلاً: خودکشی کر کے یا موت کی تمنا کر کے تو وہ خلاف

---

[1] بخاری، الرقاق، باب سکرات الموت: ۲/ ٦٥؛ مسلم: ۹۵۰۔

[2] رواہ احمد: ۳/ ۳۲۲؛ مجمع الزوائد: ۱۰/ ۲۰۳؛ حدیث حسن، الترغیب والترھیب لمحی الدین دیب مستو: ٤۹۳۱۔

فطرت چلنا چاہتا ہے جس سے اللہ ناراض ہو جاتا ہے۔ سیدنا قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے گھر ان کی عیادت کے لیے گئے انہوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگوائے تھے پھر انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وفات پا چکے ہیں وہ یہاں سے اسی حال میں رخصت ہوئے کہ دنیا ان کا اجر وثواب کچھ کم نہ کرسکی اور ان کے عمل میں کوئی کمی نہیں آئی اور ہم نے اتنا مال پایا کہ جس کے خرچ کرنے کے لیے ہم نے مٹی کے سوا اور کوئی محل نہیں پایا (یعنی ہم عمارتیں تعمیر کرتے رہے)

((وَلَوْ لَاأَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ)) [1]

"اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔"

2. نبی کریم نے موت کی تمنا کی ممانعت کی حکمت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّسْتَعْتِبَ)) [2]

"تم میں سے کوئی شخص ہرگز موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال میں اور اضافہ ہو جائے گا اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے کہ وہ توبہ ہی کرے۔"

3. حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی بھی کسی درپیش مصیبت وتکلیف کے سبب ہرگز موت کی تمنا نہ کرے اور اگر ضروری ہی تمنا کرنا چاہتا ہو تو اس طرح کہہ سکتا ہے:

((اللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ)) [3]

"اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے

---

[1] بخاری، کتاب التمنی، باب مایکرہ من التمنی: ۷۲۳۴۔

[2] بخاری، المرضی، باب تمنی المریض الموت: ۵۶۷۳؛ مسلم: ۲۶۸۲۔

[3] بخاری، الدعوات، باب الدعاء بالموت والحیاۃ: ۶۳۵۱؛ مسلم: ۲۶۸۰۔

اور اس وقت مجھے موت دے دے جب میرے لیے مرنا بہتر ہوگا۔"

4 البتہ انسان شہادت کی موت کی تمنا کرسکتا ہے جیسا کہ خود پیغمبر اسلام جناب محمد ﷺ نے کی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُ أَنْ أُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْیَا ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْیَا ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْیَا ثُمَّ أُقْتَلَ)) [1]

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے پسند ہے کہ میں اللہ کے راستے میں قتل کر دیا جاؤں پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر میں قتل کر دیا جاؤں پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر میں قتل کیا جاؤں پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر میں قتل کیا جاؤں۔"

شہادت ہے مطلوب و مقصود مؤمن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

قبر کے لیے تیاری کرلو

عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ جَنَازَةٍ فَجَلَسَ عَلٰی شَفِیْرِ الْقَبْرِ فَبَكٰی حَتّٰی بَلَّ الثَّرٰی ثُمَّ قَالَ: ((یَا إِخْوَانِیْ! لِمِثْلِ هٰذَا فَأَعِدُّوْا)) [2]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے آپ ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور رونے لگے حتی کہ آنسوؤں سے مٹی تر ہوگئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اے میرے بھائیو! اس مقام کے لیے تیاری کرلو (یعنی قبر کے لیے)۔"

[1] بخاری، الجهاد، باب تمنی الشهادة:٢٧٩٧؛مسلم:١٨٧٦؛ابن ماجه:٢٧٥٣؛ ابن حبان: ٤٦١٠۔

[2] رواه ابن ماجه، الزهد، باب الحزن والبكاء:٤١٩٥؛صحیح ابن ماجه: ٣٣٨٣۔

فوائد:

❶ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں قبر کے فتنے کا ذکر کیا کہ جس میں انسان مبتلا ہوتا ہے۔

((فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً)) ❶

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر کیا (یعنی قبر کی سختی اور عذاب کا) تو مسلمانوں کی چیخیں نکل گئیں۔''

❷ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اکثر لوگوں کو کھڑا کر کے راستے، چوراہوں پر یہ کہا کرتے تھے۔

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ لَكُمْ نَاصِحٌ إِنِّيْ عَلَيْكُمْ شَفِيْقٌ صَلُّوْا فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ لِوَحْشَةِ الْقُبُوْرِ)) ❷

''اے لوگو! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں، میں تم پر شفقت کرنے والا ہوں تم قبر کی وحشت سے بچنے کے لیے رات کی تاریکی میں اٹھ کر نماز (تہجد) پڑھا کرو۔''

❸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْلَا أَنْ تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) ❸

''اگر مجھے یہ ڈر ہوتا کہ تم مردے دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر (کی چیخ و پکار اور وحشت ناک آوازیں) سنائے۔''

❹ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے داڑھی تر کر لیتے۔ ان سے کہا گیا کہ جنت اور جہنم کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں روتے مگر قبر (کے ڈر) سے رو رہے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

((إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلَ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَ إِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ))

''بلاشبہ قبر آخرت کی گھاٹیوں میں سے پہلی گھاٹی ہے اگر کوئی شخص اس میں سے

❶ بخاري، الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر (١٣٧٣)

❷ الحلية لأبي نعيم (١/ ١٦٥)

❸ مسلم (٢٨٦٨) واحمد (١٢٧٩١)

کامیاب ہوگیا تو اس کے بعد والی گھاٹی اس سے زیادہ آسان ہوگی اور اگر اس سے ناکام ہوگیا تو اس سے بعد والی گھاٹی اس سے زیادہ سخت ہوگی۔"

مزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا والْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ)) ❶

"میں نے قبر سے زیادہ کبھی کوئی وحشت ناک منظر نہیں دیکھا۔"

❺ عذاب قبر کا فتنہ بہت سخت ہے ہمیشہ انسان کو اس سے پناہ مانگنی چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ صَلّٰى صَلَاةً اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) ❷

"پھر میں نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کوئی نماز پڑھی ہو اور اس میں عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو۔"

فتنہ قبر سے محفوظ کون......؟

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ اِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنْمٰى لَهُ عَمَلُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) ❸

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر فوت ہونے والے کے عمل کا ثواب ختم کر دیا جاتا ہے سوائے اس کے جو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو اس کے عمل کا اجر اسے تا قیامت ملتا رہتا ہے اور وہ فتنہ قبر سے بھی محفوظ رہتا ہے۔"

---

❶ ترمذی، الزهد، باب ما جاء فی ذكر الموت: ٢٣٠٨؛ التاريخ الكبير للبخاری: ٨/ ٢٢٩؛ ابن ماجه ٤٢٦٧؛ حديث حسن عند الحاكم رحمہ اللہ والذهبی۔

❷ بخاری، الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر۔

❸ رواه الترمذی، فضائل الجهاد، باب ما جاء فی فضل من مات مرابطا: ١٦٢١۔ والصحيحة: ١١٤٠۔

فوائد:

❶ قبر ایک اندھیری کوٹھڑی ہے جس میں روشنی صرف انسان کے اعمال صالحہ سے ہی ہوتی ہے گویا فتنہ عذاب قبر سے محفوظ مومن ہی رہ سکتا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَ يَقُوْلُ: دَعُوْنِي أُصَلِّيْ)) [1]

''جب (نیک آدمی کی) میت کو قبر میں اتارا جاتا ہے تو اسے سورج یوں دکھایا جاتا ہے جیسے غروب ہونے والا ہو وہ اپنی آنکھوں کو ملتا ہوا بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔'' (یہی مومن کامیاب ہے اور قبر کے فتنے سے محفوظ ہے)

❷ قبر میں جنتی بندے کو اس کی جنت روزانہ دکھائی جاتی ہے اور اسی طرح جہنمی کو بھی روزانہ اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اٹھائیں گے قبر کے عذاب کا فتنہ بہت سخت ہے اس سے بچاؤ کے لیے نبی کریم ﷺ ہر روز ہر نماز میں اس سے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ......)) [2]

''اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں......۔''

❸ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) [3]

''جو کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو تو اللہ تعالیٰ اسے فتنہ قبر سے بچالیں گے۔''

❹ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

[1] ابن ماجه، الزهد، باب ذكر القبر والبلى:٤٢٧٢؛ابن حبان :٧٧٩؛ صحيح ابن ماجه: ٣٤٤٧۔ [2] بخاری، الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر:١٣٧٢، ١٣٧٩؛مسلم:٢٧٦٦۔

[3] ترمذی، الجنائز، ما جاء فيمن يموت يوم الجمعة:١٠٧٤، حديث حسن۔

((سُوْرَةُ تَبَارَكَ الَّذِیْ هِیَ الْمَانِعَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) ❶
''سورۃ ﴿تبارك الذی﴾ یعنی سورۃ الملک عذاب قبر سے روکنے والی ہے۔''

❺ اللہ کے راستے میں شہید ہونے والا بھی عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ نبی کریم ﷺ سے ایک صحابی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ!

((مَابَالُ الْمُؤْمِنِیْنَ یُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ اِلَّا الشَّهِیْدَ قَالَ: كَفٰی بِبَارِقَةِ السُّیُوْفِ عَلٰی رَأْسِهٖ فِتْنَةً)) ❷

''تمام مسلمانوں کو قبر میں آزمایا جاتا ہے لیکن شہید کو کیوں نہیں آزمایا جاتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے (راہ جہاد میں) سر پر چمکتی ہوئی تلواروں کی آزمائش ہی کافی ہے۔''

❻ جسے پیٹ کی بیماری قتل کر دے اسے بھی قبر کے عذاب سے حفاظت ملے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ یَقْتُلْهُ بَطْنُهٗ لَمْ یُعَذَّبْ فِیْ قَبْرِهٖ)) ❸

''جسے پیٹ کی (تکلیف) قتل کر دے اسے عذاب قبر نہیں ہوگا۔''

قبر کیسی ہو......؟

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِحْفِرُوْا وَ أَعْمِقُوْا وَ أَحْسِنُوْا)) ❹

سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گڑھا کھودو گہرا کرو اور اچھی قبر بناؤ۔''

فوائد:

❶ قبر دو طرح کی ہوتی ہے:

---

❶ السلسلة الصحيحة:١١٤٠۔ ❷ صحيح نسائى، الجنائز، باب الشهيد:١٩٤٠۔
❸ صحيح نسائى، الجنائز، باب من قتله بطنه:١٩٣٩؛ترمذى:١٠٦٤؛احمد:١٨٣١٠۔
❹ رواه ابوداؤد، الجنائز، باب فى تعميق القبر:٥ / ٣٢؛ترمذى:١٧١٣۔

① لحد ''بغلی قبر'' یعنی قبر کے قبلہ رخ گھڑے کو لحد کہتے ہیں جہاں سے میت کو قبر میں اتارا جاتا ہے۔

② ضرتح ''سیدھی قبر'' یعنی اگر سیدھی کھودی گئی ہو تو اسے ضرتح کہتے ہیں۔

یہ دونوں طرح کی قبریں علاقہ کی زمین کے اعتبار سے بنائی جاسکتیں ہیں۔ البتہ لحد قبر افضل ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی قبر بھی لحد کھودی گئی تھی جیسا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں یہ وصیت کی کہ

((أَلْحِدُوْا لِی لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبَنَ نَصَبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)) [1]

''میرے لیے بغلی قبر بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں چننا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا گیا۔''

[2] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((وَرُفِعَ قَبْرُهُ عَنِ الْأَرْضِ قَدْرَ شِبْرٍ)) [2]

''آپ ﷺ کی قبر زمین سے ایک بالشت برابر اونچی بنائی گئی۔''

[3] ابوالہیاج اسدی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ میں تمہیں ایسے کام پر نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا کہ

((أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ)) [3]

''تم ہر ذی روح کی تصویر کو مٹادو اور ہر (شرعی مقدار سے) بلند قبر کو برابر کردو۔''

[4] حضرت سفیان تمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ

((أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ مُسَنَّمًا)) [4]

''انہوں نے نبی کریم ﷺ کی قبر کو ہان نما بنی ہوئی دیکھی۔''

---

[1] مسلم، الجنائز، باب فی اللحد ونصب اللبن علی المیت: ۹۶۶؛ ابن ماجہ: ۱۵۵۶۔

[2] بیہقی: ۳/ ۴۱۰؛ حدیث حسن، احکام الجنائز للالبانی: ص/ ۱۹۵۔

[3] مسلم، الجنائز، باب الأمر بتسویة القبر: ۹۶۹؛ ابوداؤد: ۳۲۱۸؛ ترمذی: ۱۰۴۹۔

[4] بخاری، الجنائز، باب ما جاء فی قبر النبی وابی بکر و عمر: ۱۳۹۰۔

5 قبر میں مٹی ڈالتے وقت ہر حاضر شخص کا تین لپ مٹی ڈالنا مستحب ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا)) 1

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز جنازہ پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میت کی قبر کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر کی جانب سے تین لپ مٹی ڈالی۔''

6 قبر کو بنانے کے بعد اس پر عموماً پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے یہ درست نہیں ہے ہمارے علم کے مطابق کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں البتہ اس سلسلے میں جتنی بھی روایات پیش کی جاتی ہیں مثلاً بیہقی (۳/۴۱۱) کی روایات وغیرہ وہ سب ضعیف ہیں اور ناقابل حجت ہیں (واللہ اعلم)

7 قبر پر ٹہنی لگانا یا درخت لگانا یہ درست نہیں البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی قبر پر جو لگائی تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے۔ 2

قبروں کی زیارت

عَنْ بَرِيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ)) 3

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا، پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے لہٰذا تم بھی قبروں کی زیارت کرو یقیناً یہ آخرت یاد دلاتی ہیں۔''

1 ابن ماجه، الجنائز، باب ما جاء فی حثو التراب فی القبر: ۱۵٦۵؛ صحیح ابن ماجه: ۱۲۷۱۔ 2 فقه السنة: ۱/ ۲۹۲۔

3 رواه مسلم، الجنائز، باب استئذان النبی ربه عزوجل فی زیارة قبر أمه: ۹۷۷؛ ترمذی: ۱۰۵٤۔

فوائد:

❶ زیارت قبور کے لیے سفر کر کے جانا تو منع ہے یعنی عورت ہو خواہ مرد، رخت سفر باندھ کر صرف تین جگہوں کی طرف ہی جا سکتا ہے اور وہ ہیں (۱) مسجد حرام (۲) مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) (۳) مسجد نبوی، البتہ اپنے علاقہ کے قبرستان کی زیارت کے لیے جایا جا سکتا ہے جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّیْ نَهَیْتُكُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ فِیْهَا عِبْرَةً)) ❶

''میں نے تمہیں زیارت قبور سے روکا تھا پس تم قبروں کی زیارت کرو کیونکہ ان میں عبرت ہے۔''

❷ قبرستان میں جانے کا مقصد صرف اور صرف عبرت اور آخرت کی یاد ہونی چاہیے نہ کہ ان کے سامنے کوئی فریاد رسی کرنے کی غرض ہو ایسی صورت میں انسان شرک کا مرتکب ہوتا ہے جو نا قابل معافی جرم ہے جیسا کہ زیارت قبور کے مقاصد میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بیان کیے اور فرمایا:

((فَإِنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ وَ تُدْمِعُ الْعَیْنَ وَ تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ)) ❷

''کیونکہ زیارت قبور سے انسان کے دل میں نرمی، رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے ہیں اور آخرت کی یاد آ جاتی ہے۔''

❸ قبرستان جا کر قبر والوں کے لیے دعا کی جائے اور کوئی لغو اور فضول گفتگو نہ کی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَمَنْ أَرَادَ أَنْ یَّزُوْرَ فَلْیَزُرْ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا)) ❸

''جو شخص (قبروں کی) زیارت کا ارادہ رکھتا ہے اسے زیارت کرنی چاہیے لیکن (وہاں) تم کوئی لغو، باطل کلام نہ کرو۔''

❹ دوران زیارت اہل قبور کے لیے دعا کی جائے اور قبلہ رخ ہونا مستحب ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (قبر کے قریب) قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے اور ہم بھی

---

❶ احمد:۳/ ۳۸؛الحاکم:۱/ ۳۷٤؛ حدیث صحیح۔ ❷ مستدرك حاکم۔

❸ نسائی، الجنائز، باب زیارة القبور:۲۰۳۵؛صحیح نسائی للالبانی:۱۹۲۲۔

آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گئے نیز دعا ضرور کریں۔ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَدْعُولَهُمْ فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنْ ذَالِكَ ؟ فَقَالَ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَدْعُوَلَهُمْ)) ❷

''نبی ﷺ بقیع کے قبرستان کی طرف تشریف لے جاتے اور ان کے لیے دعا کرتے پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے لیے دعا کروں۔''

نبی کریم ﷺ جب قبرستان جاتے تو یہ دعا کرتے تھے۔

((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ)) ❸

❺ عورتیں بھی زیارت قبور کے لیے جا سکتی ہیں اور مقصد تذکیر آخرت ہونا چاہیے اور یہ رخصت کبھی کبھار جانے میں ہے جیسا کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں واضح ہے البتہ کثرت کے ساتھ قبرستان جانے والی عورتوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ ❹

قبروں پر حرام کام

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ ((نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ)) ❺

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''نبی کریم ﷺ نے قبر کو پختہ کرنے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔''

❶ صحیح ابی داؤد فی الجنائز: ۲۷۵۱۔

❷ احکام الجنائز وبدعها، ص: ۲۳۹؛ احمد: ۶/ ۲۵۶؛ حدیث صحیح۔

❸ صحیح مسلم فی الجنائز: ۹۷۵؛ ابن ماجه: ۱۵٤۷۔

❹ صحیح ابن ماجه: ۱۲۸۱؛ فی الجنائز واحمد: ۲/ ۳۳۷۔

❺ رواه مسلم، الجنائز، باب النهی عن تجصیص القبر والبناء علیه: ۹۷۰؛ ابو داؤد: ۳۲۲۵۔

فوائد:

❶ قبر کو چونا گچ کرنا یعنی پختہ کرنا (پکا بنانا) ممنوع ہے یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ کتاب الآثار میں موجود ہے البتہ افسوس کہ طرح طرح کے بہانے کر کے ہم اس کو جائز قرار دے لیتے ہیں جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔

❷ قبروں پر بیٹھنا یعنی مجاور بن کر قبرستان میں بیٹھنا بھی منع ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ)) [1]

''قبروں پر مت بیٹھو۔''

اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں ((أَنْ تُوْطَأَ)) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو روندنے سے منع فرمایا ہے۔'' [2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَأَنْ يَّجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتَحْرُقُ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَّجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ)) [3]

''تم میں سے کوئی شخص انگارے پر بیٹھے اور وہ اس کے کپڑوں کو جلا کر جلد تک پہنچ جائے یہ اس کے لیے قبر پر بیٹھنے سے زیادہ بہتر ہے۔''

❸ قبر کو میلہ گاہ، عرس کے لیے خاص کرنا اور اس پر عمارتیں اور مزار قبے بنانا ممنوع ہے۔

جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا)) [4]

''میری قبر کو عید (میلہ گاہ) مت بنانا۔''

❹ قبرستان میں نماز پڑھنا ممنوع ہے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

---

[1] مسلم:۳/ ۲۶؛فی الجنائز۔

[2] ترمذی، الجنائز:۱۰۵۲؛مسلم:۹۷۰۔

[3] مسلم، الجنائز، باب النهی عن الجلوس علی القبر والصلوة علیه:۹۷۱؛ابوداؤد ۳۲۲۸۔

[4] ابوداؤد، المناسك، باب زیارة القبور:۲۰۴۲؛حدیث حسن، احکام الجنائز ص/ ۲۸۰۔

((أَنَّ النَّبِیَّ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ بَیْنَ الْقُبُوْرِ)) [1]

''نبی اکرم ﷺ نے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدًا)) [2]

[2] بخاری، الصلاۃ، باب الصلاۃ فی البیعۃ (۴۳۷)

''اللہ تعالیٰ یہودیوں سے قتال کرے انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا۔''

5 کسی کی قبر میں یا قبرستان میں جانور کو لے جا کر نذر و نیاز کے لیے ذبح کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عَقْرَ فِیْ الْاِسْلَامِ))

''اسلام میں عقر (قبر پر ذبح) نہیں ہے۔''

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں کہ

((کَانُوْا یَعْقِرُوْنَ عِنْدَالْقَبْرِ بَقَرَةً أَوْ شَاةً)) [2]

''(جاہلیت میں) لوگ قبر کے پاس گائے یا بکری ذبح کرتے تھے (اسے عقر کہتے ہیں)

6 قبرستان میں قرآن مجید کی یا قبر پر تلاوت کرنا، کروانا اور سورت یٰسین کی تلاوت کروانا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے ایسا کوئی ثبوت ملتا ہے بلکہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بدعت قرار دیا ہے۔ [3]

میت کو غسل دینے کا زیادہ مستحق

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((لِیَلِهِ أَقْرَبُکُمْ اِنْ کَانَ یَعْلَمُ فَإِنْ کَانَ لَا یَعْلَمُ فَمَنْ تَرَوْنَ عِنْدَهُ حَظًّا مِنْ وَرَعٍ وَأَمَانَةٍ)) [4]

---

[1] مسند البزار:۴۴۱، ۴۴۲۔ [2] ابوداؤد، الجنائز:۳۲۲۲؛صحیح ابی داؤد:۲۷۵۹۔

[3] احکام الجنائز و بدعھا:ص/ ۳۲۵۔ [4] رواہ احمد:۶ / ۱۱۹؛البیہقی:۳/ ۳۹۶۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میت کو غسل دینے کا سب سے زیادہ مستحق اس کا سب سے زیادہ قریبی ہے بشرطیکہ اسے (اس کے صحیح طریقہ کار کا) علم ہو لیکن اگر علم نہ ہو تو پھر جسے تم سمجھو کہ اس کے پاس تقویٰ وامانت کا کچھ حصہ موجود ہے (وہ غسل دے)۔''

فوائد:

1. زندہ افراد پر مسلمان میت کو غسل دینا واجب ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو حالت احرام میں سواری سے گر کر جاں بحق ہو گیا تھا۔

((اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ......)) [1]

''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔''

غسل وضو کے اعضاء سے شروع کیا جائے اور مکمل وضو کے بعد دائیں جانب سے شروع کر کے غسل دیا جائے اور آخر میں کافور وغیرہ پانی میں ملا کر اوپر بہا دیا جائے یا کافور کو بطور خوشبو لگا دیا جائے البتہ تین یا پانچ یا جتنی ضرورت ہو غسل دیا جائے لیکن اتنا یاد رہے طاق عدد غسل دیتے وقت ملحوظ خاطر رکھیں۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور فرمایا:

((إِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ)) [2]

''اسے تین یا پانچ مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو۔''

2. غسل دینے کا حق قریبی لوگوں کا ہے مثلاً شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو یا دوسرے قریبی عزیز واقارب یا اہل علم لوگ جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

((أَحَقُّ النَّاسِ بِغُسْلِ الْمَرْأَةِ والصَّلَاةِ عَلَيْهَا زَوْجُهَا)) [3]

''عورت کو غسل دینے اور اس کی نماز جنازہ پڑھنے کا لوگوں میں سب سے زیادہ

---

[1] بخاری، الحج، باب المحرم یموت بعرفة:١٨٤٩؛مسلم:١٢٠٦؛ابو داؤد:٣٢٣٨۔

[2] بخاری، الجنائز، باب غسل المیت و وضوءه بالماء والسدر:١٢٥٣؛مسلم:٩٣٩؛ ابو داؤد:٣١٤٢؛الترمذی:٩٩٠۔ [3] عبدالرزاق:٦١٢٤۔

مستحق اس کا شوہر ہے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

((اَوْ مُتِّ قَبْلِی لَغَسَلْتُكِ)) [1]

"اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوگئی تو میں تمہیں غسل دوں گا۔"

حضرت اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

((أَنَّ فَاطِمَةَ أَوْ صَتْ أَنْ يُّغَسِّلَهَا عَلِيٌّ)) [2]

"فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی کہ انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ غسل دیں۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر مجھے اپنے اس معاملے کا پہلے علم ہو جاتا کہ جس کا مجھے تاخیر سے علم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہی غسل دیتیں۔" [3]

3. شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَغْسِلُوْهُمْ فَإِنَّ كُلَّ جُرْحٍ يَفُوْحُ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [4]

"انہیں غسل نہ دو کیونکہ روز قیامت (ان کا) ہر زخم خوشبو پھینک رہا ہوگا۔"

4. میت کو غسل دینے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ غسل کرے البتہ اگر نہیں کرتا تو اس پر کوئی گناہ نہیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ)) [5]

"جو شخص میت کو غسل دے اسے غسل کرنا چاہیے اور جو اسے اٹھائے وہ وضو کرے۔"

نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے عمل کو بیان کرتے ہیں کہ

---

[1] صحیح ابن ماجه فی الجنائز:١١٩٧؛ احمد:٦/ ٢٢٨۔

[2] دار قطنی:٢/ ٧٩؛ شیخ محمد صبحی حلاق نے اسے حسن کہا ہے التعلیق علی سبل السلام:٣/ ٣٣٥۔

[3] صحیح ابن ماجه فی الجنائز:١١٩٦؛ ابو داؤد:٣١٤١۔

[4] احمد:٣/ ٢٩٦؛ احکام الجنائز۔

[5] ترمذی، الجنائز:٩٩٣؛ صحیح فی ارواء الغلیل:١/ ١٧٣۔

((كُنَّا نَغْسِلُ الْمَيِّتَ مِنَّا مَنْ يَّغْتَسِلُ وَمِنَّا مَنْ لَا يَغْتَسِلُ)) [1]

''ہم میت کو غسل دیتے تھے تو ہم میں سے کچھ غسل کر لیتے تھے اور کچھ غسل نہ کرتے تھے۔''

نیز اٹھانے والے کے لیے وضو ہے، سے مراد چارپائی اٹھانے والا نہیں بلکہ جو بدن کو اٹھائے اس کے لیے ضروری ہے۔

حسب توفیق عمدہ کفن پہناؤ

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا وَلِیَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ)) [2]

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا والی ہو تو اسے اچھا کفن پہنائے۔''

فوائد:

1. حسب توفیق میت کو عمدہ کفن دینا چاہیے نیز عمدہ کفن سے مراد کفن کا کپڑا صاف ستھرا، عمدہ وسیع اور اس قدر ہو کہ میت کے جسم کو اچھی طرح ڈھانپ سکے اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ کفن کا کپڑا بہت زیادہ قیمتی ہو یعنی کفن دینے میں اسراف وتبذیر سے بچا جائے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا: ''اور اپنے ساتھیوں میں ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو فوت ہوا تو اسے کسی حقیر کپڑے میں (جس میں اس کا مکمل جسم بھی چھپا ہوا نہ تھا) کفن دیا گیا اور اسے رات کو ہی قبر میں اتار دیا گیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو رات کے وقت قبر میں اتارنے سے جھڑکا حتی کہ اس پر نماز پڑھ لی جائے اِلا کہ کوئی انسان اس (یعنی رات کو دفن کرنے) کی طرف مجبور ہو جائے مزید آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] دار قطنی:۲/ ۷۲؛صحیح تمام المنة، ص:۱۲۱، ص:۷۳۔

[2] ابن ماجه، الجنائز، باب ما جاء فیما یستحب من الکفن:۱٤۷٤؛صحیح ابن ماجه: ۱۲۰۲؛صحیح الجامع الصغیر:۸٤٤؛الترمذی:۹۹۵۔

نے فرمایا:

((إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ)) ❶

''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے اچھا کفن دینا چاہیے۔''

❷ سفید رنگ کے کپڑے میں کفن دینا مستحب ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ)) ❷

''سفید لباس زیب تن کیا کرو یہ تمہارے ملبوسات میں سب سے بہترین اور عمدہ لباس ہے اور اپنے مرنے والوں کو بھی اس میں کفن دیا کرو۔''

❸ کفن کے لیے تین کپڑوں کا ہونا مستحب ہے ورنہ اتنا ہی کفن کافی ہے جو میت کو ڈھانپ لے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

((كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيْضٍ سُحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ)) ❸

''رسول اللہ ﷺ کو سحولیہ کے ساختہ سوتی، سفید رنگ کے تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں قمیض اور پگڑی نہیں تھی۔''

❹ میت کے جسم اور کفن کو خوشبو لگانا مستحب عمل ہے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَجْمَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَأَجْمِرُوْهُ ثَلَاثًا)) ❹

''جب تم میت کو دھونی دو (یعنی خوشبو لگاؤ) تو تین مرتبہ لگاؤ۔''

❺ محرم کو اس کے احرام میں ہی کفن دیا جائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ مسلم، الجنائز، باب في تحسين كفن الميت: ٩٤٣؛ ابوداود: ٣١٤٨؛ احمد: ٣/ ٢٩٥۔

❷ ابوداؤد، الطب، باب في الأمر بالكحل: ٣٨٧٨؛ صحيح ابي داؤد: ٣٢٨٤؛ ترمذي: ٩٩٤۔

❸ بخاري، الجنائز، باب الثياب البيض للكفن: ١٢٦٤؛ مسلم: ٩٤١؛ ابوداؤد: ٣١٥١۔

❹ احمد: ٣/ ٤٣١؛ الحاكم: ١/ ٣٥٥؛ امام نووی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے المجموع: ٥/ ١٥٥۔

((إِغْسِلُوْا الْمُحْرِمَ فِي ثَوْبَيْهِ الَّذَيْنِ أَحْرَمَ فِيهِمَا وَاغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّه يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحْرِمًا)) [1]

"محرم کو اس کے ان دو کپڑوں میں پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو جن میں اس نے احرام باندھا ہوا تھا اور اسے اس کے احرام کے دو کپڑوں میں ہی کفن دو اسے خوشبو مت لگاؤ اور اس کا سر بھی نہ ڈھانپو کیونکہ اسے روزِ قیامت احرام کی حالت میں ہی اٹھایا جائے گا۔"

6 کفن پر کلمہ شہادت لکھنا یا کسی پیغمبر کا نام لکھنا یا کسی پیر فقیر کا لباس بطور کفن پہنانا، ہرگز فائدہ نہیں دے سکتا ہے جیسا کہ عبداللہ بن ابی منافق کے بیٹے نے رسول اللہ ﷺ کی قمیص اپنے باپ کو بطور کفن پہنائی اور استغفار کی دعا کروائی لیکن اللہ تعالیٰ نے رد کر دی اور اس سے منع فرمادیا۔ [2]

تعزیت کیسے کی جائے......؟

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَزَّى أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِيْ مُصِيْبَةٍ كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةً خَضْرَاءَ يُحْبَرُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُحْبَرُ؟ قَالَ: يُغْبَطُ)) [3]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے اپنے کسی مومن بھائی کو مصیبت میں تسلی دی تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا سبز لباس پہنائیں گے جس کے ذریعے روزِ قیامت اس پر رشک کیا جائے گا۔"

فوائد:

1 مسلمان کو اس کی مصیبت کے وقت تسلی دینے کا نام تعزیت ہے سنت نبوی ﷺ سے

---

[1] نسائی، الجنائز، باب کیف یکفن المحرم اذا مات:۱۹۰۵؛صحیح نسائی:۱۷۹۶۔

[2] بخاری، اللباس، باب لبس القمیص:۵۷۹۶؛ مسلم:۲۴۰۰؛ترمذی:۳۰۹۸۔

[3] رواہ الکامل لابن عدی:٤/ ۱۵۷۲؛احکام الجنائز، ص:۲۰٦؛ حسن عندالالبانی لشواھدہ إرواء الغلیل:۷٦٤۔

معلوم ہوتا ہے کہ تعزیت کا طریقہ یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے صدمہ، مصیبت یا کسی اپنے یا غیر کی موت کی خبر ملتی تو اس کے پاس جا کر اسے تسلی دیتے، صبر کی تلقین کرتے اور ثواب کی امید دلاتے اور ان کے حق میں دعا کرتے جیسا کہ حضرت قرہ مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ایک ساتھی کا بچہ فوت ہو گیا "فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ" تو آپ ﷺ نے اس کی تعزیت کی۔"

پھر فرمایا: "اے فلاں! تمہیں کون سی چیز زیادہ پسند ہے کہ تم اس بچے کے ذریعے اپنی زندگی کو فائدہ پہنچاؤ یا کل جب جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے کے پاس آؤ گے تو اسے وہاں پہلے سے موجود پاؤ گے اور وہ تمہارے لیے اسے (یعنی جنت کا دروازہ) کھولے گا۔" [1]

2 ایسے ہی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ کی شہادت کی خبر سننے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھے اٹھایا۔

ثُمَّ مَسَحَ عَلَى رَأْسِيْ ثَلَاثًا وَقَالَ كُلَّمَا مَسَحَ : ((اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِيْ وَلَدِهِ)) [2]

"پھر آپ ﷺ نے میرے سر پر تین مرتبہ ہاتھ پھیرا اور ہر مرتبہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا: اے اللہ! جعفر کی اولاد میں اس کا جانشین بنا۔"

3 تعزیت کرتے وقت واویلا نہ کیا جائے اور نہ ہی چیخنا، چلانا اور کپڑے پھاڑنا، خود رونا، اہل میت کو رولانا سب ناجائز ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)) [3]

"جس نے (کسی کی موت پر) رخساروں کو پیٹا، گریبان کو پھاڑا اور جاہلیت کی باتیں بکیں وہ ہم میں سے نہیں۔"

تاہم اگر بغیر آواز کے غم کی وجہ سے آنسو بہہ جائیں یا انسان رو لے تو اس میں کوئی حرج

---

[1] نسائی، الجنائز، باب التعزية:۲۰۹۰؛صحیح نسائی:۱۹۷٤؛حاکم:۱/ ۳۸٤؛احمد ٥/ ٣٥۔

[2] احمد:۱۷٦۰؛الحاکم:۱/ ۳۷۲؛صحیح حسن عندالالبانی رحمہ اللہ احکام الجنائز، ص:۲۱۲۔

[3] بخاری، الجنائز، باب لیس منامن شق الجیوب:۱۲۹٤[ومسلم:۱۰۳-

نہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر آنسو نکل گئے تھے۔

4 ویسے تو تعزیت کے لیے کوئی بھی تسلی دینے والے کلمات بولے جاسکتے ہیں۔لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عموماً تعزیت کے وقت یہ کلمات کہا کرتے تھے:

((اِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) [1]

''یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور جو اس نے دیا تھا اور ہر چیز اسکی بارگاہ سے وقت مقررہ پر ہی واقع ہوتی ہے لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔''

5 تعزیت کے لیے آنے والوں کا گھر کے باہر بیٹھنا اور ہر آنے والے کا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا گویا تعزیت کا مروجہ طریقہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو اس طرح میت کے گھر اکٹھا ہو کر کھانا پینا اور کئی دنوں تک جمع رہنے کو نوحہ شمار کرتے ہیں جو حرام ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((كُنَّا نَعُدُّ الاِجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَ صُنْعَةِ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهِ مِنَ النِّيَاحَةِ)) [2]

''ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے اور تدفین کے بعد کھانا تیار کرنے کو نوحہ شمار کرتے تھے۔''

ہر ایک کے بارے میں حسن ظن رکھو

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ)) [3]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا گمان اچھی عبادت میں سے ہے۔''

[1] بخاری، الجنائز، باب قول النبی یعذب المیت لبعض بکاء اهله علیه:١٢٨٤؛مسلم: ٩٢٣۔

[2] ابن ماجه، الجنائز، باب ماجاء فی النهی عن الاجتماع إلی اهل المیت:١٦١٢؛احمد: ٢/ ٢٠٤؛حدیث صحیح احکام الجنائز:ص/ ٢١٠۔

[3] رواه ابوداؤد، الادب، باب فی حسن الظن:٤٩٩٣؛مسند احمد:٢/ ٤٠٧۔

فوائد:

❶ ظن دو طرح کا ہوتا ہے ایک ظن غالب جو کسی دلیل یا مضبوط علامت کے ساتھ قوی ہو جائے اس پر عمل کرنا درست ہے۔

❷ دوسرا ظن وہ ہے جو دل میں آ جاتا ہے مگر اس کی کوئی دلیل نہیں ہوتی دلیل نہ ہونے کی وجہ سے دل میں اس کے ہونے یا نہ ہونے کی بات برابر ہوتی ہے اسے شک بھی کہتے ہیں ایسے گمان سے اجتناب ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ ❶

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! بہت گمان سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہیں اور نہ جاسوسی کرو اور نہ تم میں سے بعض دوسرے کی غیبت کرے۔''

❸ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ)) ❷

''گمان سے بچو کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے۔''

❹ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا﴾ ❸

''بے شک گمان حق کے مقابلہ میں کچھ فائدہ نہیں دیتا۔''

❺ اگر دل میں کسی شخص کے برا ہونے کا خیال آئے مگر آدمی اسے اپنے دل میں جگہ نہ دے، نہ ہی اس کا پیچھا کرے نہ اس کی غیبت کرے تو اس میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَالَمْ تَعْمَلْ أَوْ

❶ ٤٩/ الحجرات: ١٢۔ ❷ بخاري، الادب باب، يا يها الذين امنوا اجتنبوا كثيرا من..... ٦٠٦٦؛مسلم:٣٨؛في البر والصلة۔

❸ ١٠/ يونس: ٣٦۔

تَکَلَّمْ بِهِ)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ باتیں معاف کردی ہیں جو وہ اپنے دل سے کریں جب تک ان پر عمل نہ کریں یا زبان پر نہ لائیں۔''

یتیموں مسکینوں کا خیال رکھو

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَ فَرَّجَ بَيْنَهُمَا)) ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت اور درمیان والی انگلی کی طرف اشارہ کیا اور ان کے درمیان کشادگی فرمائی (یعنی قریب ہونے کے باوجود درجات میں فرق و تفاوت ہوگا)۔''

فوائد:

❶ جنت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب یقیناً بہت بڑا اعزاز ہے جو یتیم کے ساتھ حسن سلوک، اس کے معاملات کی نگرانی اور خبر گیری کرنے والا ہے یہ اسے ملے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے اس گھر کو بہترین گھر کہا ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور اس کے برعکس یتیم کے ساتھ بدسلوکی کا معاملہ روا رکھنے والا انسان بدترین ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴾ ❸

''سو جو یتیم ہو، اس کو مت دبا اور جو مانگتا ہو اس کو مت جھڑک۔''

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

❶ صحيح مسلم، الايمان، باب تجاوز الله عن حديث النفس والخواطر بالقلب إذا لم تستقر:٥٨۔ ❷ رواه البخاري، الطلاق، باب اللعان:٥٣٠٤۔

❸ ٩٣/ الضحى: ٩، ١٠۔

﴿أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ﴾ [1]

''کیا دیکھا تو نے اس شخص کو جو جزا (کے دن) کو جھٹلاتا ہے پس یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور نہیں تاکید کرتا مسکین کے کھانے پر۔''

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا﴾ [2]

''اور اللہ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو، ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔''

2. حضرت ابو شریح خویلد بن عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ)) [3]

''اے اللہ! میں لوگوں کو دو ضعیفوں کے حق سے بہت ڈراتا ہوں (کہ ان میں کوتاہی مت کرنا) ایک یتیم اور دوسری عورت۔''

3. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) [4]

''بیواؤں اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔''

4. حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ خیال ہوا کہ انہیں اپنے سے کم تر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] ١٠٧/ الماعون: ١-٣۔ [2] ٧٢/ الدهر: ٨، ٩۔ [3] ابن ماجه، الادب، باب حق اليتيم: ٣٦٧٨؛ احمد: ٦/ ٤٣٩؛ النسائی فی الکبری: ٩١٥٠۔ [4] بخاری، الأدب، باب الساعی علی المسكين: ٦٠٠٦؛ مسلم: ٢٩٨٢۔

((هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ)) ❶
"تم لوگ تو انہی کمزوروں کی وجہ سے مدد کیے اور رزق دیئے جاتے ہو۔" (پھر ان سے اعلیٰ کیسے؟)

❺ یتیموں، مسکینوں، فقرا سے آپ ﷺ کی محبت کی انتہا تھی حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں تمہیں نہ ملوں تو مجھے تلاش کرتے کرتے فقرا کی محفل میں چلے جانا میں وہاں ملوں گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِبْغُوْنِیْ الضُّعَفَاءَ فَإِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ)) ❷
"مجھے تم کمزوروں میں تلاش کرو یقیناً تمہاری ان ضعفا کی وجہ سے ہی مدد کی جاتی اور تمہیں روزی دی جاتی ہے۔" یعنی غربا اور کمزور لوگوں کے دل معصیت اور انانیت سے پاک اور ان میں اخلاص اور انابت الی اللہ زیادہ ہوتا ہے اس کی وجہ سے ان کی دعائیں بھی بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوتی ہیں۔

اپنی عورتوں سے اچھا سلوک کرو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ)) ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اس لیے کہ عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے اور پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر کا حصہ ہے اگر

---

❶ بخاری، الجهاد، باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب:٢٨٩٦۔

❷ ابوداؤد، الجهاد باب فی الانتصار برذل الخیل والضعفة :٢٥٩٤؛الحاکم:٢/ ١٤٥؛ حدیث صحیح۔

❸ رواه البخاری، النکاح، باب المداراة مع النساء، مسلم، الرضاع، باب الوصیة بالنساء۔

تو اسے سیدھا کرنے لگے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا اور اگر اسے چھوڑے گا تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی پس تم عورتوں کا خیال رکھا کرو۔‘‘

فوائد:

❶ خواتین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور ایسے آدمی کو بہترین کہا گیا ہے جو اپنے گھر والوں اور اپنی عورتوں کے لیے اچھا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ)) ❶

’’تم میں کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہے۔‘‘

❷ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ ❷

’’اور ان عورتوں کے ساتھ مل جل کر اچھی طرح رہو۔‘‘

❸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ)) ❸

’’مومن مرد، ایمان دار عورت (بیوی) سے نفرت نہ کرے اگر اس کی کوئی ایک عادت یا صفت اسے ناپسند ہوگی تو اس کی کسی دوسری صفت سے وہ خوش بھی ہوگا۔‘‘

❹ حضرت عمرو بن الأحوص الجشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ و نصیحت فرمائی اور فرمایا:

((أَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ

❶ ترمذی، النکاح، باب ما جاء فی حق المرأة علی زوجها:١١٦٢۔

❷ ٤/ النساء: ١٩۔ ❸ مسلم، الرضاع، باب الوصیة بالنساء۔

تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ)) ❶

''سنو! عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو، اس لیے کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں تم ان سے اس (ہمبستری اور اپنی عصمت اور تمہارے مال کی حفاظت وغیرہ) کے علاوہ اور کچھ اختیار بھی نہیں رکھتے (اور جب وہ اپنا یہ فرض ادا کر رہی ہوں تو پھر ان کے ساتھ بدسلوکی کا جواز کیا ہے؟) ہاں اگر وہ کسی بڑی کوتاہی اور بدزبانی (یا کھلی بے حیائی) کا ارتکاب کریں (تو پھر تمہیں انہیں سزا دینے کا حق ہے)۔''

❺ اسلام نے عورت کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی ہے لیکن اگر ناگزیر حالات پیدا ہو جائیں تو اس کی تربیت کرنے کا طریقہ اسلام نے بتایا ہے کہ پہلے انہیں وعظ و نصیحت کی جائے اگر نہ سمجھے تو رات کو بستر سے الگ کر دی جائے اور اگر پھر بھی نہ سمجھے تو پھر سر، چہرے کو چھوڑ کر تھوڑی سی گوشمالی کی جائے تاہم حسب ضرورت و اقتضا تینوں کام بیک وقت بھی کیئے جا سکتے ہیں لیکن وعظ و نصیحت کو بالکلیہ نظر انداز کر کے مارنا پیٹنا اور بے رحمانہ سلوک نہ کیا جائے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا:

ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِيْهِنَّ فَقَالَ: ((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُجَامِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ)) ❷

''پھر آپ ﷺ نے عورتوں کے بارے میں نصیحت فرمائی اور فرمایا: ''تم میں سے ایک آدمی اٹھتا ہے اور اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا ہے (اس نادان کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ) شاید اپنے دن کے آخر میں (وہ اس سے ہم بستری کرنے والا ہے) ہمبستری کرے۔''

❶ ترمذی، النکاح، باب ما جاء فی حق المرأۃ علی زوجها: ١١٦٣؛ حدیث حسن۔

❷ بخاری، التفسیر، تفسیر والشمس وضحاها و فی کتاب النکاح، باب مایکره من ضرب النساء: ٥٢٠٤؛ مسلم: ٢٨٥٥۔

بیوی کے بھی کچھ حقوق ہیں ......!

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) [1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی: ''کہ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔''

فوائد:

[1] جیسا کہ بیوی کے ذمہ کچھ خاوند کے حقوق ہیں اسی طرح خاوند کے ذمہ بھی کچھ بیوی کے حقوق ہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ [2]

''اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ۔''

جنسی خواہش کی تکمیل مرد کی طرح عورت کا بھی حق ہے جس کی تکمیل کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ [3]

''جب وہ پاک ہو جائیں (یعنی ایام حیض سے فارغ ہو جائیں) تو تم ان کے پاس وہاں سے آؤ جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما جن کا اوپر حدیث میں ذکر ہے یہ اس حق میں کوتاہی کرتے تھے یعنی دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات عبادت کرتے رہتے جس کی وجہ سے اپنی بیوی کا حق صحیح طور پر ادا نہ کرتے تو پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں وصیت فرمائی کہ تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اس کو وقت دیا کرو۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس حق زوجیت کی ادائیگی پر اجر و ثواب کی بشارت

---

[1] رواہ البخاری، الصوم، باب حق الجسم فی الصوم: ۱۹۷۵۔

[2] ۲/ البقرۃ: ۲۲۸۔ [3] ۲/ البقرۃ: ۲۲۲۔

دی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ)) ❶

❷ بیوی کی رہائش اور نان و نفقے کا بندوبست کرنا بھی خاوند کی ذمہ داری ہے اور یہ بیوی کا حق ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ﴾ ❷

''اپنی گنجائش کے مطابق جہاں تم رہ رہے ہو ان (بیویوں) کو بھی رکھو اور ان پر تنگی کرنے کے لیے انہیں تکلیف نہ دو۔''

ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ

﴿وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ ❸

''بچوں کی ماں کا رزق اور کپڑے معروف طریقے کے ساتھ والد کے ذمہ ہیں۔''

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَقَى امْرَأَتَهُ مِنَ الْمَاءِ أُجِرَ)) ❹

''بلاشبہ جب آدمی اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اسے (اس کا بھی) اجر دیا جاتا ہے۔''

❸ بیوی بچوں کی اسلامی نہج پر تربیت کرنا بھی خاوند کے ذمہ ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالرَّجُلَ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) ❺

''مرد اپنے اہل و عیال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔''

❶ صحيح مسلم، الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف ١٠٠٦۔

❷ ٦٥/ الطلاق :٦۔ ❸ ٢/ البقرة: ٢٣٣۔

❹ صحيح الترغيب:١٩٦٣؛احمد:٤/ ١٢٨؛الصحيحة:٢٧٣٦۔

❺ بخاری، الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن:٨٩٣۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے ایسے میاں بیوی کو خوشخبری سنائی ہے کہ جو نماز کے لیے ایک دوسرے کو بیدار کرتے ہیں اور اللہ ان کی عبادت پر رشک کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے۔ [1]

نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ گھر والوں کی پہلو پہلو پر تربیت کیا کرتے تھے جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تہجد پڑھتے اور جب وتر ادا کرنے لگتے تو کہتے:

((قُوْمِیْ فَأَوْتِرِیْ یَا عَائِشَةُ!)) [2]

''اے عائشہ! اٹھو اور وتر پڑھو۔''

4 شوہر پر واجب ہے کہ اپنی عورت کی عفت و عصمت کی حفاظت کرے اسے پردہ کا ماحول دے اور غیر محرم مردوں سے میل جول نہ رکھے، اسے بناؤ سنگھار کرا کے بے حجابی کی حالت میں اجنبی لوگوں سے نہ ملائے، کیونکہ ایسے شخص کو شرعی اصطلاح میں ''دیوث۔'' کہتے ہیں اور دیوث جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ [3]

شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کرو

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَرأَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَ اَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَیِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ تْ)) [4]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت پانچوں نمازیں ادا کرے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جائے۔''

---

[1] ابوداؤد، الصلاة، باب الحث علی قیام اللیل:١٤٥٠؛صحیح ابی داؤد:١٢٨٧۔

[2] مسلم:٧٤٤؛احمد:٦/ ١٥٢۔ [3] صحیح الترغیب:٢٣٦٧؛احمد:٥٩٠٤؛الحاکم: ٤/ ١٤٦؛صحیح الجامع الصغیر:٣٠٦٢۔ [4] رواہ صحیح ابن حبان، النکاح، باب ذکر ایجاب الجنة للمرأة اذا اطاعت زوجها:٤١٦٣؛صحیح الجامع الصغیر:٢٨٣؛احمد:١/ ١٩١۔

فوائد:

❶ ایک بیوی کے لیے ضرور ہے کہ وہ اپنے میاں کو گھر کا حاکم تسلیم کرتے ہوئے اس کی ہر بات جس میں اللہ اور رسول کی معصیت نہ ہو فوراً مان لے اور سر خم تسلیم کر دے حقیقی مومنہ خاتون بھی یہی ہوتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾ ❶

''مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔''

﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ ❷

''پس نیک عورتیں وہ ہیں جو فرمانبرداری کرنے والی ہیں اور خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت میں (اس کے مال وآبرو) کی حفاظت کرنے والیاں ہیں۔''

❷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تُؤَدِّی الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِیَ عَلٰى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ)) ❸

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے اگر شوہر اسے اپنے پاس بلائے تو وہ انکار نہ کرے اگر چہ وہ اونٹ پر سوار ہو۔''

❸ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ

❶ ٤/ النساء: ٣٤۔ ❷ ٤/ النساء: ٣٤۔

❸ ابن ماجه، النكاح، باب حق الزوج على المرأة: ١٨٥٣؛ مسند احمد: ٦/ ٧٦۔

تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)) [1]

''اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔''

4 سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا)) [2]

''دنیا میں عورت جب اپنے (مسلمان) خاوند کو تنگ کرتی ہے تو حور العین میں سے اس کی بیوی کہتی ہے اسے تنگ نہ کر اللہ تجھے ہلاک کرے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہماری طرف آنے والا ہے۔''

5 حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّورِ)) [3]

''جب شوہر اپنی بیوی کو اپنی حاجت (یعنی ہم بستری) کے لیے بلائے تو وہ فوراً آجائے خواہ وہ تنور پر ہی ہو۔'' (یعنی باورچی خانے میں ہی کیوں نہ کام کر رہی ہو)

شوہر کی ناشکری مت کرو

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا)) [4]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو اپنے شوہر کا شکر ادا نہیں کرتی۔''

---

[1] ترمذی، الرضاع، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأۃ:۱۱۵۹؛ابن ماجه:۱۸۵۲؛ حدیث صحییح إرواء الغلیل:۱۹۹۸۔ [2] صحیح ترمذی للالبانی:۱۱۷٤۔

[3] ترمذی، الرضاع، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأۃ:۱۱٦۰؛الصحیحة:۱۲۰۲۔

[4] رواہ الحاکم:۲/ ۱۹۰؛صحیح الترغیب، النکاح، باب ترغیب الزوج فی الوفاء بحق زوجته وحسن عشرتها والمرأۃبحق زوجها وطاعته:۱۹٤٤۔

فوائد:

❶ شوہر دولتمند ہو یا غریب وفادار بیوی کے لیے ضروری ہے کہ اس کی طاقت کے مطابق مطالبات کرے اور بے جا شکوے شکایت اور غیر عاقلانہ اور غلط روش اختیار نہ کرے کہ جس کی وجہ سے خاندانی زندگی کا شیرازہ بکھر جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مجھ کو جہنم دکھائی گئی تو میں نے اس سے زیادہ قبیح منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں زیادہ تر عورتیں ہیں۔'' لوگوں نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسے کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کفر کرتی ہیں۔'' آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اس کا کیا مطلب ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلَى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)) [1]

''وہ اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں وہ احسان کا انکار کرتی ہیں یعنی نیکی کی ناقدری، ناشکری کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی سے زمانہ بھر نیکی کرو پھر وہ تم سے کچھ برائی دیکھے تو وہ کہہ دے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔''

❷ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ میں تشریف لے گئے وہاں عورتوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّیْ أُرِيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ: وَبِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ)) [2]

''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ تم ہی کو دیکھا ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا کیوں......؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔''

❸ بیوی کے لیے ضروری ہے کہ ہر وقت اور ہر کام اس قدر دھیان سے کرے کہ شوہر ساری

[1] بخاری، الحیض: ٣٠٤؛ مسلم: ١٣٢؛ فتح الباری: ٢/ ٦٢٨۔

[2] بخاری، الحیض، باب ترك الحائض: ٣٠٤؛ مسلم: ٧٩؛ ابو داؤد: ٤٦٧٩۔

دنیا سے زیادہ اس کی طرف میلان رکھے اگر خاتونِ اسلام اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عارضی مالک یعنی خاوند کی شکر گزاری کرتی ہے تو وہ کامیاب زندگی گزارتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حصین بن محصن کی پھوپھی آئیں تو آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا ہاں تو آپ ﷺ نے پھر دریافت کیا کہ تم اپنے شوہر سے کیسا سلوک کرتی ہو؟ (کیسا رویہ برتتی ہو؟) اس نے کہا کہ میں نے کبھی اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں کمی نہیں کی الا کہ جو میری طاقت سے باہر ہو آپ ﷺ نے پھر دریافت کیا کہ تم اس کی نظر میں کیسی ہو؟ (اور ساتھ ہی فرمایا: خبردار؟)

((فَإِنَّهُ جَنَّتُكِ وَ نَارُكِ)) [1]

''وہ تمہاری جنت (اس کی اطاعت کے بدلے میں) اور جہنم (اس کی نافرمانی کے بدلے میں) ہے۔''

4 شوہر کے حقوق میں سے یہ بہت بڑا حق ہے کہ جس اہلیہ کے لیے وہ دن رات محنت و مزدوری کر کے اپنے اور اس کے نان و نفقے کا بندوبست کرتا ہے اسے اس کے حقوق سے دور نہ رکھے، میں تو کہوں گا ایسے بیوی شوہر کے ساتھ زندگی گزارے کہ رب آسمان پہ بیٹھا رشک کرے جیسا کہ دنیا پر ہی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رب نے جنت کی عورتوں کی سرداری سونپ دی، خدیجہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو رب سلام بھیجا کرتا تھا یہ ان کا کردار تھا جو ان کے بعد برسوں تک یاد رہا اور اسوہ حسنہ بن گیا۔

سب سے بہتر عورت کون......؟

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)) [2]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

[1] احمد: ٤/ ٣٤١؛ النسائی: ٧٦؛ صحیح الترغیب، النکاح: ١٩٣٣؛ حاکم: ٢/ ١٨٩۔

[2] رواہ مسلم، الرضاع، باب خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ: ١٤٦٧؛ ابن ماجہ: ١٨٥٥؛ والنسائی: ٣٢٣٢۔

نے فرمایا: ''دنیا ساری کی ساری فائدہ اٹھانے کی چیز ہے (یا سازوسامان ہے) اور دنیا کا بہترین سامان صالح (نیک) بیوی ہے۔''

فوائد:

1 دنیا کی بہترین عورت وہ ہے جو اپنے حقیقی مالک وخالق اللہ رب العالمین کے احکامات کے مطابق زندگی گزارتی ہے اور اپنے مجازی مالک اپنے شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ ساتھ اس کے متعلقہ حقوق کا خیال رکھتے ہوئے زندگی گزارتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَیْـرُ النِّسَاءِ الَّتِی إِذَا نَظَرْتَ إِلَیْهَا سَرَّتْكَ وَإِذَا أَمَرْتَهَا أَطَاعَتْكَ وَإِذَا غِبْتَ عَنْهَا حَفِظَتْكَ فِي نَفْسِهَا وَ مَالِكَ)) [1]

''عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے کہ جب تو اس کی طرف دیکھے تو تجھے خوش کر دے جب تو اسے (کسی کام کا) حکم دے تو تیری اطاعت کرے اور جب تو اس سے غائب (یعنی غیر حاضر) ہو تو وہ اپنی غیرت وآبرو اور تیرے مال کی حفاظت کرے۔''

2 کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

مِـنْ خَیْرِ مَا یَتَّخِذُ الإِنْسَانُ فِیْ ۔۔۔ دُنْیَـاهُ کَیْـمَـا یَسْتَـقِیْـمَ دِیْـنُـهُ
قَلْـبٌ شَـکُـوْرٌ وَلِسَـانٌ ذَاکِـرٌ ۔۔۔ وَزَوْجَةٌ صَــالِـحَةٌ تُـعِیْـنُـهُ

''بہترین چیزیں جو انسان اپنی دنیا میں اس لیے اختیار کرتا ہے تاکہ اس کا دین قائم رہے وہ تین ہیں (۱) شکرگزار دل (۲) ذکر کرنے والی زبان (۳) نیک بیوی جو دین کے کاموں میں اس کی مدد کرے۔''

3 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَلَا أُخبِرُكَ بِخَیْرِ مَا یَکْنِزُهُ الْمَرْءُ :الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَیْهَا

[1] مستدرك حاکم: ۲٦۸۲؛ حدیث حسن التعلیق علی تفسیر قرطبی: ۵/ ۱٦۲؛ عند الشیخ عبدالرزاق المهدی حفظه الله۔

سَرَّتْهُ وَاِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ)) [1]

''کیا میں تمہیں ان سب سے بہتر خزانے کی خبر نہ دوں جسے انسان حاصل کرتا ہے (وہ ہے) نیک بیوی کہ جب وہ اس طرف دیکھے تو اسے خوش کر دے، جب اسے کسی کام کا حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور جب اس سے غائب ہو تو اس (کے مال اور اپنی عزت) کی حفاظت کرے۔''

4 بہترین خاتون وہ ہوتی ہے جو اپنے شوہر کی ہر پسند پر پوری اترے یعنی نہ تو ان لوگوں اور نہ ہی ان اشیاء کو گھر آنے دے اور نہ رکھے جن کو شوہر ناپسند کرتا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلَا تَأْذَنُ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ)) [2]

''عورت کسی کو شوہر کے گھر میں اس کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے۔''

اور ایک دوسری روایت جو کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ)) [3]

''تمہارا عورتوں پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں (اور گھروں) میں کسی ایسے شخص کو داخل نہ کریں جسے تم ناپسند کرتے ہو۔''

شوہر کی ناراضگی سے بچو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ اِلَى فِرَاشِهِ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانٌ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ

---

[1] ابوداؤد، الزكاة، باب فى حقوق المال: ١٦٦٤؛ الحاكم: ٢/ ٣٣٣، شیخ عبدالرزاق مہدی نے اسے ضعیف کہتے ہوئے کہا ہے کہ کچھ شواہد کی بنا پر یہ قوی ہو جاتی ہے، التعليق على تفسير قرطبى: ٥/ ١٦٢۔

[2] بخارى، النكاح، باب لا تاذن المرأة فى بيت زوجها لأحد الا باذنه: ٥١٩٥۔

[3] مسلم، الحج، باب حجة النبى: ١٢١٨؛ ابوداؤد: ١٩٠٥؛ احمد: ١٤٤٧۔

حَتَّى يُصْبِحَ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب خاوند بیوی سے ناراض ہو کر رات گزارے تو صبح ہونے تک اس عورت پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

فوائد:

[1] اللہ تعالیٰ نے فطرتی طور پر انسان میں بیدار ہونے والی جنسی خواہشات کی تسکین کے لیے شادی کو ایک جائز ذریعہ قرار دیا ہے اور جب اس کی بیوی اس کے لیے شرعی حق سے اس کو دور رکھے گی تو یہ اس کی ناراضگی کا سبب بنے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی شادی کا یہی مقصد بتایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا﴾ [2]

''اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے اور اس سے اس کی بیوی کو پیدا کیا تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔''

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ)) [3]

''جب خاوند اپنی بیوی کو اپنی کسی حاجت (یعنی ہم بستری) کے لیے بلائے تو اسے فوراً آجانا چاہیے اگرچہ وہ تنور (باورچی خانے) پر ہی کیوں نہ ہو۔''

[2] سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''تین اشخاص کی نماز ان کے کانوں سے اوپر تجاوز نہیں کرے گی

(۱) بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس پلٹ جائے۔

(۲) ((وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ)) [4]

---

[1] رواه البخاري، بدء الخلق، باب اذا قال احدكم امين:٣٢٣٧؛ مسلم، النكاح:١٤٣٦۔

[2] ٧/ الاعراف:١٨٩۔ [3] ترمذي، الرضاع، باب ما جاء في حق الزوج على المرأة:١١٦٠؛ احمد٤/ ٢٢۔ [4] ابو داؤد، المناسك، باب فرض الحج:١٧٢٢؛ احمد:٥/ ٢١٨۔

ایسی بیوی جو رات گزارے اس حال میں کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔

(۳) اور ایسا قوم کا امام جس کے مقتدی اسے ناپسند کرتے ہوں۔"

3 شوہر کی ناراضگی سے بچنے کے لیے ضروری ہے ہر کام اس کی مرضی سے کیا جائے جیسا کہ بعض خواتین بغیر اجازت کے اس کے مال میں تصرف کرتی ہیں یا بغیر اجازت سے گھر سے باہر نکل جاتی ہیں اور بے پردہ گھومتی پھرتی ہیں اور اپنی طرف غیروں کو متوجہ کرتی ہیں شریعت نے اس حوالے سے ان کے لیے اچھی خاصی نصیحتیں چھوڑی ہیں مثلاً:

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِأَزْوَاجِهِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ هَذِهِ ثُمَّ ظُهُوْرَ الْحُصْرِ)) [1]

"میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر سنا رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں سے فرما رہے تھے کہ یہ (حج تم پر فرض ہے) پھر (گھر میں بچھی) چٹائیوں کو چمٹ جانا یعنی تمہارا اصل مسکن گھر ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ﴾ [2]

"عورتیں اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں۔"

نیز مزید آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

((لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الطَّعَامَ قَالَ: ذَالِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا)) [3]

"کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔" آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کھانا بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ تو ہمارے عمدہ اموال میں سے ہے۔"

[1] ابوداؤد، المناسك، باب فرض الحج: ۱۷۲۲؛ احمد: ۵/ ۲۱۸۔

[2] ۳۳/ الاحزاب: ۳۳۔ [3] ترمذی، الزکاۃ، باب فی نفقة المرأة من بيت زوجها: ٦٧٠؛ وابن ماجه: ۲۲۹۵؛ حديث حسن هداية الرواة: ۲/ ۳۰۸۔

اولاد کی پرورش پر جنت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)) [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے لیے بیٹی ہو وہ اس کو زندہ درگور نہ کرے اور نہ اس کو حقیر جانے اور نہ ہی اس پر بیٹے کو ترجیح دے ایسے بندے کو اللہ جنت میں داخل کرے گا۔''

فوائد:

1. اولاد اللہ کی رحمت اور عظیم نعمت ہے اللہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ إِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ ، اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴾ [2]

''آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا انہیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ رکھتا ہے وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے۔''

یہ اللہ کی منشا ہے جسے چاہے جو چاہے عطا کر دے خواہ وہ پیغمبر ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ لوط علیہ السلام اور شعیب علیہ السلام کو صرف لڑکیاں ہی دیں۔ ابراہیم علیہ السلام کو صرف لڑکے ہی عطا کیے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکے اور لڑکیاں دونوں عطا کیں اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اور عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کو بے اولاد ہی رکھا یہ چاروں قسمیں اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی نشانیاں ہیں۔

2. بعض لوگ بیٹیوں کی پیدائش پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ پر شکوہ کرتے ہیں اور

---

[1] رواہ ابوداؤد، الادب، باب فی فضل من عال یتامی: ٥١٤٦۔

[2] ٤٢/ الشوریٰ: ٤٩۔ ٥٠۔

اسے کچھ اہمیت نہیں دیتے حالانکہ اہل جاہلیت کا طرز عمل تھا اللہ تعالیٰ ان کی بابت فرماتا ہے۔

﴿وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ﴾ [1]

''ان (اہل جاہلیت کے مشرکین) میں سے جب کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا چھپاتا ہے، سوچتا ہے کہ اس کو ذلت کے ساتھ لیے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے، آہ! کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں۔''

3 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى يَبِنَّ أَوْ يَمُوتَ عَنْهُنَّ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَ أَشَارَ بِأَصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالَّتِي تَلِيهَا)) [2]

''جس نے دو یا تین بیٹیوں یا دو یا تین بہنوں کی (اچھی) پرورش کی حتی کہ وہ (وفات یا شادی وغیرہ کے ذریعے اس سے) جدا ہو گئیں یا وہ انہیں چھوڑ کر فوت ہو گیا تو میں اور وہ جنت میں ان دونوں (انگلیوں) کی طرح ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ کہتے ہوئے) اپنی انگشت شہادت اور اس کے قریب والی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔''

4 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) [3]

''جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں ادب سکھایا، ان کی شادیاں کیں اور

[1] ١٦/ النحل: ٥٨ـ ٥٩ـ [2] صحيح الترغيب والترهيب، النكاح وما يتعلق به، باب الترغيب في النفقة على الزوجة والعيال: ١٩٧٠؛ صحيح ابن حبان: ٤٤٨ـ

[3] صحيح الترغيب ايضًا۔

ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو اس کے لیے جنت ہے۔''

5 اولاد اللہ کی نعمت ہے لہٰذا ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے صالح اولاد کی دعا کرتے رہنا چاہیے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام جیسا فرزند عطا کیا:

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصَّالِحِيْنَ﴾ [1]

''اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔''

پہلے دن کے بچے کے حقوق

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ)) [2]

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں نماز کے لیے (کہی جانے والی) اذان کی طرح اذان کہی۔''

فوائد:

1 بچے کی پیدائش کے بعد فوراً والدین کے لیے ضروری ہے کہ اس کے کان میں اذان کہیں تاکہ پتہ چل جائے کہ یہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا ہے اس کے کان میں سب سے پہلے جو آواز جائے وہ کلمہ توحید ہو اور اذان اس لیے بھی دینا ضروری ہے کہ بچہ شیطان کے جال سے محفوظ رہے کیونکہ اذان سنتے ہی شیطان بھاگ جاتا ہے جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ

---

[1] ٣٧/ الصافات: ١٠٠۔ [2] رواہ الترمذی، الأضاحی، باب الأذان فی أذن المولود: ١٥١٦؛ صحیح ترمذی: ١٢٢٤؛ شعب الایمان للبیہقی: ٦/ ٣٩٠؛ صحیح ابوداؤد: ٤٢٥٨؛ احمد: ٦/ ٩۔٣٩١۔

التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتّٰی يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ نَفْسِهِ)) [1]

''جب نماز کے لیے اذان ہوتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان نہ سنے جب اذان پوری ہوجاتی ہے تو پھر آجاتا ہے پھر جب اقامت ہوتی ہے تو پھر بھاگ پڑتا ہے لیکن اقامت ختم ہوتے ہی پھر آجاتا ہے اور نمازی کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالنے لگتا ہے۔''

2 بچے کے کان میں صرف اذان ہی کہنی چاہیے بائیں کان میں جو اقامت کہنے کا رواج عام ہو چکا ہے وہ درست نہیں کیونکہ اس مسئلہ میں جتنی روایات بھی ہیں سب کی سب ضعیف روایات پر مبنی ہیں دیکھیے۔ [2]

3 نومولود کو گھٹی دینا ایک مسنون عمل ہے والدین کے لیے ضروری ہے کہ بچے کو کسی نہ کسی نیک، اچھے بزرگ سے گھٹی دلائیں گھٹی دینے سے مراد یہ ہے کہ کسی میٹھی چیز یا کھجور وغیرہ کو چبا کر بچے کے منہ میں ڈالی جائے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو اپنے داندان مبارک سے نرم کر کے اسے چٹایا اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر مجھے دے دیا یہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔ [3]

4 حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں ان کے پیٹ میں تھے انہوں نے کہا پھر میں (جب ہجرت کے لیے) نکلی تو وقت ولادت قریب تھا مدینہ منورہ پہنچ کر میں نے پہلی منزل قبا میں کی اور یہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوگئے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور بچے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں رکھ دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور طلب فرمائی اور اسے چبایا اور بچے کے منہ میں اپنا لعاب ڈال

---

[1] بخاری، السهو باب اذا لم يدركم صلى ثلاثا أو أربعا ؟ سجد سجدتين وهو جالس: ۱۲۳۱۔ [2] الضعيفة: ۲۳۲۱: مجمع الزوائد: ٤/ ٥٩؛ بيهقى فى شعب الايمان: ٦/ ٣٩٠۔

[3] بخاری، العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه: ٥٤٦٧؛ مسلم: ۲۱٤٥۔

دیا چنانچہ پہلی چیز جو اس بچے کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرم ﷺ کا لعاب مبارک تھا۔

((ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَالَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ)) [1]

''پھر آپ ﷺ نے کھجور سے اسے گھٹی دی اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔''

یہ (ہجرت کے بعد) اسلام میں پیدا ہونے والا پہلا بچہ تھا لہٰذا اس کی وجہ سے بہت خوش ہوئے اور اس لیے بھی کہ ان سے کہا گیا تھا کہ تم پر یہود نے جادو کر رکھا ہے اس لیے اب تمہارے ہاں بچہ نہیں ہوگا۔

بچوں کے نام پسندیدہ رکھو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ)) [2]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمہارے ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ نام ''عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔''

فوائد:

[1] بچے کا اچھا اور عمدہ نام رکھنا والدین کی ذمہ داری ہے اور یہ بھی دیکھنا کہ نام اچھے معانی والا اور ایسا ہو جو قرآنی نام یا انبیا کے نام پر ہو اور ایسا نام نہ رکھا جائے جو ناپسندیدہ ہو اور برے معانی والا ہو جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو عاصیہ (گنہگار) کے نام سے پکارا جاتا تھا تو آپ نے اس کا نام جمیلہ (یعنی خوبصورت) رکھ دیا۔ [3]

اور حضرت زینب کا نام ''برّہ'' کہا جانے لگا کہ وہ اپنی پاکی ظاہر کرتی ہیں چنانچہ آپ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔ [4]

---

[1] بخاری، العقيقة، ايضًا: ٥٤٦٩؛ مسلم: ٢١٤٦۔ [2] رواه مسلم، الأدب، باب النهى عن التكنى بأبى القاسم و بيان ما يستحب من الاسماء: ٢١٣٢؛ ابو داؤد: ٤٩٤٩۔

[3] مسلم، الأدب، باب استحباب تغيير الاسم القبيح: ٢١٣٩۔

[4] بخارى، الأدب، باب تحويل الاسم إلى اسم احسن منه: ٦١٩٢۔

اس طرح بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ آپ ﷺ نے برے ناموں کو تبدیل کر دیا اور اچھا نام رکھ دیا جیسا کہ ایک صحابی کا نام شہاب (انگارہ) تھا تو آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر ہشام (سخاوت) رکھ دیا۔ [1]

[2] برے نام کا اثر انسان کی شخصیت پر بھی پڑتا ہے اس لیے کہ اگر نام اچھے معانی والا نہ ہو تو پتہ چلنے پر بدل دینا چاہیے جیسا کہ حضرت عبدالحمید جبیر بن شیبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن مسیّب کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے دادا ''حزن'' نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

((مَا اسْمُكَ قَالَ: اِسْمِیْ حَزْنٌ قَالَ: بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ)) [2]

''تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرا نام حزن (سخت زمین) ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تم تو سہل (نرم زمین) ہو (یعنی اپنا نا سہل رکھ لو)۔''

انہوں نے کہا کہ میں تو اپنے باپ کا رکھا ہوا نام نہیں بدلوں گا سعید بن مسیّب نے کہا کہ اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں سختی اور مصیبت ہی رہی۔

اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ ناموں کا شخصیت پر اثر ہوتا ہے لہٰذا ہمیشہ والدین بچوں کے اچھے نام، انبیا کے ناموں پر، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ناموں پر یا سلف صالحین اور صالح لوگوں کے ناموں پر، نام رکھیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے ایک واقعہ نقل ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مجلس کے اندر فرمایا: ''اس اونٹنی کا دودھ کون دوہے گا؟'' ایک آدمی کھڑا ہوا آپ ﷺ نے پوچھا: ''کہ تمہارا نام کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا کہ ''مرّہ (کڑوا)'' آپ ﷺ نے اس سے کہا ''تم بیٹھ جاؤ'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس اونٹنی کا دودھ کون دوہے گا؟'' پھر ایک آدمی کھڑا ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تمہارا نام کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا کہ ''حرب (جنگ)'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم بھی بیٹھ جاؤ'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس اونٹنی کا دودھ کون دوہے گا؟'' پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا آپ ﷺ نے اس سے بھی دریافت فرمایا: ''کہ تمہارا نام

[1] مستدرك حاكم: ٤/ ٢٧٧۔

[2] بخاری، الادب، باب تحويل الاسم الى اسم احسن منه: ٦١٩٣۔

کیا ہے؟۔" تو اس نے کہا "یعیش (زندہ)۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "کہ تم دودھ نکالو۔"

3 ایسا نام بھی نہ رکھا جائے جس سے شرک کی بُو آتی ہے مثلاً: عبدالرسول، عبدالعزیٰ، پیراں دِتہ وغیرہ۔ نبی کریم ﷺ کے ایک ساتھی کا نام عبدالحجر (پتھر کا بندہ) تھا آپ ﷺ نے اس کو تبدیل کر کے عبداللہ (اللہ کا بندہ) رکھ دیا تھا۔ [1]

4 اور نہ ہی ایسے نام رکھے جائیں جو اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ کے ساتھ خاص ہوں اور نہ ہی ایسے نام جو خود پسندی، ذاتی تعریف وستائش کو نمایاں کرتے ہیں اور ایسے نام رکھنے سے بھی بچنا چاہیے کہ جو نام کل معاشرے میں طنز و استہزا کا سبب بن سکتے ہیں۔

ساتویں دن بچے کا سر منڈانا

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنَةٌ بِعَقِيْقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَ يُحْلَقُ وَ يُسَمّٰى)) [2]

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہوتا ہے پیدائش کے ساتویں روز اس کی طرف سے جانور قربان کیا جائے اس کے سر کے بال منڈائے جائیں اور اس کا نام رکھا جائے۔"

فوائد:

1 والدین پر اللہ تعالیٰ نے اولاد کے چند حقوق ساتویں دن ادا کرنے کی طرف تلقین کی ہے جیسا کہ عقیقہ کرنا، سر منڈانا اور نام رکھنا۔

یاد رہے کہ ضروری نہیں کہ نام ساتویں دن ہی رکھا جا سکتا ہے اس سے پہلے یا بعد میں نہیں بلکہ ساتویں دن رکھنا مستحب عمل ہے ورنہ تو نبی کریم ﷺ نے بچہ کی پیدائش کے وقت بھی بچوں کے نام رکھے ہیں جیسا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بچے کے متعلق آتا ہے کہ

[1] صحیح الأدب المفرد للألبانی: ۸۱۱۔

[2] رواہ ابوداؤد، الضحایا، باب فی العقیقة: ۲۸۳۸؛ صحیح ابی داؤد: ۲٤٦٣؛ ترمذی: ۱۵۲۲؛ ابن ماجه: ۳۱٦۵؛ الحاکم: ٤ / ۲۳۷؛ دارمی: ۲/ ۸۱۔

((ثُمَّ حَنَّكَهُ وَ سَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ)) [1]

''پھر (آپ ﷺ نے اس کے ساتھ یعنی کھجور کے ساتھ) بچے کو گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔''

[2] ساتویں دن بچے کے سر کے بال جو اس کے سر پر پیدائشی طور پر تھے منڈوانا اور صاف کرنا مسنون عمل ہے اور اگر کسی کے پاس استطاعت ہو تو وہ بچے کے سر سے اترنے والے بالوں کے برابر وزن کی چاندی صدقہ کرے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ اِحْلِقِيْ رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً)) [2]

''رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن کی طرف سے بکری کے ساتھ عقیقہ کیا اور فرمایا: اے فاطمہ! اس کا سر منڈاؤ اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کردو۔''

[3] ایسے موقع پر بچے کو ہدیہ، تحفہ دینا چاہیے کیونکہ اس سے باہم روابط بڑھتے ہیں اور الفت و محبت پیدا ہوتی ہے جیسا کہ شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ [3]

البتہ بعض لوگ اس کو ضروری قرار دے دیتے ہیں کہ اس وقت تک بچے کو دیکھنے نہیں دیا جاتا جب تک وہ کچھ پیش نہ کردے یا اس کو آئندہ لین دین کا مسئلہ بنانا، یہ سب ناجائز اور غلط ہے۔

[4] بچے کا سر منڈوانے کے بعد اس کے سر پر خوشبو وغیرہ لگانا بھی مسلمانوں کا شعار ہے جبکہ قبل از اسلام کئی رسومات کی جاتی تھی جن کو اسلام نے ناپسند کیا ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَ لَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَآءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَ نَحْلِقُ رَأْسَهُ وَ

---

[1] بخاري، العقيقة، باب تسمية المولود، غداة يولد لمن لم يعق عنه و تحنيكه: ٥٤٧٠؛ ومسلم: ٢١٤٤۔ [2] ترمذي، الأضاحي، باب العقيقة بشاة: ١٥١٩؛ صحيح الجامع الصغير: ٦٩٦٠؛ احمد: ٦/ ٣٩٠۔

[3] فتاوى إسلامية: ٢/ ٤٢٨۔

نُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ)) [1]

''جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو ہم بکری ذبح کرتے اور اس کا خون بچے کے سر پر ملتے پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام نازل فرما دیا تو ہم بکری ذبح کرتے، بچے کا سر منڈواتے اور اس کے سر پر زعفران (خوشبو کی ایک قسم) ملتے۔''

ہر ایک کے لیے ختنہ کرانا مشروع ہے

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَخَتَنَهُمَا لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ)) [2]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقہ اور ان دونوں کا ختنہ ساتویں دن کیا۔''

فوائد:

1. ختنہ امور فطرت میں سے ہے والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچے کے ساتویں دن اس کا ختنہ کر دیں ورنہ کرنا تو ضروری ہے لیکن بعد میں کرنے سے دشواری پیش آئے گی یعنی ساتویں دن ختنہ کرنا مستحب عمل ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَبْعَةٌ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّبِيِّ يَوْمَ السَّابِعِ يُسَمَّى وَيُخْتَنُ)) [3]

''(پیدائش کے) ساتویں دن بچے کے متعلق سات کام کرنا سنت ہے (ایک) نام رکھنا (دوسرا) ختنہ کرنا۔''

اور یہ ختنہ کرنا انسانی فطرت کا تقاضا اور ضرورت ہے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

---

[1] ابوداؤد، الضحايا، باب فى العقيقة :٢٨٤٣؛ مستدرك حاكم:٤/ ٢٦٦؛ حديث صحيح فى التلخيص الحبير ٤/ ١٤٧۔ [2] رواه الطبرانى فى الصغير:٨٩٢؛البيهقى فى السنن الكبرى: ٧/ ٣٢٤؛ حديث حسن۔ [3] طبرانى اوسط :٥٦٢، ١/ ٣٣٤؛ یہ حدیث صحیح ہے مجمع الزوائد: ٤/ ٥٩؛بخارى، اللباس، باب تقليم الأظفار:٥٨٩١؛مسلم:٢٥٧؛ ابن ماجه:٢٩٢۔

ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْفِطْرَۃُ خَمْسٌ: اَلْخِتَانُ ، وَالإِسْتِعْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الأَظْفَارِ وَ نَتْفُ الْإِبَاطِ)) ❶

''فطرت میں پانچ چیزیں شامل ہیں: ختنہ کرانا، زیرناف بال مونڈنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن کاٹنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا۔''

❷ نبی کریم ﷺ جب کوئی مسلمان ہوتا اور اس کا ختنہ نہ کیا ہوتا تو آپ ﷺ اسے حکم دیتے۔

((أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ واخْتَتِنْ)) ❷

''اپنے آپ سے کفر کے بال (یعنی کافروں کی مشابہت والے بال) منڈوا دے اور ختنہ کرالو۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جب کوئی مسلمان ہوتا تو اسے ختنے کا حکم دیتے اگرچہ وہ بڑی عمر کا ہی ہوتا۔'' ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

((اِخْتَتَنَ إِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ سَنَةً)) ❹

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ختنہ ہوا اور اس وقت ان کی عمر اسی (۸۰) سال تھی۔''

❸ نیز ختنے کے حوالہ سے ایک سوال اکثر لوگ اٹھاتے ہیں کہ روز قیامت انسان کو اللہ تعالیٰ بے ختنہ اٹھائے گا اس کا کیا سبب ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

((قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً

---

❶ صحیح ابی داؤد، الطھارۃ، باب الرجل یسلم فیؤمر بالغسل:۳۴۳۔

❷ صحیح ابی داؤد، الطھارۃ، باب الرجل یسلم فیؤمر بالغسل:۳۴۳۔

❸ صحیح الأدب المفرد للالبانی :۱۲۵۲۔ ❹ بخاری احادیث الأنبیاء، باب قول اللہ تعالی ﴿واتخذاللہ ابراھیم خلیلا﴾:۳۳۵۶؛مسلم:۲۳۷۰؛احمد:۲/ ۳۲۲۔

عُرَاةً غُرْلًا)) ❶

''نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:''بلاشبہ تمہیں (روزِ قیامت) ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھایا جائے گا۔''

تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ اس نے جیسے انسان کو پہلی مرتبہ پیدا کیا یا دنیا میں اسے بھیجا وہ اسے دوبارہ اسی طرح ہی اٹھائے گا جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ ﴾ ❷

''جیسے ہم نے پہلی مرتبہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور پورا کر کے ہی رہیں گے۔''

بیوی بچوں پر خرچ کرنا افضل صدقہ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِیْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَ دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِیْ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ)) ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے گردن آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے کسی مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اہل وعیال (بیوی بچوں) پر خرچ کیا ان سب میں سے زیادہ ثواب کا باعث وہ دینار ہے جسے تو

---

❶ بخاری، الرقاق، باب کیف الحشر:٦٥٦٢؛مسلم:٢٨٦٠؛ترمذی:٢٤٢٣۔

❷ ٢١/ الانبياء: ١٠٤۔ ❸ رواه مسلم، الزكاة، باب فضل النفقة على العيال والمملوك وإثم ضيعهم او حبس نفقتهم عنهم:٩٩٥؛احمد: ١٠١٢٥۔

نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا۔"

فوائد:

1. بچوں کے اخراجات کا بندوبست کرنا باپ کی ذمہ داری ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ❶

"بچوں کی ماں کا رزق اور کپڑے معروف دستور کے مطابق والد کے ذمہ ہیں۔"

﴿وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ ❷

"اور اگر وہ عورتیں حاملہ ہوں تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے انہیں خرچہ دیتے رہو"

ان آیات میں بیوی بچوں کو خرچ دینے کا ذکر اس لیے ہے کہ انہیں کے ذریعے سے غذا بچوں تک پہنچتی ہے۔

2. حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ)) ❸

"زیادہ فضیلت والا دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرے۔"

3. بیوی بچوں کے تمام اخراجات کا حسب توفیق بندوبست کرنا والد پر فرض ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا﴾ ❹

"کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اس میں سے (اپنی حسب حیثیت) دے کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی

❶ ٢/ البقرة: ٢٣٣۔ ❷ ٦٥/ الطلاق: ٢۔
❸ مسلم، الزكاة ایضًا: ٩٩٣؛ ترمذی ١٩٦٦۔ ❹ ٦٥/ الطلاق: ٧۔

اسے طاقت دے رکھی ہے اللہ تنگی کے بعد آسانی وفراغت بھی کر دے گا۔"

باپ کے ذمہ ہے کہ وہ اہل وعیال کے اخراجات کو پورا کرے اگر استطاعت کے باوجود وہ پورے نہیں کرتا تو بیوی اس کی اجازت کے بغیر بھی اپنی اولاد کے لیے مال کو خرچ کر سکتی ہے جیسا کہ ہندہ بنت عتبہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ابوسفیان (میرا شوہر) بخیل ہے اور مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو میرے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو تو کیا میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے کچھ لے لوں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں......؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ)) [1]

"تم دستور کے مطابق (بغیر اجازت) اتنا مال لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو۔"

[4] حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَلَهُ صَدَقَةٌ)) [2]

"جب آدمی اپنے گھر والوں پر (بیوی بچوں پر) ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو یہ اس سے صدقہ بن جاتا ہے۔"

بچوں کی دینی تربیت کرنا

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ)) [3]

سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ عن ابیہ عن جدہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان

---

[1] بخاری، النفقات، باب اذا لم ینفق الرجل فللمرأة أن تأخذ بغیر علمه:٥٣٦٤؛مسلم:١٧١٤؛ابوداؤد:٣٥٣٢۔ [3] رواه ابوداؤد، الصلاة، باب متی یؤمر الغلام بالصلاة:٤٩٥؛ احمد:٢/ ١٨٧؛صحیح ابی داؤد للالبانی:٤٦٦۔ [2] بخاری، الایمان، باب ما جاء ان الاعمال بالنیة والحسبة:٥٥؛مسلم:١٠٠٢۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز چھوڑنے پر مارو۔''

فوائد:

1. بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف دھیان دینا والدین کی کڑی ذمہ داری ہے اور جب بچے کم سنی سے آگے بڑھتے ہوئے سات سال تک پہنچ جائیں تو انہیں نماز، روزہ اور دوسرے دینی امور کی طرف ترغیب دینی چاہیے اور جب وہ اپنی عمر کے دس سال پورے کر لیں تو نماز ان پر فرض ہے انہیں مار پیٹ کر پڑھائیں جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بطور مہمان اپنی خالہ میمونہ (جو ازواج مطہرات میں سے ہیں) کے پاس رات گزاری رسول اللہ ﷺ شام ہو جانے کے بعد قدرے تاخیر سے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

((أَصَلَّى الْغُلَامُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ فَاضْطَجَعَ)) [1]

''کیا بچے نے نماز پڑھی ہے؟ تو گھر والوں نے کہا ہاں پڑھی ہے پھر آپ ﷺ لیٹ گئے۔''

2. بچوں کو نماز کے لیے مساجد میں لے جانا چاہیے اور انہیں چھوٹی عمر میں ہی روزے رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیے جیسا کہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ

((نَصُوْمُهُ وَ نُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَ نَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ)) [2]

''ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اور انہیں (اپنے ساتھ) مسجد میں بھی لے جایا کرتے تھے (تاکہ یہ بھی عادی ہو جائیں) اور فرماتی ہیں کہ ہمارے بچے اگر کھانے کے لیے ہم سے کچھ مانگتے تو ہم انہیں روئی کی گڑیاں بنا کر دے دیتی جن سے وہ کھیلتے رہتے اور وقت گزر جاتا اور وہ روزہ پورا کر لیتے۔''

---

[1] ابوداؤد، الصلاۃ، باب فی صلاۃ اللیل: ۱۳۵۶؛ حدیث صحیح۔ [2] مسلم، الصیام، باب من اکل فی عاشوراء فلیکف بقیۃ یومہ: ۱۱۳۶؛ احمد: ۲۷۰۹۳؛ ابن حبان: ۳۶۲۰۔

نیز صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مکان میں شرابی لایا گیا تو وہ فرمانے لگے:

((وَيْلَكَ وَ صِبْيَانُنَا صِيَامٌ فَضَرَبَهُ)) ❶

''تو ہلاک ہو (تو رمضان میں بھی شراب پیتا ہے حالانکہ) ہمارے تو بچے بھی روزہ رکھتے ہیں پھر انہوں نے اسے مارا۔''

❸ بچوں کو اگر استطاعت ہو تو حج بھی کروایا جا سکتا ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ)) ❷

''ایک عورت اپنے بچے کو اٹھا کر لائی اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس کے لیے حج ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور اس کا ثواب تمہیں ملے گا۔''

البتہ یہ بات یاد رہے کہ نابالغ بچہ حج تو کر سکتا ہے لیکن بلوغت کے بعد اسے دوبارہ حج کرنا ہوگا کیونکہ اس پر فرض حج کی ادائیگی بلوغت کے بعد ہوگی۔

❹ جو والدین اپنے بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ نہیں کرتے وہ ہمیشہ اپنی اولاد کو اپنا نافرمان ہی پاتے ہیں کیونکہ دین کی تعلیم ہی تو ایسی تعلیم ہے جو بچوں کو والدین کی عزت و تکریم ان کی اطاعت و فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کو ابھارتی ہے ویسے بھی آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ)) ❸

''(دین کا) علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و زن) پر فرض ہے۔''

---

❶ بخاری، الصوم قبل الحدیث: ١٩٦٠۔

❷ مسلم، الحج، باب صحة حج الصبي وأجر من حج به: ١٣٣٦؛ ابو داؤد: ١٧٣٦۔

❸ ابن ماجه، مقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم: ٢٢٤؛ صحيح الجامع الصغير: ٣٩١٤۔

بچوں کی اخلاقی تربیت کرنا

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَ فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ)) [1]

سیدنا عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز چھوڑنے پر مارو اور ان کے بستر الگ کر دو۔''

فوائد:

1. بچے کی بچپن میں کی جانے والی تربیت ''النَّقْشُ فِي الْحَجَرِ'' کی مانند ہوتی ہے یعنی جو عادات اسے بچپن میں پڑ جائیں وہ کبھی نہیں بھولتا، اسلام نے اخلاقیات کو سیکھانے کے لیے والدین کی ذمہ داری لگائی ہے کہ وہ شروع سے ہی اس کی ہر بات ہر عادت اور ہر کام پر دھیان دیں اور ہر چیز کو اسلامی نہج کے مطابق کریں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ داری کی عمر کو پہنچنے والے کے بستر کو الگ کر دینے کا حکم اس لیے دیا تا کہ وہ بہن بھائی آپس میں کوئی غلط حرکت نہ کر بیٹھیں جوان کے لیے اور والدین کے لیے باعث ندامت ہو اور ہر قسم کی تہمت سے محفوظ رہیں۔

2. بچوں کو جھوٹ بولنے، فحش کلامی کرنے اور گالی گلوچ کرنے سے روکیں کیونکہ جھوٹ مومن کی شایان شان نہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَ إِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَ يَتَحَدَّثُ الْكَذِبَ حَتّٰى

[1] رواہ ابوداؤد، الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ: ٤٩٥: صحیح ابی داؤد للالبانی: ٤٦٦؛ احمد: ٢/ ١٨٧۔

يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا)) [1]

''جھوٹ سے بچو، اس لیے کہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ انسان کو جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے حتی کی اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

3 بچوں کو چوری کی عادت سے بچائیں کیونکہ یہ وہ عادت ہے جو بچے کے مستقبل کو تباہ کر دیتی ہے اور والدین کے لیے ذلت کا سبب بنتی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ایسا عمل کرنے والے کو ملعون قرار دیا ہے بچے کا اس برائی کو اپنانے اور اس میں پختگی اختیار کرنے میں والدین کا اہم کردار ہے کیونکہ بچہ اگر بچپن میں چوری کر کے آئے تو والدین اس کو نہ روکیں اور اس کی حوصلہ افزائی کریں تو بچپن کی عادت پختہ ہو جاتی ہے جیسا کہ کسی چور کو پھانسی کا حکم دیا گیا جب اس کو پھانسی دینے کا وقت آیا تو لوگوں نے پوچھا کہ تمہاری کوئی آخری خواہش ہو تو بتاؤ تو اس نے کہا سب سے پہلے پھانسی میری ماں کو دی جائے کیونکہ جب بچپن میں میں سب سے پہلے انڈہ چوری کر کے لایا تھا تو میری ماں نے خوشی کا اظہار کیا تھا اور مجھے کچھ نہیں کہا تھا جس کی وجہ سے آج میں اس تختہ تک آ پہنچا ہوں اللہ تعالیٰ نے چور کے لیے جزا بھی سخت متعین کی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا﴾ [2]

''چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دو یہ اس کا بدلہ ہے جو انہوں نے کیا۔''

4 بچوں کو سونے، جاگنے کے اذکار، نماز نبوی اور دیگر روز مرّہ معاملات کی دعائیں یاد کروائی جائیں اور انہیں مہمانوں کے ساتھ اور عزیز و اقارب کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت کی جائے نیز کھانے پینے کے آداب سکھائے جائیں جیسا کہ حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھا اور میرا ہاتھ کھانے کے برتن میں گھوم رہا تھا

[1] بخاری، الأدب، باب قول الله تعالى ﴿يأيها الذين امنوا اتقوا الله......﴾: ٦٠٩٤؛ ابو داؤد: ٤٩٨٩؛ مسلم: ٢٦٠٧۔ [2] ٥/ المائدہ: ٣٨۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

((یَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ وَکُلْ بِیَمِیْنِكَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِیْ بَعْدُ)) ❶

''اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر کھا (یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھا) اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے آگے سے کھا اس کے بعد میں ہمیشہ ایسے ہی کھایا کرتا تھا۔''

بچوں کی جسمانی تربیت کرنا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ:((وَکُلُّ مَا یَلْهُوْ بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْیَهُ بِقَوْسِهِ وَ تَأْدِیْبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَأَتَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ)) ❷

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر کھیل کود جس کو مسلمان کھیلتا ہے وہ باطل ہیں صرف تین حق (درست) ہیں (۱) تیر اندازی کرنا (۲) اپنے گھوڑے کو سدھانا (۳) اپنی بیوی (اہلیہ) کے ساتھ کھیلی کرنا۔''

فوائد:

❶ بچوں کی صحت وتندرستی کا خیال رکھنا بھی والدین کی ذمہ داری ہے کہ والدین انہیں ایسی اشیاء کھانے یا استعمال کرنے نہ دیں جن سے ان کی صحت پر اثر پڑتا ہو اور نہ ہی ایسی کھیل وغیرہ کھیلنے دیں جو بے مقصد اور وقت کا ضیاع ہو کیونکہ وقت اور فراغت بہت بڑی نعمت ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ : الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)) ❸

''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے متعلق اکثر لوگ نقصان میں ہیں ایک صحت وتندرستی

---

❶ بخاری، الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين:٥٣٧٦؛مسلم:٢٠٢٢۔

❷ رواه ابن ماجه، الجهاد، باب الرمي في سبيل الله:٢٨١١؛صحيح ابن ماجه:٢٨٦١؛ والصحيحة:٣١٥؛الترمذی:١٦٣٧۔ ❸ بخاری، الرقاق، باب الصحة والفراغ ولا عيش الا عيش الآخرة:٦٤١٢۔

اور دوسری فراغت۔"

2 بچوں کی جسمانی صحت کے لیے ضروری ہے کہ ایسی ورزشیں کرنی چاہیں جو صحت کو بحال رکھ سکیں اور کھیلتے وقت بھی ایسا کھیل کھیلا جائے جو ہر لحاظ سے مفید ہو مثلاً: گھڑ سواری ورزش کی ورزش اور جہاد کی تیاری بھی، گویا کھیلنے میں بھی اسلامی کھیل کا انتخاب کرنا چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی اوپر حدیث گزر چکی ہے۔

3 مزید آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهْوٌ أَوْ سَهْوٌ اِلَّا أَرْبَعَ خِصَالٍ: مَشْيُ الرَّجُلِ بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ وَتَأْدِيْبُهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَةُ أَهْلِهِ وَتَعْلِيْمُهُ السَّبَاحَةَ)) [1]

"ہر وہ چیز جس میں اللہ کا ذکر نہیں وہ کھیل کود یا غفلت ہے سوائے چار کاموں کے

۱۔ آدمی کا دونشانوں کے درمیان چلنا (یعنی دوڑ)۔

۲۔ گھڑ سواری کی تربیت لینا۔

۳۔ بیوی کے ساتھ خوش طبعی (ہنسی مذاق) کرنا۔

۴۔ تیراکی سیکھنا (پانی پر تیرنے کی تربیت لینا)۔"

4 والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں کے سامنے ہر اچھا عمل کریں کیونکہ بچے ہر اس چیز اور کام کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں جسے وہ سنتے ہیں یا دیکھتے ہیں جیسا کہ ابو محذورہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے آپ کے پاس اذان دی گئی یہ بکریاں چرا رہے تھے انہوں نے سن کر نقل اتارنا شروع کر دی۔ آپ ﷺ کو اس کی آواز بہت اچھی لگی آپ ﷺ نے فرمایا: دوبارہ اذان سنا اس نے سنائی تو آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی:

((اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَاهْدِهِ اِلَى الْإِسْلَامِ))

"اے اللہ! اس میں برکت فرما اور اسے اسلام کی طرف ہدایت دے

دے۔"

---

[1] طبرانی فی الکبیر: ۲/ ۱۹۳؛ السلسلة الاحادیث الصحیحة: ۳۱۵۔

پھر یہ اسی وقت مسلمان ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذْهَبْ أَنْتَ مُؤَذِّنُ أَهْلِ مَكَّةَ))

''جا آج کے بعد تو ہی مکہ والوں کا موذن ہے۔''

اولاد کے لیے نیک رشتہ ڈھونڈو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا خَطَبَ إِلَیْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس کوئی ایسا نکاح کا پیغام بھیجے جس کا دین اور اخلاق تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہو گا۔''

فوائد:

1. والدین کے لیے ضروری ہے کہ اللہ نے انہیں بیٹی دے رکھی ہو یا بیٹا وہ دونوں کے عمر بلوغت کے پہنچ جانے کے بعد ان کے لیے اچھے مناسب اور دیندار رشتے ڈھونڈ کر نکاح کر دیں اگر بیٹی ہے تو اس کے لیے ایک ایسے شوہر کا انتخاب کریں جو دیندار، بااخلاق ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نکاح میں کفو کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہے۔

﴿الزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً﴾ [2]

''زانی مرد صرف زانیہ عورت یا مشرکہ عورت سے ہی نکاح کرتا ہے۔''

﴿اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثَاتِ وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبَاتِ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّؤُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ لَهُمْ

[1] رواه الترمذی، النکاح، باب ما جاء اذا جآء کم من ترضون دینه فزوجوه: ۱۰۸٤؛ابن ماجه:۱۹۶۷؛حدیث حسن عندالالبانی رحمه الله إرواء الغلیل:۱۸٦۸۔

[2] ۲٤/ النور: ۳۔

مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ﴾ ❶

''خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لائق ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں، ایسے پاک لوگوں کے متعلق جو کچھ بکواس (بہتان باز) کر رہے ہیں وہ ان سے بالکل بری ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی ہے۔''

❷ بیٹی بیٹے کے نکاح میں کفایت کو نظر انداز نہ کیا جائے لیکن یہ یاد رکھا جائے کہ کفایت زیادہ معتبر صرف دین کے اعتبار سے ہے ورنہ تو سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جو ایک مالدار اور سرمایہ دار تھے ان کی بہن حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ❷

اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جو غلام تھے ان کا نکاح ایک قریشی خاتون زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کرایا تھا نیز عمر کے اعتبار سے بھی چھوٹی ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا بلکہ بلوغت کو دیکھا جائے گا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نو سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا جب کہ آپ کی عمر (۵۴) سال تھی البتہ اگر عمروں میں کفو ہو تو مناسب ہے۔

❸ بیٹی کے لیے صالح خاوند کا انتخاب کرنے کی ایک مثال:

سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم کسی مالک کے ہاں اس کے باغ کے مالی تھے مالک نے باغ میں آ کر ایک دن جوس مانگا تو مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے انار نچوڑ کر پیش کر دیا مالک نے پیا تو وہ کھٹا تھا اس نے دوبارہ لانے کو کہا پھر لانے پر بھی کھٹا تھا تین بار ایسے ہی ہوا تو مالک نے مبارک سے کہا

((وَاعَجَبَالَكَ يَا غُلَامُ! فِي الْحَائِطِ شَهْرَانِ وَلَا تَعْرِفُ حُلْوَهُ مِنْ حَامِضِهِ))

---

❶ ٢٤/ النور: ٢٦۔

❷ دار قطني: ٣/ ٣٠٢۔

"اے نوجوان تجھے اس باغ میں کئی ماہ کام کرتے ہوگئے ہیں لیکن تجھے اس میں کھٹے اور میٹھے پھل کا پتہ نہیں چلا۔"

تو مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھے کیسے پتہ چل سکتا تھا میں نے کھایا ہی نہیں اور فرمانے لگے

((اِنَّمَا قُلْتَ لِیْ صِنْ وَلَمْ تَقُلْ صِنْ وَکُلْ وَاللّٰهِ! لَا اَعْرِفُ حُلْوَهُ مِنْ حَامِضِهِ)) [1]

"جناب آپ نے مجھے اس باغ کی حفاظت کا کہا تھا یہ نہیں کہا تھا میں اس کی حفاظت بھی کروں اور اس سے کھاؤں بھی اللہ کی قسم! مجھے اس کے کھٹے اور میٹھے کی کوئی پہچان نہیں ہے۔"

تو باغ کے مالک نے اپنی بیٹی کی شادی مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کردی جن کی پشت سے محدث زماں عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔

بیٹے کے لیے صالح بیوی چنو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَ لِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ)) [2]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال، حسب ونسب، خوبصورتی اور دین کی وجہ سے، پس تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں تو دین والی کو ترجیح دے۔"

فوائد:

1. بیٹے کے رشتے کے انتخاب کے لیے ان چار چیزوں کو دیکھا جائے لیکن اگر کوئی بھی موجود

---

[1] شرح مسلم للنووی، الرضاع، باب ذات الدین: ۵/ ۱۶۶۷۔

[2] رواه البخاری، النکاح، باب الإکفاء فی الدین: ۵۰۹۰؛ مسلم: ۱۴۶۶؛ ابوداؤد: ۲۰۴۷؛ احمد: ۲/ ۴۲۸۔

نہ ہو، دین ہو تو پھر اسی کو ترجیح دینی چاہیے کیونکہ صرف حسب ونسب کو ترجیح دینا تو جاہلیت کا وطیرہ ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین کام جاہلیت کے ہیں۔

(۱) الْفَخْرُ بِالْأَحْسَابِ حسب پر فخر کرنا۔

(۲) وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ نسب میں طعن کرنا۔

(۳) وَالنِّيَاحَةُ اور نوحہ کرنا۔ [1]

[2] بیٹے کے لیے انتخاب شریک حیات کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا کہ وہ کیسی ہونی چاہیے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان

((فَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً تُعِيْنُ أَحَدَكُمْ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ)) [2]

''اور امور آخرت پر مددگار مومنہ بیوی۔''

حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

[3] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)) [3]

''دنیا ساری کی ساری فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کا بہترین سامان صالح بیوی ہے۔''

[4] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی عورت سب سے بہتر ہے......؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ)) [4]

---

[1] صحيح الجامع الصغير: ٣٠٥٥۔

[2] صحيح ابن ماجه، النكاح، باب افضل النساء: ١٥٠٥؛ السلسلة الصحيحة: ٢١٧٦۔

[3] مسلم، الرضاع، باب خير متاع الدنيا المرأة الصالحة: ١٤٦٧؛ ونسائي: ٣٢٣٢۔

[4] نسائي، النكاح، باب اى النساء خير: ٣٢٣١؛ وصحيح الجامع الصغير: ٣٢٩٨؛ الصحيحة: ١٨٣٨۔

''ایسی عورت کہ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے جب وہ اسے کسی کام کا حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے، اس کی مال و جان کے حوالے سے اس کا شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اس میں اس کی مخالفت نہ کرے۔''

5 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا أَنْتَقُ أَرْحَامًا وَ أَرْضَى بِالْيَسِيْرِ)) [1]

''کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو کیونکہ وہ شریں زباں ہوتی ہیں اور ان سے اولاد زیادہ ہوتی ہے اور وہ قلیل عطیہ پر خوش ہو جاتی ہیں۔''

6 حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے ایک خوبصورت حسب و نسب والی عورت کو پایا ہے مگر وہ بچے نہیں جنتی کیا میں اس سے نکاح کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' پھر وہ دوسری مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے اسے پھر منع فرمایا پھر وہ تیسری بار آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَزَوَّجُوْا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ)) [2]

''تم بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی خواتین سے ہی نکاح کرو کیونکہ روز قیامت میں تمہاری کثرت کے باعث امتوں پر فخر کروں گا۔''

والدین سے حسن سلوک کرنا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا)) قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: ((ثُمَّ

[1] ابن ماجه، النكاح، باب تزوج الأبكار: ١٨٦١؛ الصحيحة: ٦٢٣۔

[2] ابوداؤد، النكاح، باب النهي عن تزويج من لم يلد من النساء: ٢٠٥٠؛ ابن ماجه: ٤٠٢٨؛ حديث صحيح كما في ارواء الغليل: ١٧٨٤؛ احمد: ٣/ ١٥٨۔

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) [1]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وقت پر نماز ادا کرنا۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر کون سا......؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔'' انہوں نے پھر پوچھا پھر کونسا......؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہاد فی سبیل اللہ۔''

فوائد:

1. حقوق اللہ کے بعد حقوق الوالدین سب سے زیادہ ادائیگی کا حق رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بارہا قرآن مجید میں والدین کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ [2]

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرتے رہو۔''

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ [3]

''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔''

﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ، وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا﴾ [4]

''تو ان کے آگے اُف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے

---

[1] رواه البخاري، مواقيت الصلاة، باب فضل الصلاة لوقتها:٥٢٧، ٨٥؛ ترمذي:١٧٣؛ ابن حبان:١٤٧٦۔
[2] ٤/ النساء:٣٦۔
[3] ١٧/ الاسراء:٢٣۔
[4] ١٧/ الاسراء:٢٤۔

سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا کہ انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔"

2 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيُزَادَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) 1

"جسے اچھا لگے کہ اس کی عمر دراز کر دی جائے اور اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے تو وہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اپنے رشتہ داروں کو ملائے۔"

3 ماں سب سے زیادہ حسن سلوک کی مستحق ہے جیسا کہ ایک صحابی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر پوچھا:

((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ: أُمُّكَ)) 2

"کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حسن سلوک کا لوگوں میں سے زیادہ حق دار کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تیری ماں۔"

آپ نے تین مرتبہ اس کے پوچھنے پر کہا کہ تیری ماں اور چوتھی بار کہا کہ تیرا باپ

4 کیونکہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے اور باپ جنت کا دروازہ ہے۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا:

((فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا)) 3

"(اے معاویہ ماں کی خدمت کر) اس کے ساتھ حسن سلوک کر کیونکہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔"

5 حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

1 صحيح الترغيب، البر والصلة وغيرهما، باب الترغيب في بر الوالدين وصلتهما وتاكيد طاعتهما: ۲٤۸۸۔ 2 بخاري، الأدب، باب من احق الناس بحسن الصحبة: ۵۹۷۱؛ مسلم: ۲۵٤۸؛ احمد: ۸۳۵۲۔

3 نسائي، الجهاد، باب الرخصة في التخلف لمن له والدة: ۳۱۰٤؛ حديث صحيح۔

((اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ)) [1]

"والد جنت (میں داخلے) کا سب سے بہترین دروازہ ہے اب تم اس دروازے کو (نافرمانی اور برے سلوک کے ذریعے) ضائع کرلو یا (اطاعت و فرمانبرداری کے ذریعے) محفوظ کرلو۔"

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

والدین کی نافرمانی حرام ہے

عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَ مَنْعًا وَهَاتِ وَ وَأْدَالْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَ قَالَ وَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)) [2]

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی (چیز ہوتے ہوئے بھی) نہ دینا اور (حق نہ رکھتے ہوئے بھی) مانگنا اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا حرام کیا ہے اور تمہارے لیے فضول گفتگو، بہت زیادہ سوال کرنا اور مال کو ضائع کرنا ناپسند کیا ہے۔"

فوائد:

[1] والدین کی اطاعت وفرمانبرداری میں ہی اللہ کی رضامندی ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ)) [3]

---

[1] ابن ماجه، الأدب، باب بر الوالدين: ٣٦٦٣؛ ترمذي: ١٩٠٠؛ الصحيحة: ٩١٤۔

[2] رواه البخاري، الأدب، باب عقوق الوالدين من الكبائر: ٥٩٧٥؛ مسلم: ٥٩٣۔

[3] ترمذي، البر والصلة، باب ما جاء من الفضل في رضى الوالدين: ١٨٩٩؛ صحيح الترغيب: ٢٥٠١۔

”رب کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔“

2 حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تین بندے ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نہ تو نفلی عبادت قبول فرماتا ہے اور نہ ہی فرضی (وہ یہ ہیں)

(۱) عَاقٌّ والدین کا نافرمان۔

(۲) وَمَنَّانٌ احسان جتلانے والا۔

(۳) ومُكَذِّبٌ بِالْقَدْرِ اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔ [1]

3 والدین کی نافرمانی کرنا گویا اللہ کی نافرمانی کرنا ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے جیسا کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا أُنَبِّـئُـكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ)) [2]

”کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے متعلق نہ بتاؤں (ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) ہم نے کہا ضرور کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔“

4 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ)) [3]

”اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے اپنے والدین پر لعنت کی (انہیں برا بھلا کہا)۔“

5 والدین کی خدمت اور فرمانبرداری سے انسان کی آخرت بھی سنورتی ہے اور دنیوی مشکلات بھی دور ہوتیں ہیں جیسا کہ تین بندے کسی غار میں پھنس گئے تو انہوں نے اپنے اپنے

---

[1] صحیح الترغیب، البر والصلة، باب الترهيب من عقوق الوالدين:٢٥١٣۔

[2] بخاری، الأدب، باب عقوق الوالدين من الكبائر:٥٩٧٦؛مسلم:٨٧۔

[3] مسلم، الأضاحی، باب تحريم الذبح لغير الله تعالىٰ ولعن فاعله:١٩٧٨۔

نیک اعمال بیان کر کے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے ان کی مشکل کو دور کر دیا ان میں سے ایک والدین کی خدمت کرنے والا تھا اس نے کہا اے اللہ! میں اپنے والدین کی خدمت اپنے بیوی بچوں سے پہلے کرتا تھا

((اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، قَالَ: فَفُرِجَ عَنْهُمْ)) [1]

''اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میں نے یہ کام صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے اس چٹان کو ہٹا کر اتنا راستہ تو بنا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: چنانچہ وہ پتھر (اللہ کے حکم سے) کچھ ہٹ گیا۔''

6 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اطاعت و فرمانبرداری صرف نیکی کے کاموں میں کرنی ہے۔

((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِی مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ)) [2]

''خالق کی نافرمانی کے کاموں میں مخلوق کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔''

جیسا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کو جواب دے کر اپنے ایمان کا ثبوت دے دیا۔ [3]

رمضان کے فضائل

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) [4]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے روزہ رکھا تو اس کے سابقہ گناہ معاف

[1] بخاری، البیوع، باب اذا اشتری شیئا لغیرہ بغیر اذنہ فرضی (۲۲۱۵) ومسلم (۲۷۴۳)
[2] صحیح الجامع الصغیر (۷۵۲۰) [3] تفسیر قرطبی (۱۳/ ۲۹۱)
[4] رواہ البخاری، الصیام، باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا (۱۹۰۱) ومسلم (۲۵۹) وابوداؤد (۱۳۷۱) واحمد (۷۷۹۲)

کر دیے جاتے ہیں۔"

فوائد:

1 رمضان المبارک کا مہینہ رحمتوں، برکتوں والا مہینہ ہے جس میں اللہ رب العالمین نے مومنین کو بہت سی نعمتوں سے نوازا مثلاً: فتح مکہ، غزوہ بدر کی عظیم کامیابی نزول قرآن اور لیلۃ القدر کی بابرکت رات نیز رمضان کے بابرکت مہینہ میں ہی پاکستان کا خطہ ارض معرض وجود میں آیا۔ علاوہ ازیں

رسول کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ)) 1

"جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔"

اور دوسری روایت میں ہے:

((إِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ)) 2

"جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔"

2 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْیَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِیَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ)) 3

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزہ دار کے منہ

1 بخاری، الصوم، باب هل یقال رمضان أو شهر رمضان؟ ومن رأى كله واسعا:١٨٩٩؛ مسلم:١٠٩٨؛ ابن خزیمة:١٨٨٢۔ 2 بخاری، الصوم ایضًا:١٨٩٨۔

3 بخاری، الصیام، باب هل یقول انی صائم اذا شتم: ١٩٠٤؛ مسلم، الصیام باب فضل الصیام:١١٥١۔

کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی (ایک تو جب) وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسرا) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب حاصل کر کے خوش ہوگا۔''

3 سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ ؟ فَيَقُومُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ)) 1

''جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازے سے جنت میں صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے ان کے سوا کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا کوئی اندر نہیں جائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہیں جائے گا۔''

نیز جنت کے آٹھ دروازے ہیں روزے کا، زکوٰۃ کا، نماز کا، جس شخص کو آٹھوں دروازوں سے داخلے کے لیے کہا جائے گا وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ 2

فضائل رمضان

عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهُ:((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ)) 3

---

1 بخاری، الصیام ، باب الریان للصائمین:١٨٩٦؛مسلم:١١٥٢۔

2 بخاری، الصیام، باب الریان للصائمین:١٨٩٧۔

3 صحیح الترغیب، الصوم، باب الترغیب فی الصوم مطلقاو ما جاء فی فضله و فضل دعاء الصائم:٩٨٣؛الترمذی:٢٦١٦۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (یعنی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: ''کہ کیا میں تمہاری خیر کے دروازوں پر رہنمائی نہ کروں؟ میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ (گناہوں کے سامنے) ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔''

فوائد:

❶ ماہ رمضان ایسا بابرکت مہینہ ہے جس میں اللہ رب العالمین نے انسانیت پر بہت بڑے بڑے انعامات فرمائے مثلاً: جتنی آسمانی کتابیں کائنات کی رہنمائی کے لیے بھیجیں وہ سب اسی رمضان المبارک میں نازل فرمائیں مثلاً: صحف ابراہیم رمضان المبارک کی پہلی رات کو، تورات رمضان المبارک کی چھ تاریخ کو، انجیل رمضان المبارک کی تیرہ تاریخ کو، زبور رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ کو اور قرآن مجید رمضان المبارک کی چوبیس تاریخ کو نازل ہونا شروع ہوا۔ ❶

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ﴾ ❷

''ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔''

❷ یہی وہ مہینہ رمضان المبارک ہے جس میں اللہ رب العالمین نے لیلۃ القدر کی رات کو رکھا ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَیْرَ كُلَّهُ وَلَا یُحْرَمُ خَیْرَهَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ)) ❸

---

❶ صحیح الجامع الصغیر: ١٤٩٧؛ الصحیحة: ١٥٧٥۔ ❷ ٢/ البقرہ: ١٨٥۔

❸ ابن ماجه، الصیام، باب ما جاء فی فضل شهر رمضان: ١٦٤٤؛ صحیح ابن ماجه: ١٣٣٣۔

"بلاشبہ یہ (بابرکت) مہینہ تمہارے پاس آیا ہے (اسے غنیمت سمجھو) اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر و برکت سے محروم رہا اور اس کی خیر و برکت سے صرف وہی محروم رہتا ہے جو (ہر قسم کی خیر سے) محروم ہو۔"

3 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ابن آدم کے ہر نیک عمل کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا تک (رمضان میں) بڑھا دیا جاتا ہے۔" [1]

4 رمضان المبارک میں جو انسان عمرہ کرتا ہے اسے حج کا ثواب عطا کر دیا جاتا ہے جیسا کہ حجۃ الوداع سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سنان رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

((فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً)) [2]

"جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ (کا اجر و ثواب) حج کے برابر ہوتا ہے۔"

ماہ رمضان ماہ غفران

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ)) [3]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانچوں نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک اپنے درمیان ہونے والے گناہوں کو مٹا دیتا ہے جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔"

---

[1] مسلم، الصیام، باب حفظ اللسان للصائم: ۱۱۵۱۔

[2] بخاری، الحج، باب حج النساء: ۱۸۶۳؛ مسلم: ۱۲۵۶۔ [3] رواہ مسلم، الطہارۃ، باب الصلوات الخمس والجمعۃ إلی الجمعۃ: ۲۳۳؛ الترمذی: ۲۱۴؛ ابن ماجہ: ۱۰۸۶۔

فوائد:

❶ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جب میں اسے کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَعْبُدُاللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ))

''تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز قائم کر، فرض زکوۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔''

اس نے کہا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس سے کچھ بھی زیادہ نہیں کروں گا جب وہ آدمی واپس مڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا)) [1]

''جو اہل جنت کا کوئی آدمی دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے۔''

❷ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفِعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ! إِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ)) [2]

''روزہ اور قرآن مومن بندے کی سفارش کریں گے روزہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے اور شہوت زنی سے روکے رکھا' اس لیے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ رات کو میں

[1] بخاری، الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ:١٣٩٧؛مسلم:١٤۔

[2] صحیح الترغیب، الصوم، باب الترغیب فی الصوم مطلقا وما جاء فی فضله وفضل دعا الصائم:٩٨٤؛ حاکم: ١/ ٥٥٤؛احمد:٢/ ١٧٤۔

نے اسے نیند سے روکے رکھا اس لیے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما پھر دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔“

3 سیدنا عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

((أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدتُّ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأَدَّيْتُ الزَّكَاةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَ قُمْتُهُ فَمِمَّنْ أَنَا ؟ قَالَ : مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ)) [1]

”کیا خیال ہے؟ اگر میں یہ شہادت دوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں میں پانچ نمازیں پڑھوں، زکوٰۃ ادا کروں، ماہ رمضان کے روزے رکھوں اور اس میں قیام بھی کروں تو میں کن لوگوں میں ہوں گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیقین اور شہدا میں سے۔“

تارک صوم

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ:قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!مُرْنِيْ بِعَمَلٍ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ))، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ! مُرْنِيْ بِعَمَلٍ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ))، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مُرْنِيْ بِعَمَلٍ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ)) [2]

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے کسی عمل کا حکم دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزے رکھا کرو کیونکہ اس کے برابر کوئی چیز نہیں۔“ پھر میں نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے کسی عمل کا حکم

[1] صحیح الترغیب، الصوم، باب الترغیب فی صیام رمضان احتسابا:١٠٠٣؛ابن خزیمہ: ٢٢١٢۔

[2] صحیح الترغیب، الصوم، باب الترغیب فی الصوم مطلقاً:٩٨٦؛ابن خزیمة: ١٨٨٨۔

دیجیے آپ ﷺ نے فرمایا: ”روزے رکھا کرو کیونکہ اس کے برابر کوئی چیز نہیں۔“ میں نے پھر کہا اے اللہ کے رسول! مجھے کسی عمل کا حکم دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”روزے رکھا کرو کیونکہ اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔“

فوائد:

❶ روزہ ارکان اسلام میں سے ہے جس کا تارک خارج از اسلام ہے جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین اسلام کی تین بنیادیں ہیں

((مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ شَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ وَ صَوْمُ رَمَضَانَ)) [1]

”جس نے ان میں سے کسی سے ایک کو بھی انکار کرتے ہوئے چھوڑ دیا اسے قتل کرنا جائز ہے کلمہ شہادت، فرض نماز اور رمضان کے روزے۔“

❷ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ

((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ))

”اگر کسی نے رمضان میں کسی عذر اور مرض کے بغیر ایک دن کا روزہ نہ رکھا تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا بدلہ (یعنی قضا) نہیں ہو سکتے۔“

❸ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے اور کہا آمین، آمین، آمین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور آپ نے کہا، آمین، آمین، آمین (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا

((مَنْ اَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ آمِيْنَ فَقُلْتُ آمِيْنَ)) [2]

---

[1] مسند ابی یعلی (٤/ ٢٣٤٩) حافظ ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے)

[2] صحيح الترغيب، الصوم، باب الترغيب فى صيام رمضان احتسابا وقيام ليله سيما ليلة القدر: ٩٩٧؛ ابن خزيمة: ١٨٨٨۔

"جس شخص کی زندگی میں رمضان المبارک کا مہینہ آیا اور وہ اس میں اپنی بخشش نہ کروا سکا تو وہ آگ میں داخل ہو اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہہ دیا۔"

4 آپ ﷺ کو خواب میں ایسے لوگ دیکھائے گئے جو وقت افطار سے قبل جان بوجھ کر روزہ افطار کر لیتے تھے (یعنی یا روزہ رکھتے نہ تھے اگر رکھتے تھے تو جلد ہی افطار کر لیتے تھے) وہ الٹے لٹکے ہوئے تھے اور ان کے منہ چیرے گئے نیز ان کے منہوں سے خون بہہ رہا تھا۔" [1]

سحری و افطاری کے فضائل

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا بِتَعْجِيْلِ فِطْرِنَا وَ تَأْخِيْرِ سَحُوْرِنَا)) [2]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بلاشبہ ہم انبیا کا گروہ ہیں، ہمیں جلد افطاری کرنے اور تاخیر سے سحری کھانے کا حکم دیا گیا ہے۔"

فوائد:

1 سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً)) [3]

"سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔"

2 سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ)) [4]

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور فرشتے ان کے لیے

[1] صحیح الترغیب، الصوم، باب الترهیب من إفطار شيء من رمضان من غیر عذر: ۱۰۰۵۔ [2] سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی: ۴/ ۳۷۶۔ [3] بخاری، الصوم، باب برکة السحور من غیر ایجاب: ۱۹۲۳؛ مسلم: ۱۰۹۵۔ [4] صحیح الترغیب، الصوم، باب الترغیب فی السحور سیما بالتمر: ۱۰۶۶؛ ابن حبان: ۳۴۶۷۔

دعا کرتے ہیں۔''

❸ سحری کے لیے بیدار ہونے سے لے کر صبح صادق تک سحری کا وقت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ (۱۸۷) میں بیان کیا ہے البتہ تاخیر سے سحری کا کرنا افضل اور انبیا کی سنت ہے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ ؟ قَالَ : قَدْرَ خَمْسِيْنَ آيَةً)) ❶

''ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ ﷺ صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے میں نے دریافت کیا کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا تو انہوں نے کہا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے) کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔''

❹ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ)) ❷

''لوگ جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے ہمیشہ خیر و عافیت سے رہیں گے۔''

❺ افطاری کا وقت سورج غروب ہونے کا ہے۔ ❸

❻ روزہ دار جب افطاری کے وقت دعا کرتا ہے تو اسے قبولیت سے نوازا جاتا ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ : الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ)) ❹

''تین بندے ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی عادل حکمران، روزہ دار حتی کہ وہ افطار کرے اور مظلوم کی دعا۔''

---

❶ بخاري، الصوم، باب قدر كم بين السحور وصلاة الفجر :۱۹۲۱؛مسلم:۱۰۹۷؛ ابن ماجه:۱۶۹٤۔ ❷ بخاري، الصوم، باب تعجيل الإفطار:۱۹۵۷؛مسلم:۱۰۹۸۔

❸ بخاري، الصوم، باب فتى يحل فطر الصائم:۱۹۵٤۔

❹ ترمذي، الدعوات، باب في العفو والعافية:۳۵۹۸؛ابن ماجه:۱۷۵۲؛اسناده حسن۔

7 روزہ کھولتے وقت رسول اللہ ﷺ یہ کلمات کہا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ)) [1]

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر افطار کیا۔''

8 سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا)) [2]

''جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا اجر ملے گا جتنا اجر روزے دار کے لیے ہوگا اور روزہ دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی۔''

حالت روزہ میں جھوٹ اور لغوبات سے بچو

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَولَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ)) [3]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ ایسا شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔''

فوائد:

1 روزے کے تقاضے میں ایک تقاضا یہ ہے کہ آدمی برائی، شہوت اور جھوٹ، لغویات اور فضول گوئی کو چھوڑ دے جیسا کہ روزِ قیامت روزہ دار ایسے بندے کی سفارش کرے گا جو کھانے پینے کے چھوڑنے کے ساتھ ساتھ شہوت اور گناہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے اگر آدمی ان گناہوں سے

[1] ابوداود، الصیام، باب القول عند الإفطار:۲۳۵۸؛حسن عند الالبانی إرواء الغلیل: ۹۱۹۔

[2] ترمذی، الصوم، باب فضل من فطر صائما:٦٤٧؛صحیح الترمذی:٦٤٧۔

[3] رواہ البخاری، الصوم، باب من لم یدع قول الزور والعمل به :۱۹۰۳؛الترمذی:۱٦٨٩؛ وابو داؤد:۲۳٦۲۔

نہیں بچتا تو روزے کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الظَّمأُ)) [1]

"کتنے ہی روزہ دار جن کو سوائے (بھوک) پیاس کے روزہ رکھنے سے کچھ نہیں ملتا (یعنی روزہ کا اجر صرف کھانے پینے سے محرومی ملتا ہے)۔"

2 سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَدَعِ الْخَنَا وَالْكَذِبَ فَلَا حَاجَةَ لِلّٰهِ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ)) [2]

"جس شخص نے بدزبانی اور جھوٹ نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

3 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلُ)) [3]

"روزہ (گناہوں سے بچاؤ کی) ایک ڈھال ہے لہٰذا (روزہ دار) نہ فحش باتیں کرے اور نہ جہالت کی گفتگو کرے۔"

4 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَا لرَّفَثِ فَإِنَّ سَابَكَ اَحَدٌ أَوجَهِلَ عَلَيْكَ فَلْتَقُلْ: إِنِّىْ صَائِمٌ إِنِّىْ صَائِمٌ)) [4]

"روزہ صرف کھانا پینا چھوڑنے کا نام نہیں ہے بلکہ روزہ تو لغو (ہر بے فائدہ کلام اور کام) اور رفث (جنسی خواہشات پر مبنی حرکات اور کلام) سے بچنے کا نام ہے لہٰذا اگر کوئی تمہیں (حالت روزہ میں) گالی دے یا جہالت کی بات کرے تو اسے کہہ دو کہ میں تو روزہ دار ہوں، میں تو روزہ دار ہوں۔"

---

[1] ابن ماجه، الطهارة وسننها، باب المبالغة في الاستنشاق والاستنثار: ٤٠٧؛ صحيح ابن ماجه: ٣٢٨؛ ترمذی: ٧٨٨۔ [2] صحيح الترغيب، الصوم، باب ترهيب الصائم من الغيبة والفحش والكذب ونحوذالك: ١٠٧٩۔ [3] بخاری، الصوم، باب فضل الصوم: ١٨٩٤؛ مسلم: ١١٥١۔ [4] صحيح الترغيب، الصوم، باب ترهيب الصائم من الغيبة والفحش والكذب ونحو ذالك: ١٠٨٢۔

5 رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَسُبْ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَإِنْ سَابَكَ أَحَدٌ فَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ وَ إِنْ كُنْتَ قَائِمًا فَاجْلِسْ)) [1]

"تم روزے کی حالت میں کسی کو گالی نہ دو اگر تمہیں کوئی گالی دے تو اسے کہہ دو کہ میں تو روزہ دار ہوں اور تم اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ (تاکہ غصہ نہ آئے)۔"

نفلی روزوں کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ: ((صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأُوْتِرُ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ)) [2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین وصیتیں فرمائی تھیں: "کہ میں ہر ماہ تین دن کے روزے رکھ لیا کروں، نمازِ چاشت کی دو رکعتیں ادا کیا کروں اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔"

فوائد:

1 نبی کریم ﷺ نے نفلی روزے رکھنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے خصوصاً ایسے نوجوانوں کو جو غیر شادی شدہ تھے کیونکہ یہ گناہوں سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہے ان روزوں کو ایام بیض کے روزے کہتے ہیں جن کی وصیت رسول اللہ ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کی نیز آپ ﷺ نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو بھی یہی وصیت کی آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَبَاذَرٍّ: إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَ أَرْبَعَ عَشَرَةَ وَ خَمْسَ عَشَرَةَ)) [3]

"اے ابوذر! جب تو مہینے میں تین روزے رکھے تو (چاند کی) تیرہ، چودہ اور

---

[1] صحيح الترغيب، الصوم، ايضًا: ١٠٨٢؛ الحاكم: ١/ ٤٣٠۔

[2] رواه البخاري، الصوم، باب صيام أيام البيض ثلاث عشرة و أربع عشرة وخمس عشرة: ١٩٨١؛ مسلم: ٧٢١۔ [3] ترمذي، الصوم، باب في صوم ثلاثة من كل شهر: ٧٦١؛ صحيح الترمذي: ٦٠٨۔

پندرہ (تاریخ کو) روزے رکھے۔"

"رسول اللہ ﷺ کا خود بھی عمل تھا کہ آپ ﷺ ہر ماہ ایام بیض کے روزے رکھتے تھے۔" ❶

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیتے تھے۔

سیدنا ملحان قیسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُوْمَ الْبِيْضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَ خَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ: وَقَالَ: هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ)) ❷

"رسول اللہ ﷺ ہمیں ایام بیض یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ہمیشہ کے روزوں کی مانند ہیں (کیونکہ ہر نیکی دس گناہ ہوتی ہے اور ہر روزہ دس کے برابر ہوا)۔"

❸ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

((أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ)) ❸

"نبی ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔"

❹ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَذَاكَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ)) ❹

"جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے تو یہ عمل سارا سال (روزے رکھنے) کی مانند ہے۔"

❺ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ ابوداود: ٢٤٥٠؛ صحیح ابی داود: ٢١٤٠۔

❷ ابوداؤد، الصوم، باب فی صوم الثلاث من کل شهر: ٢٤٤٩؛ صحیح ابی داود: ٢١٣٩۔

❸ صحیح ابن ماجه للالبانی، الصیام، باب صیام یوم الاثنین والخمیس: ١٤١٤؛ الترمذی: ٧٤٥۔

❹ مسلم الصیام، باب استحباب صوم ستة أیام من شوال (١١٦٤) وابوداؤد (٢٤٣٣)

((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ)) [1]

''ماہ رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ تعالیٰ کے ماہ محرم کے روزے ہیں۔''

نیز ان میں سے خصوصی یوم عاشورہ کا روزہ یعنی دس محرم کا۔

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ)) [2]

''اللہ تعالیٰ یوم عاشوراء (دس محرم) کے روزے کے عوض گزشتہ سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔''

رمضان اور قرآن

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ! اِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ، فَيُشَفَّعَانِ)) [3]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن مومن بندے کی سفارش کریں گے روزہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے اور شہوت زنی سے روکے رکھا اس لیے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ رات کو میں نے اسے نیند سے روکے رکھا اس لیے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما پھر دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔''

[1] مسلم، الصیام، باب فضل صوم المحرم:١١٦٣؛الترمذی:٧٤٠۔

[2] مسلم، الصیام، باب استحباب صیام ثلثة أیام من کل شهر:١١٦٢؛ابوداؤد:٢٣٢٥۔

[3] رواہ احمد:٢/ ١٧٤؛الحاکم:١/ ٥٥٤؛صحیح الترغیب، الصوم، باب الترغیب فی الصوم مطلقا وما جاء فی فضله و فضل دعاء الصائم:٩٨٤؛ اسناده حسن تمام المنة، ص:٣٩٤۔

❶ قرآن اور رمضان کا بڑا گہرا تعلق ہے قرآن سب سے زیادہ جس ماہ میں پڑھا جاتا ہے وہ رمضان ہے اور اسی ماہ میں قرآن مجید کا نزول ہوا تھا سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ)) ❶

''قرآن پڑھا کرو کیونکہ قرآن روزِ قیامت ان لوگوں کی سفارش کرے گا جو اس کی تلاوت کرتے رہے۔''

❷ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَ لَامٌ حَرْفٌ وَ مِيْمٌ حَرْفٌ)) ❷

''جس نے قرآن کے ایک حرف کی تلاوت کی اس کے بدلے میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام دوسرا حرف اور میم تیسرا حرف ہے (یعنی الم پڑھنے سے تیس نیکیاں ہیں)۔''

❸ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ)) ❸

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے کچھ لوگوں کو بلند فرماتا ہے اور کچھ لوگوں کو اس کے ذریعے ذلیل کر دیتا ہے۔''

❹ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَ رَتِّلْ كَمَا تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا)) ❹

''صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ تم قرآن کی تلاوت کرتے جاؤ اور جنت

❶ مسلم، صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة القرآن:٨٠٤۔ ❷ ترمذی، فضائل القرآن، باب ما جاء فيمن قرأ حرفا من القرآن ماله من الأجر:٢٩١٠؛الصحيحة:٦٦٠۔

❸ مسلم، صلاة المسافرين و قصرها، باب فضل من يقوم بالقرآن:٨١٧؛ابن ماجه:٢١٨۔

❹ ابو داؤد، الصلاة:١٤٦٤؛الصحيحة:٢٢٤٠۔

کے درجات میں بلند ہوتے جاؤ اور اس طرح آہستہ آہستہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے جاؤ جیسے آہستہ آہستہ دنیا میں کیا کرتے تھے تمہارا مقام وہ ہے جہاں تم اپنی آخری آیت کی تلاوت کرو گے۔"

5 سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ)) [1]

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھتا اور سیکھاتا ہے۔"

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

اعتکاف

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: ((أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ)) [2]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اعتکاف کرتیں۔"

فوائد:

1 ایک خاص کیفیت سے کسی شخص کا خود کو مسجد میں روک لینا اعتکاف کہلاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

[1] بخاری، فضائل القرآن:٥٠٢٧۔ [2] رواہ البخاری، الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأواخر:٢٠٢٦؛مسلم:١١٧٢؛الترمذی:٧٩٠؛احمد:٦ / ٩٢۔

﴿وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ ❶

''اور تم مساجد میں اعتکاف کرنے والے ہو۔''

❷ اعتکاف کے لیے صرف رمضان المبارک کا آخری عشرہ خاص کرنا درست نہیں ہے اعتکاف کسی بھی وقت مسجد میں بیٹھا جا سکتا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ اعتکاف چھوڑ دیا اور پھر شوال کے عشرے کا اعتکاف کیا تھا۔ ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ)) ❸

''نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے تھے ایک سال آپ ﷺ اعتکاف نہ کر سکے تو اگلے سال آپ ﷺ نے بیس دنوں کا اعتکاف کیا۔''

❸ خواتین بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں جیسا کہ پہلی حدیث میں ہے کہ ازواج مطہرات اعتکاف بیٹھا کرتیں تھیں لیکن ان کے لیے بھی مسجد شرط ہے ورنہ ساقط ہے۔

❹ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكِفَهُ)) ❹

''نبی کریم ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر ادا فرما کر اپنی اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے۔''

❺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ (أَيِ الْعَشْرِ الْأَخِيْرَةِ مِنْ

❶ ۲/ البقرہ: ۱۸۷۔ ❷ بخاری، الاعتکاف، باب اعتکاف النساء: ۲۰۳۳؛ مسلم: ۱۱۷۳۔
❸ ابوداؤد، الصوم، باب الاعتکاف: ۲۴۶۳؛ الترمذی: ۸۰۳؛ الحاکم: ۱/ ۴۳۹؛ اسنادہ صحیح هدایة الرواة: ۲/ ۳۵۹۔ ❹ ترمذی، الصوم، باب ما جاء فی الاعتکاف: ۷۹۱؛ البخاری: ۲۰۳۳؛ مسلم: ۱۱۷۲۔

رَمَضَانَ) شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَ اَيْقَظَ أَهْلَهُ)) ❶

''جب رمضان کا آخری دھاکہ شروع ہوجاتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی کمر کس لیتے رات بھر جاگتے رہتے اور اپنی بیویوں کو بھی بیدار کرتے۔''

❻ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اعتکاف کرنے والے پر یہ سنت ہے کہ

((لَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ)) ❷

''سوائے کسی ضروری حاجت کے مسجد سے نہ نکلے۔''

❼ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

((السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ : أَلَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدُ جَنَازَةً وَلَا يَمَسُّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرُهَا)) ❸

''اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت ہے کہ وہ نہ کسی مریض کی عیادت کرے نہ جنازہ میں شرکت کرے، نہ عورت کو چھوئے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے۔''

شب قدر کی فضیلت

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ❹

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''

---

❶ بخاری، فضل لیلة القدر، باب العمل فی العشرالأواخر من رمضان: ٢٠٢٤؛مسلم: ١١٧٤؛ابوداؤد: ١٣٧٦؛ابن ماجه: ١٧٦٨ ـ ❷ ابوداؤد، الصوم، باب المعتكف يعود المريض: ٢٤٧٣؛صحيح ابی داؤد للالبانی: ٢١٦٠ ـ

❸ ابوداؤد، الصوم، باب المعتكف يعود المريض: ٢٤٧٣؛صحيح ابی داؤد للالبانی: ٢١٦٠ ـ ❹ رواه البخاری، فضل ليلة القدر، باب فضل ليلة القدر: ٢٠١٤؛مسلم: ٧٦٠؛الترمذی: ٨٠٨ ـ

فوائد:

1. شب قدر کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ○ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ○ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○﴾ [1]

''شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے اس (میں ہر کام) سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل) اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور طلوع فجر ہونے تک رہتی ہے۔''

2. جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو رسول اللہ ﷺ فرماتے:

((اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ)) [2]

''یقیناً یہ (بابرکت) مہینہ تمہارے پاس آیا ہے (اسے غنیمت سمجھو) اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر و برکت سے محروم رہا اور اس کی خیر و برکت سے صرف وہی محروم ہے جو (ہر قسم کی خیر سے) محروم ہو۔''

3. شب قدر رمضان المبارک میں کس دن ہوتی ہے اس کا کچھ تعین نہیں البتہ آخری عشرہ میں کسی رات میں ہوتی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)) [3]

''شب قدر رمضان کے آخری دھاکے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔''

4. البتہ رسول اللہ ﷺ نے چند علامات بیان فرمائی ہیں جن سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ لیلۃ القدر کی رات تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] ۹۷/ القدر: ۳۔۵۔ [2] ابن ماجه، الصيام، باب ما جاء فى فضل شهر رمضان: ۱٦٤٤؛ وصحيح ابن ماجه للالبانى: ۱۳۳۳۔ [3] بخارى، فضل ليلة القدر: ۲۰۱۷۔

① ((يُصْبِحُ الشَّمْسُ صَبِيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِثْلَ الطَّسْتِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتَّى تَرْتَفِعَ)) ❶

''شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی وہ ایسے ہوتا ہے جیسے تھالی ہو۔''

② ((لَيْلَةُ الْقَدْرِ طَلْقَةٌ لَا حَارَةَ وَلَا بَارِدَةَ ، تُصْبِحُ الشَّمْسُ يَوْمَهَا حَمْرَاءَ ضَعِيْفَةً)) ❷

''شب قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرخی مدہم ہوتی ہے۔''

❺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ شب قدر ہے تو میں کیا پڑھوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو

((اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا)) ❸

''اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، معاف کرنا تجھے پسند ہے پس تو مجھے معاف فرما۔''

کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھو

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ)) ❹

سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اللہ کا نام لو (یعنی آغاز کھانا میں بسم اللہ پڑھو) اور دائیں

---

❶ ابو داؤد، الصلاۃ، باب فی لیلۃ القدر: ۱۳۷۸؛ مسلم: ۷۶۲۔

❷ ابن خزیمۃ: ۳ / ۲۳۱؛ اسنادہ حسن فی صفۃ صوم النبی، ص: ۹۰۔

❸ ابن ماجہ، الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافیۃ: ۳۸۵۰؛ صحیح ابن ماجہ: ۳۱۵؛ الترمذی: ۳۵۱۳۔

❹ رواہ البخاری، الأطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام والأکل بالیمین: ۵۳۷۶؛ مسلم: ۲۰۲۲؛ ابو داؤد: ۳۷۷۷؛ ابن ماجہ: ۳۲۶۷۔

ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

فوائد:

❶ ہر کام سے قبل خواہ وہ کھانے پینے سے تعلق رکھتا ہو یا عام معاملات سے بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے کیونکہ یہ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ میں سے ہے اور ہر وہ کام جس کی ابتدا بغیر بسم اللہ پڑھے کی جائے وہ بے برکت ہوتا ہے اور شیطان اس میں شامل ہو جاتا ہے اسی لیے دیگر امور کی طرح رسول اللہ ﷺ نے کھانا کھانے سے پہلے بھی بسم اللہ پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالىٰ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالىٰ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ)) ❶

''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو اللہ کا نام یاد کرے (بسم اللہ پڑھے) اگر کھانا کھانے کے آغاز میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو اس طرح کہے ''بسم الله أوله وآخره۔'' (یعنی اول اور آخر دونوں حالتوں میں اللہ کے نام سے کھانے کی ابتدا کرتا ہوں)

❷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ایک روز) اپنے چھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور وہ (سارا) کھانا دو لقموں میں کھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ)) ❷

''سن لو! اگر یہ اللہ کا نام لے لیتا (یعنی بسم اللہ پڑھ لیتا) تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا۔''

❸ حضرت امیہ بن مخشی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ ابوداؤد، الأطعمة، باب التسمية على الطعام: ٣٧٦٧؛ الترمذي: ١٨٥٨؛ حديث صحيح ارواء الغليل: ١٩٦٥۔ ❷ ترمذي، الأطعمة، باب ما جاء في التسمية على الطعام: ١٨٥٨؛ حديث حسن۔

تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا حتیٰ کہ جب اس کے کھانے کا صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا اور اسے اس نے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو (یاد آنے پر) اس نے کہا "بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ" تو نبی کریم ﷺ مسکرا دیے اور فرمایا:

((مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ)) [1]

''شیطان اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا پس جب اس نے اللہ کا نام لیا (بسم اللہ پڑھی) تو اس نے اپنے پیٹ کا سارا کھانا قے کر کے باہر نکال دیا (اور بھاگ گیا)۔''

4 حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِيْ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ)) [2]

''شیطان ایسے کھانے کو اپنے لیے حلال بنا لیتا ہے جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو۔''

5 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا (بسم اللہ پڑھتا ہے) تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے:

((لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ))

''یہاں تمہارے لیے نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا۔''

اور جب داخل ہوتا ہے لیکن داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ تمہیں یہاں رات گزارنے کا ٹھکانا مل گیا ہے اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان اپنے دوستوں سے کہتا ہے

---

[1] ابوداؤد، الاطعمة، باب التسمية على الطعام:٣٧٦٨؛ النسائي في الكبرى:١٠١١٣۔

[2] مسلم، الاشربة، باب آداب الطعام والشراب:٢٠١٧؛ ابوداؤد:٣٧٦٦۔

((أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ)) ❶

''کہ یہاں تمہیں شب باشی کا ٹھکانا اور کھانا دونوں مل گئے ہیں۔''

ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھائیں

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِی سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِی حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهِ تَعَالیٰ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ)) ❷

سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں نوعمر بچہ تھا (کیونکہ ان کے والد کی وفات کے بعد ان کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آ گئی تھیں) اور میرا ہاتھ (کھاتے وقت) پورے برتن میں گھومتا تھا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے بیٹے! اللہ تعالیٰ کا نام لے اور دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔''

فوائد:

❶ ہر باعزت کام کے لیے دائیں ہاتھ کو استعمال کرنا مستحب ہے جیسا کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِی شَأْنِهِ كُلِّهِ فِیْ طُهُوْرِهِ وَ تَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ)) ❸

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کاموں (جیسے) وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتے پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند کرتے تھے۔''

---

❶ مسلم، الاشربة ایضًا: ۲۰۱۸؛ ابو داود: ۳۷۶۵۔ ❷ رواہ البخاری، الاطعمة، باب التسمية علی الطعام والاكل باليمين: ۵۳۷۶؛ مسلم: ۲۰۲۲۔

❸ بخاری، الوضوء، باب التيمن فی الوضوء والغسل: ۱۶۸؛ مسلم: ۲۶۸۔

2 حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَجْعَلُ يَمِيْنَهُ لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَ ثِيَابِهِ وَ يَجْعَلُ يَسَارَهُ لِمَا سِوَى ذٰلِكَ)) [1]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا داہنا ہاتھ اپنے کھانے، پینے اور کپڑے پہننے کے لیے استعمال فرماتے تھے اور بایاں ہاتھ ان کے سوا دوسرے کاموں کے لیے۔''

3 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَ يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)) [2]

''تم میں سے کوئی بھی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ اس سے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔''

4 حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ

((أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشِمَالِهِ فَقَالَ : كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ: لَا أَسْتَطِيْعُ ! قَالَ ''لَا اسْتَطَعْتَ '' مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلٰى فِيْهِ)) [3]

''کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اس نے کہا اس کی میرے اندر طاقت نہیں ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نہ ہی طاقت رکھے۔'' اس کو صرف تکبر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننے سے روکا تھا راوی نے بیان کیا کہ (اس کے بعد) وہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے منہ کی طرف نہیں اٹھا سکا۔''

5 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] ابو داؤد، اللباس، باب الانتعال: ٤١٤١؛ الترمذی: ١٧٦٦؛ حدیث حسن۔

[2] مسلم، الاشربة، باب آداب الطعام والشراب و احکامهما: ٢٠٢٠؛ الترمذی: ١٨٠٠۔

[3] مسلم، الاطعمة، باب آداب الطعام والشراب واحکامهما: ٢٠٢١۔

((اَلْبَرَكَةُ تَنْزِلُ فِي وَسْطِ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسْطِهِ)) [1]

''کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے اس لیے اس کے کناروں سے کھاؤ اور (یعنی پہلے اپنے سامنے سے کھاؤ) درمیان سے مت کھاؤ۔''

6 حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے فراغت کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹ کر صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

((اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ)) [2]

''تم نہیں جانتے تمہارے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔''

پینے کے آداب

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ ((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا (يَعْنِيْ يَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْإِنَاءِ)) [3]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے کی اشیاء (مشروب) تین سانس میں پیتے تھے (یعنی برتن سے باہر ہر تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔''

فوائد:

1 صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ

((أَنَّهُ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ أَنَّهُ أَرْوٰى وَأَمْرَأُ)) [4]

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم پینے کی چیز میں تین سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے یہ زیادہ سیراب کرنے والا ہے اور آرام سے گلے سے اترنے والا ہے۔''

---

[1] ترمذی، الأطعمة، باب ما جاء فی کراهية الأكل من وسط الطعام:١٨٠٥؛ابن ماجه: ٣٢٧٧؛حدیث حسن ارواء الغليل:١٩٨٠۔ [2] مسلم، الأشربة:٢٠٣٣؛ابن ماجه: ٣٢٧٩۔

[3] رواى البخاری، الاشربة، باب الشرب بنفسين أو ثلاثة:٥٦٣١؛مسلم:٢٠٢٨۔

[4] مسلم، الأشربة، باب كراهية التنفس في نفس الاناء:٢٠٢٨۔

2 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ

((أَنَّ النَّبِيَّ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ)) [1]

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔''

3 حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا)) [2]

''لوگوں کو پانی پلانے والا آخر میں خود پیئے گا۔''

4 حضرت ابوقتادہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مشروب لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا جبکہ بائیں طرف بزرگ لوگ بیٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے سے کہا کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان شیوخ کو پہلے دے دوں، لڑکے نے کہا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹھے میں سے ملنے والے اپنے حصہ کے معاملہ میں میں کسی پر ایثار نہیں کروں گا، راوی نے بیان کیا کہ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔'' [3]

5 پانی پیتے وقت بیٹھ کر پینا افضل اور مستحب ہے اگر چہ کھڑے ہوکر پینے کا جواز موجود ہے جیسا کہ چند ایک مثالیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ہرگز کھڑے ہوکر نہ پیئے اور جو بھول کر پی لے تو اسے چاہیے کہ قے کردے۔'' [4]

6 حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ

---

[1] ابوداؤد، الأشربة، باب في النفخ في الشراب والتنفس فيه (٣٧٢٨) حديث صحيح ارواء الغليل (١٩٧٧)

[2] صحيح ابن ماجه (٢٧٧١) والترمذي (١٨٩٤)

[3] بخاري، الأشربة، باب هل يستأذن الرجل من عن يمينه...... (٥٦٢٥)

[4] مسلم، الأشربة، باب كراهية الشرب قائما (٢٠٢٦)

((رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَ قَاعِدًا)) ❶

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے (دونوں طرح سے) پیتے ہوئے دیکھا ہے۔''

❼ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ

((كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَمْشِيْ وَ نَشْرَبُ وَ نَحْنُ قِيَامٌ)) ❷

''ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چلتے چلتے کھا لیتے اور کھڑے کھڑے پانی پی لیتے تھے۔''

❽ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ

((سَقَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ)) ❸

''میں نے نبی کریم ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا تو آپ ﷺ نے اسے نوش فرمایا جب کہ آپ ﷺ کھڑے تھے۔''

نیز یہ آب زمزم کھڑے ہو کر پینے کا جواز ہے بیٹھ کر پینا ممنوع نہیں ہے۔

❾ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ شَرِبَ فِيْ إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ)) ❹

''بلاشبہ وہ آدمی جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔''

---

❶ ترمذی، الأشربة:۱۸۸۳، حدیث حسن۔

❷ ترمذی الأشربة:۱۸۸، حدیث صحیح۔

❸ بخاری، الحج، باب ما جاء فی زمزم:۱۲۳۷۔

❹ بخاری، الأشربة، باب آنية الفضة:۵۶۳۴؛مسلم:۲۰۶۵۔

مہمان کی تکریم کرو

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْلِيَصْمُتْ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔''

فوائد:

1. حضرت ابو شریح خویلد بن عمرو الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ))

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے اپنے مہمان کی عزت کرتے ہوئے اس کا حق ادا کرنا چاہیے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دن اور رات (یعنی اس میں اپنی طاقت کے مطابق بہتر سے بہتر کھانا تیار کر کے کھلائے) اور مہمان نوازی تین دن ہے پس جو اس کے علاوہ ہے وہ صدقہ ہے۔''

2. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُقِيْمَ عِنْدَاَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ

[1] رواه البخاري، الادب، باب من كان يؤمن بالله (٦٠١٨) ومسلم (٤٧)

اللّٰہِ! وَکَیْفَ یُؤْثِمُہُ ؟ قَالَ: یُقِیْمُ عِنْدَہُ وَلَا شَیْءَ لَہُ یَقْرِیْہِ بِہِ)) ❶

''کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس (اتنا زیادہ) ٹھہرے حتیٰ کہ اسے گناہگار کردے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! اس کو گنہگار کیسے کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے پاس ٹھہرا ہے اور اس کے پاس کوئی چیز نہ رہے جس کے ساتھ وہ اس کی مہمان نوازی کرے۔''

❸ اکرامِ ضیف کا ایک نمونہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِيْنَ إِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ فَرَاغَ إِلٰى أَهْلِهِ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ فَقَرَّبَهٗ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَأْكُلُوْنَ﴾ ❷

''کیا تیرے پاس ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی ہے؟ جب وہ ان کے پاس گئے تو انہوں نے سلام کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی جواب میں کہا سلام (اور کہا) انجانے لوگ ہیں پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک پلا ہوا بچھڑا (بھون کر) لائے اور ان کے قریب کیا' فرمایا: تم کھاتے کیوں نہیں؟۔''

❹ مہمان نوازی کے عنوان پر مزید مطالعہ کے لیے ہماری کتاب آداب ضیافت کی طرف رجوع کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَیْلَةُ الضَّیْفِ وَاجِبَةٌ عَلَی کُلِّ مُسْلِمٍ فَإِنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ مَحْرُوْمًا کَانَ دَیْنًا لَهُ عَلَیْهِ إِنْ شَآءَ اقْتَضَاءَ وَإِنْ شَآءَ تَرَکَهُ)) ❸

''مہمان کی ایک رات خدمت ہر مسلمان پر واجب ہے اگر اس نے محرومی کی

---

❶ مسلم، اللقطة، باب الضیافة:٤٨، ١٧٢٦۔ ❷ ٥١/ الذاریات: ٢٤۔٢٧۔

❸ ابن ماجه، الادب، باب حق الضیف:٣٦٧٧؛صحیح ابن ماجه:٢٩٦٦؛ابو داؤد:٣٧٥٠۔

حالت میں اس کے صحن میں صبح کی تو اس کے لیے میزبان پر قرض ہوگا اگر چاہے تو اس کا تقاضا کرے اور اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے۔"

6 اگر کوئی صاحب استطاعت ہونے کے باوجود مہمانوں کی مہمان نوازی نہیں کرتا تو اس سے مہمان مطالبہ کر کے وصول کر سکتا ہے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تیس (۳۰) بکریاں دم کر کے وصول کیں اس لیے کہ انہوں نے ان کی ضیافت نہ کی تھی مزید تفصیل کے لیے جامع الترمذی کی طرف رجوع کریں۔ [1]

افضل شخص کون......؟

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍالْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ قَالَ: قِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((مُوْمِنٌ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَمَا لِهِ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: ((مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَتَّقِی اللّٰهَ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)) [2]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! افضل ترین شخص کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ مسلمان جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرے۔" اس نے پوچھا پھر کون (افضل) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ آدمی جو دنیا سے کٹ کر کسی پہاڑ کی کھائی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرے۔"

فوائد:

1 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب لوگوں میں بہترین زندگی اس آدمی کی ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر لگام تھامے ہوئے دوڑا پھرتا ہے جب کسی طرف سے حملے کا شور یا گھبراہٹ کی آواز سنتا ہے تو قتل ہونے کے لیے اس کی طرف دوڑ پڑتا ہے موت کو موت کی جگہوں میں تلاش کرتا پھرتا ہے اور

[1] بخاری، الأدب، اکرام الضیف خدمته ایاه بنفسه:٦١٣٧؛ ترمذی:١٥٨٩۔

[2] رواہ البخاری، الجهاد، باب افضل مومن مجاهد:٢٧٨٦۔

اس آدمی کی زندگی بھی بہتر ہے جو پہاڑ کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر یا پہاڑ کی وادیوں میں سے کسی ایک وادی میں رہتا ہے نماز پڑھتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے اور موت تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے لوگوں میں سے وہ شخص بھلائی پر ہے۔ ❶

❷ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴾ ❷

''مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر پکا ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے یہی سچے لوگ ہیں۔''

❸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((جَاهِدُوْا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ وَ أَلْسِنَتِكُمْ)) ❸

''مشرکوں کے خلاف اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں کے ذریعے سے جہاد کرو۔''

❹ حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)) ❹

''جس شخص کے قدموں پر جہاد کے راستے پر چلنے کی وجہ سے گرد وغبار پڑی اس پر جہنم کی آگ حرام ہوگی۔''

❺ اسلام میں رہبانیت ممنوع ہے البتہ اس حدیث میں جو لوگوں سے الگ تھلگ رہ کر عبادت کرنے کا ذکر ہے اس سے مراد دورِ فتن ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمًا يَتَّبَّعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ)) ❺

---

❶ مسلم، الإمارة، باب فضل الجهاد والرباط:١٨٨٩۔ ❷ ٤٩/ الحجرات: ١٥۔

❸ ابو داؤد، الجهاد، باب كراهية ترك الغزو:٢٥٠٤؛صحيح ابى داؤد:٢١٨٦۔

❹ بخاری، الجمعة، باب المشى إلى الجمعة:٩٠٧، ٢٨١١۔

❺ بخاری، الايمان، باب من الدين الفرار من الفتن:١٩۔

”وہ زمانہ نزدیک ہے جس میں مسلمان کا بہترین مال بکریوں کا ریوڑ ہوگا جسے وہ پہاڑی وادیوں اور بارش کی جگہوں میں لیے پھرے گا اور اپنے دین کو فتنوں سے بچاتا پھرے گا۔“

اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے معزز عمل دعا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الدُّعَاءِ)) [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی عمل معزز نہیں ہے۔“

فوائد:

1. دعا سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی چیز عزت والی نہیں ہے کیونکہ اس نے جن وانس کو پیدا ہی اس لیے کیا ہے کہ اس کی عبادت کریں اور دعا ہی عبادت ہے۔ [2]

تو جب بندہ دعا کرتا ہے تو وہ اپنی تخلیق کا مقصد پورا کر رہا ہوتا ہے اس لیے اس کی دعا سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز عزیز نہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ﴾ [3]

”کہہ دیجیے! میرا پروردگار تمہاری کوئی پروا نہیں کرتا اگر تمہاری دعا نہ ہو۔“

2. حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا)) [4]

---

[1] رواه الترمذي، الدعوات، باب ما جاء في فضل الدعاء: ٣٣٧٠؛ ابن ماجه: ٣٨٢٩؛ صحيح الجامع الصغير: ٥٣٩٢۔ [2] صحيح ابوداؤد، الصلاة، باب الدعاء: ١٤٧٩؛ الترمذي: ٢٩٦٩۔
[3] ٢٥/ الفرقان: ٧٧۔ [4] ترمذي، الدعوات، باب في دعاء النبي: ٣٥٥٦؛ ابن ماجه: ٣٨٦٥؛ صحيح الترغيب: ١٦٣٥۔

''بلا شبہ تمہارا پروردگار بہت حیا والا اور کرم والا ہے جب اس کا بندہ اس کی جانب (دعا کے لیے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹا دے۔''

3 رب کائنات کی ادا بھی کیسی ہے جب کوئی اس سے مانگتا ہے اور دعا کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اگر نہیں مانگتا تو ناراض ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ﴾ [1]

''تمہارا رب فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا کرتے رہو، میں تمہاری دعاؤں کو قبول کرتا ہوں یقیناً جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ)) [2]

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اس پر اللہ غضب ناک ہو جاتا ہے۔''

كَمَا قَالَ الشَّاعِرُ:

اَللّٰهُ يَغْضَبُ اِنْ تَرَكْتَ سُؤَالَهُ

وَبَنِيْ آدَمَ حِيْنَ يُسْئَالُ يَغْضَبُ

''اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب تو اس سے نہ مانگے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے اور انسان کی یہ حالت ہے کہ اس سے مانگا جائے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔''

4 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اس کی دعا قبول نہ ہو یا پھر اس کی مانگی

[1] ٤٠/ الغافر: ٦٠۔

[2] ترمذی، الدعوات، باب:٣٣٧٣؛الحاكم:١/ ٤٩١؛ والصحيحة:٢٦٥٤۔

ہوئی چیز اسے عطا کر دیتا ہے یا پھر اسی کی مثل کسی برائی کو دور کر دیتا ہے معاملہ یونہی چلتا رہتا ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں کرتا۔'' [1]

5 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَاللّٰهِ بِالدُّعَاءِ)) [2]

''یقیناً دعا ایسی آفات کہ جو نازل ہو چکی ہیں اور ایسی (پریشانیاں) جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کے لیے فائدہ مند ہے اس لیے اے اللہ کے بند! دعا کو لازم پکڑو۔''

تم کو شکوہ ہے کہ ہمارا مدعا ملتا نہیں
دینے والے کو گلہ ہے کہ گدا ملتا نہیں
بے نیازی دیکھ بندے کی کہتا ہے کریم
دینے والا دے کسے کوئی دستِ دعا ملتا نہیں

☆......☆......☆

تنگ دستی کے عالم میں جو میں گھبراتا ہوں
پر درِ غیر پہ جاتے ہوئے شرماتا ہوں
ہاتھ پھیلائے میں محتاج کو غیرت کیسی
شرم اتنی ہے کہ بندہ تیرا کہلاتا ہوں

---

[1] مسلم، الذكر والدعاء، باب بيان أنه يستجاب للداعى ما لم يعجل (٢٧٣٥) والترمذى (٣٣٨٧) وابوداؤد (١٤٨٤)

[2] ترمذى، الدعوات، باب فى دعاء النبى (٣٥٤٨) وصحيح الجامع الصغير (٣٤٠٩)

حسبِ استطاعت صدقہ کرتے رہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: أَنْفِقْ يَاابْنَ آدَمَ ! أُنْفِقْ عَلَيْكَ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اللہ نے فرمایا: اے اولاد آدم! خرچ کرو (اس کے بدلے) میں تم پر خرچ کروں گا۔''

فوائد:

1. ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلُ رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ [2]

''جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو کہنے لگے اے پروردگار! مجھے تو تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔''

2. حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ہم میں سے بہت سے بازار جا کر بوجھ اٹھانے کی مزدوری کرتے اور اس طرح ایک مد (کھجور وغیرہ) حاصل کرتے (اور اسے صدقہ کر دیتے تھے) لیکن (سب خرچ نہیں کرتے تھے) بلکہ ہمارے پاس لاکھوں موجود بھی ہوتے تھے۔ [3]

3. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] رواه البخاری، النفقات، باب فضل النفقة على الأهل :٥٣٥٢؛مسلم:٩٩٣؛الترمذی ٣٠٤٥؛ابن ماجه:١٩٧۔ [2] ٦٣/ المنافقون : ١٠۔

[3] بخاری، الزكاة، باب اتقوالنار ولوبشق تمرة والقليل من الصدقة:١٤١٦؛مسلم:١٠١٨۔

((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى)) ❶

''بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی آدمی مالدار رہے۔''

❹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر دن جب بندہ صبح کرتا ہے تو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور دعا کرتے ہیں ایک کہتا ہے:

((اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَ يَقُوْلُ الْآخَرُ : اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)) ❷

''اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! ہاتھ روک لینے والے بخیل کے مال کو ہلاک کر دے۔''

❺ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو فرمایا:

((أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِي فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ)) ❸

''تم خرچ کرو اور شمار نہ کیا کرو ورنہ اللہ بھی تمہیں گن گن کر دے گا اور بخیل نہ بنو ورنہ اللہ بھی تم سے روک لے گا پس حسب استطاعت خرچ کرتی رہا کرو۔''

❻ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ)) ❹

''بلاشبہ صدقہ پروردگار کا غضب ختم کر دیتا ہے۔''

❼ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ)) ❺

---

❶ بخاري، الزكاة، باب لا صدقة الا عن ظهر غنى: ١٤٢٦۔

❷ بخاري، الزكاة، باب قول الله تعالىٰ: ﴿فأما من اعطى واتقى﴾ ١٤٤٢؛ مسلم: ١٠١٠۔

❸ بخاري، الزكاة، باب الصدقة فيما استطاع (١٤٣٤) ومسلم (١٠٢٠)

❹ السلسلة الصحيحة: ١٩٠٨۔ ترمذي، الايمان، باب ما جاء في حرمة الصلاة: ٢٦١٦، حديث صحيح۔

''صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو مٹا دیتا ہے۔''

8 چھپا کر، پوشیدہ طور پر صدقہ دینا زیادہ افضل ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت سایہ عرش پانے والوں میں سے ایک شخص وہ بھی ہوگا جو پوشیدہ طور پر صدقہ کرتا ہے اس قدر کہ دایاں ہاتھ صدقہ کرتا تو بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلتا تھا۔'' 1

نیز ایک روایت یہ بھی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَصَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ)) 2

''چھپا کر کیا ہوا صدقہ اللہ کے غضب کو روک دیتا ہے (ختم کر دیتا ہے)۔''

9 حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''صدقہ کرو ایک ایسا وقت بھی تم پر آنے والا ہے جب ایک شخص اپنے مال کا صدقہ لے کر نکلے گا اور کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں پائے گا (یہ علاماتِ قیامت میں ایک ہے)۔'' 3

خوشی میں مومن کی حالت

عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی صُهَیْبِ بْنِ سِنَانٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَاِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ)) 4

سیدنا ابو یحییٰ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے ہر کام میں اس کے لیے بھلائی ہے اور یہ چیز مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں اگر اسے خوش حالی نصیب ہو اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو یہ شکر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے (یعنی اس میں اجر ہے) اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے۔''

1 بخاری، الأذان: ٦٦٠۔ 2 صحیح الجامع الصغیر: ٣٦٥٤۔

3 بخاری، الزکاۃ، باب صدقه قبل الرد: ١٤١١؛ مسلم: ١٠١١۔

4 رواه مسلم، الزهد، باب المؤمن أمره كله خير: ٢٩٩٩۔

فوائد:

❶ مومن عسر و یسر، خوشحالی و تنگی میں اللہ رب العالمین کی قضا پر خوش رہتا ہے یعنی تکلیف و مصیبت میں صبر کرتا ہے جزع و فزع اور اللہ کی قضاو قدر پر ناراضگی اختیار نہیں کرتا ایسے ہی مومنانہ شیوہ اور کردار یہ بھی ہے کہ بندہ مومن خوشحالی میں رب کو بھول نہیں جاتا اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے اس کی نافرمانی نہیں کرتا الغرض مومن عسر و یسر میں حبل اللہ کو مضبوطی سے تھام کر رکھتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْلِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ ❶

''پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، تم میرا شکرادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔''

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ ❷

''اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ (نعمتیں) عطا کروں گا۔''

❷ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت یہ تھی کہ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوشی ملتی تو اللہ کے حضور سر بسجود ہو جایا کرتے تھے جیسا کہ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَآءَهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ خَرَّ سَاجِدًا لِلّٰهِ)) ❸

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشخبری (یعنی خوشی) ملتی تو اللہ کے حضور سجدے میں گر پڑتے۔''

❸ غزوہ تبوک میں پیچھے رہنے والے صحابہ مرارہ بن ربیع عمری، بلال بن امیہ الواقضی اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم تھے جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو اس خوشی میں رب کے حضور سر بسجود ہو گئے جیسا کہ کعب بن مالک بیان کرتے ہیں جب میری توبہ قبول ہوئی تو ایک آدمی نے

❶ ٢/ البقرة: ١٥٢۔ ❷ ١٤/ ابراهيم: ٧۔ ❸ ابوداؤد، الجهاد، باب في سجود الشكر: ٢٧٧٤؛ الترمذي: ١٥٧٨؛ حديث حسن ارواء الغليل: ٤٧٤۔

خوشخبری سنائی:

((يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ! أَبْشِرْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا ...... نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ)) ❶

''اے کعب بن مالک! خوش ہو جا (تیری توبہ قبول ہوگئی) میں اسی وقت (فرط خوشی سے) سجدے میں گر پڑا اور میں نے اپنے دونوں کپڑے خوشخبری سنانے والے کو دے دیے (اور خود عاریۃ لے کر پہن لیے)۔''

❹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف روانہ کیا وہاں جا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے قبول اسلام کی خوشخبری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور خط لکھ کر سنائی تو جب

((قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْكِتَابَ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ عَلَى ذٰلِكَ)) ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط پڑھا تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گر گئے۔''

❺ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبا سجدہ کیا حتی کہ مجھے خدشہ لاحق ہوگیا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز نہ کر گئی ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور فرمایا:

((إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِيْ فَبَشَّرَنِيْ فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُكْرًا)) ❸

''بے شک جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بشارت دی (کہ جو آپ پر ایک بار درود بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ رحمت کروں گا) تو میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ ریز ہوگیا۔''

گویا مومن خوشی کے موقعہ میں رقص و سرود، شراب و شباب کی محافل قائم کرنے کی بجائے اللہ کا شکر بجالاتا ہے۔

❶ بخاري، المغازي، باب غزوة تبوك حديث كعب بن مالك: ٤٤١٨۔

❷ بيهقي: ٢/ ٣٦٦؛ صحيح على شرط البخاري۔

❸ بيهقي: ٢/ ٣٧١؛ الحاكم: ١/ ٥٥٠؛ حديث صحيح۔

ظفر آدمی نہ اس کو جانیئے گا
ہو وہ کتنا ہی صاحب فہم و ذکاء
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہا
جسے عیش میں خوفِ خدا نہ رہا

توبہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
((اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ)) [1]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہیں۔''

فوائد:

(1) انسان غلطی اور خطا کا پتلا ہے اس سے کبھی نہ کبھی زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر غلطی سرزد ہو ہی جاتی ہے گویا گناہ و غلطی کر لینا اس کی فطرت ہے لیکن بہترین انسان وہ ہوتا ہے جو اپنی غلطی و خطا کو تسلیم کر کے اللہ سے توبہ اور معافی مانگے۔

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَ خَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ)) [2]

''تمام اولادِ آدم گناہ کرنے والی ہے اور گناہ کرنے والوں میں بہترین توبہ کرنے والے ہیں۔''

(2) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ﴾ [3]

---

[1] رواہ ابن ماجه، الزهد، باب ذكر التوبة: ٤٢٥٠؛ حديث حسن۔

[2] ابن ماجه ايضا: ٤٢٥١؛ صحيح الجامع الصغير: ٥/ ٤٥؛ الترمذی: ٢٤٩٩۔

[3] ٦٦/ التحريم: ٨۔

''اے ایمان والو! اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔''

نیز گناہوں سے توبہ کرنے والے کی تمام برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے

﴿ مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴾ [1]

''جو لوگ توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''

3. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَاأَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ)) [2]

''اے لوگو! اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو، یقیناً میں دن میں سو مرتبہ اس سے توبہ کرتا ہوں۔''

4. حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)) [3]

''اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کو برائی کرنے والا (رات کو) توبہ کرے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا (دن کو) توبہ کرے (یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔''

5. بنی اسرائیل کے ایک بندے نے سو قتل کرنے کے بعد اللہ سے اپنے گناہوں کی توبہ کرلی توبہ کے فوراً بعد اسے موت آ گئی عذاب اور رحمت کے فرشتے آ کر جھگڑا کرنے لگے کہ اسے کون لے کر جائے گا۔''

((فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

---

[1] ۲۵/ الفرقان: ۷۰۔ [2] مسلم، الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه: ۲۷۰۲۔ [3] مسلم التوبة، باب غيرة الله تعالى: ۲۷۵۹۔

وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ: إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ)) [1]

"ملائکہ رحمت نے کہا وہ تائب ہو کر آیا تھا اور دل کی پوری توجہ سے وہ اللہ کی طرف آنے والا ہے (لہٰذا ہم اسے جنت میں لے کر جائیں گے) عذاب کے فرشتے کہنے لگے اس نے کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا (اس لیے وہ عذاب کا مستحق ہے) اللہ نے آدمی کی شکل میں فرشتہ بھیج کر ان کے مابین فیصلہ کروا دیا اس کا ٹھکانہ جنت بن گیا۔"

6 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنسنے لگا جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے یہ قتل ہونے والا اللہ کے راستے میں لڑتا لڑتا قتل (شہید) کیا گیا تھا پھر اللہ نے اس کافر قاتل کو توبہ کی توفیق دے دی اور وہ مسلمان ہو کر اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔ [2]

زندگی کے بھروسے پہ گناہ سے نہ پیار کر
پہلے ہی لمحہ کر توبہ نہ زندگی پہ اعتبار کر

آقا دو جہاں کی آخری وصیتیں

آقا دو جہاں سید الثقلین امام الحرمین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیائے فانی کو خیر آباد کہنے سے کچھ دن قبل چند وصیتیں کیں جن میں سے چند یہ ہیں:

1 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے کہا کہ اے علی! آؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلیں اگر ہمارے بارے میں کوئی بات ہوئی تو ٹھیک ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ ہمیں بھی کوئی وصیت فرما دیں گے چنانچہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا:

[1] بخاري، الأنبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل

[2] بخاري، الجهاد، باب الكافر يقتل المسلم ثم يسلم فيسدد بعد و يقتل (٢٨٢٦)

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا)) ❶

''اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا تھا۔''

❷ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِيْدًا)) ❷

''میری قبر کو عید (میلہ گاہ) مت بنانا۔''

کسی نے کیا خوب عکاسی کی ہے:

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم اور تم

❸ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق ارشاد فرمایا:

((لَا تُطْرُوْنِی كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَی ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا اَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ)) ❸

''میری شان و شوکت کو اس طرح نہ بڑھا چڑھا کے بیان کرنا جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی شان و شوکت کو بیان کیا تھا (انہوں نے اتنا بڑھایا کہ انہیں اللہ کا بیٹا بنا دیا تھا) میں تو ایک اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

مولانا حالی مرحوم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کا ترجمہ کچھ یوں کیا ہے:

تم اوروں کی مانند دھوکہ نہ کھانا
کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا

---

❶ تحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد للألبانی، ص:۱۹؛عنده حسن وبخاری، الجنائز: ۱۳۳۰، ۴۳۷؛ابوداود:۳۲۲۷۔ ❷ ابوداؤد، المناسك، باب زيارة القبور:۲۰۴۲؛ اسناده حسن عندالالبانی احکام الجنائز، ص:۲۸۰۔ ❸ صحیح بخاری، احادیث الانبیاء، باب ﴿واذکر فی الکتاب مریم......﴾، ۳۴۴۵۔

میری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا
بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا
سب انسان ہیں جس طرح واں سرفگندہ
اس طرح ہوں میں بھی ایک اس کا بندہ

4 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری لمحات میں یعنی بوقت وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام وصیت دو چیزوں کی فرمائی:

① الصَّلَاةُ نماز (کی پابندی رکھنا)

② وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ اور غلاموں کے متعلق اللہ سے ڈرنا۔ [1]

نکاح عظیم سنت ہے

عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ: اَلْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ، وَالنِّکَاحُ وَالسِّوَاكُ)) [2]

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام کی چار سنتیں ہیں: حیا، خوشبو لگانا، نکاح کرنا اور مسواک کرنا۔''

فوائد:

1 نکاح ایک فطرتی، معاشرتی، اخلاقی وروحانی ونفسیاتی اور ایک دینی ضرورت ہے جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي مَا بَقِيَ)) [3]

''جب بندہ شادی (نکاح) کر لیتا ہے تو اپنا آدھا دین مکمل کر لیتا ہے لہٰذا اسے چاہیے کہ باقی آدھے دین کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔''

[1] ابن ماجہ، الوصایا، باب وھل آوی رسول اللہ ﷺ: ۲۶۹۷؛ صحیح ارواء الغلیل: ۲۱۷۸۔ [2] رواہ الترمذی، النکاح، باب ما جاء فی فضل التزویج والحث علیہ: ۱۰۸۰۔

[3] مشکوۃ للالبانی، النکاح، الفصل الثالث وسلسلۃ الصحیحۃ: ۶۲۵؛ شعب الایمان: ۵۴۸۶، حدیث حسن۔

2 نکاح کی ترغیب دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)) [1]

''اے نوجوانوں کی جماعت! جو تم میں سے نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے اور جو استطاعت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھنا لازم پکڑے پس یقیناً روزہ اس کے لیے (گناہ سے بچنے کے لیے) ڈھال ہے۔''

3 ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ﴾ [2]

''جو عورتیں تمہیں بھلی لگیں ان سے نکاح کرو، دو دو تین تین اور چار چار سے (نکاح کرسکتے ہو)۔''

4 رسول اللہ ﷺ نے نکاح کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا:

((اَلنِّكَاحُ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ)) [3]

''نکاح کرنا میری سنت ہے جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔''

5 سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں اپنی بیوی سے ہم بستری کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حیران ہو کر پوچھا کہ یہ تو ہم اپنی شہوت پوری کرتے ہیں پھر اس پر ثواب کیسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص حرام طریقے سے اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اسے گناہ نہیں ملتا؟ (یعنی ضرور ملتا ہے) اسی طرح اگر وہ حلال طریقے سے اپنی شہوت پوری کرے تو اسے اجر ثواب سے بھی نوازا جاتا ہے۔'' [4]

---

1 بخاري، النكاح:٥٠٦٥؛مسلم، النكاح:٣٣٩٨۔

2 ٤/ النساء: ٣۔

3 بخاري، النكاح:٣٠٦٣؛مسلم:١٤٠١؛احمد:٣/ ٢٤١۔

4 صحيح مسلم، الزكاة، باب بيان ان اسم الصدقة يقع على......:١٠٠٦؛ابوداؤد:٥٢٣٤۔

اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا)) ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سے سب سے اچھے اخلاق کے حامل تھے۔''

فوائد:

❶ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو مکارم اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر فائز فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد اخلاق حسنہ کو عام کرنا ٹھہرایا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ ❷

''بلاشبہ آپ خلق عظیم پر فائز ہیں۔''

کسی نے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا طاہرہ مطہرہ سے آپ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا۔ جواب دیا پڑھا ہے تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ))

''کہ آپ کا اخلاق قرآن ہے۔''

❷ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کوئی موٹا اور باریک ریشم نہیں چھوا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور بہتر خوشبو کبھی نہیں سونگھی نیز فرمایا کہ

((خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ قَطُّ: اُفٍّ وَلَا قَالَ لِشَيْءٍ فَعَلْتُهُ: لِمَ فَعَلْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَفْعَلْهُ: اَلَا فَعَلْتَ كَذَا؟)) ❸

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی، آپ نے مجھے کبھی اف تک نہیں فرمایا اور جو کام میں نے کر دیا اس کے بارے میں کبھی نہیں فرمایا: کہ تم

---

❶ رواه مسلم، الآداب، باب جواز تكنية من لم يولد له وكنية الصغير: ٢١٥٠۔

❷ ٦٨/ نون: ٤۔ ❸ مسلم، الفضائل، باب حسن خلقه: ٢٣٠٩، ٢٣٣٠۔

نے یہ کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہیں کیا اس کے بارے میں بھی نہیں فرمایا کہ تو نے اس طرح کیوں نہ کیا؟

3 آپ ﷺ خلق عظیم کے مالک تھے جس کی بدولت آپ کی تعلیم کی روشنی نے ساری کائنات کو منور کر دیا۔

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا انْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ 1

"اے میرے پیارے پیغمبر جناب محمد ﷺ) آپ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سبب ان کے لیے نرم گو ہو گئے اگر آپ سخت خو، سخت دل والے ہوتے تو یقیناً آپ کے گرد و نواح یہ لوگ نہ بیٹھتے (بلکہ بھاگ جاتے) اس لیے آپ ان کو معاف کیجئے اور ان کے لیے اللہ رب العالمین سے استغفار کریں۔"

اللہ تعالیٰ نے اخلاق حسنہ کو اپنانے کا حکم کچھ اس انداز سے دیا:

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ 2

"جو مومن بندے تمہارے پیروکار ہیں ان کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔"

4 طائف میں پتھر کھا کے بھی دعا دیتے رہے کسی نے کیا خوب عکس کیا

وہ پتھر بھی کھا کھا کے دعا مانگتے ہیں
اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِیْ سدا مانگتے ہیں

5 ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ 3

"ہم نے آپ کو ساری کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔"

کچھ اخلاق نے کر لی کچھ تلوار نے کر لی
مسخر ساری دنیا شاہِ ابرار نے کر لی

---

1 ۳/ آل عمران: ۱۵۰۔ 2 ۲٦/ الشعرآء: ۲۱۵۔
3 ۲۱/ الانبیاء: ۱۰۷۔

محبت کے یوں جس نے دریا بہائے
دل ان کا بھی چھینا جو سر لینے آئے

خوشبو محبوب سنت

عَنْ أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :((أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ : الْحَيَاءُ وَ التَّعَطُّرُ وَالنِّكَاحُ وَالسِّوَاكُ)) [1]

فوائد:

1. خوشبو انبیا علیہم السلام کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے اکثر اوقات ہدیوں کا تبادلہ خوشبو سے ہوتا تھا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر اور اہم دینی امور کی ادائیگی سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ : الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالسِّوَاكُ ، وَالطِّيْبُ)) [2]

"تین چیزیں ہر مسلمان پر حق ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا اور خوشبو لگانا۔"

2. جمعہ کے دن خوشبو لگانے کی خصوصی تاکید کی گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بلاشبہ یہ دن (جمعہ کا دن) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید بنایا ہے لہٰذا جو بھی جمعہ کے لیے آئے اسے چاہیے کہ غسل کرے اور خوشبو میسر ہو تو لگائے اور مسواک کو لازم پکڑے۔"

3. ادائیگی فریضہ حج پر حالت احرام میں اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبو لگانے سے منع کیا ہے البتہ حالت احرام سے پہلے خوشبو لگانا مستحب عمل ہے گو اس کی خوشبو حالت احرام میں بھی آتی رہے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ

---

[1] رواه الترمذي، النكاح، باب ماجاء في فضل التزويج والحث عليه: ١٠٨٠ـ

[2] صحيح الجامع الصغير: ٣٠٢٨، السلسلة الصحيحة: ١٧٩٦ـ

((كُنْتُ أَطَيِّبُ رَسُوْلَ اللهِ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَ لِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ)) [1]

''احرام باندھنے سے پہلے میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے کے وقت اور احرام کھولنے کے وقت خوشبو لگاتی تھی اس سے پہلے کہ آپ ﷺ بیت اللہ کا طواف کریں۔''

4. سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ)) [2]

''جس شخص کو ریحان (خوشبودار بوٹی، خوشبو) پیش کی جائے تو وہ واپس نہ لوٹائے، اس لیے کہ وہ ہلکی اور خفیف سی ہے اور اس کی خوشبو بہت اچھی ہے۔''

5. سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ)) [3]

''نبی کریم ﷺ خوشبو کا ہدیہ رد نہیں فرماتے تھے۔''

6. سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزوں کا تحفہ واپس نہ کیا جائے:

① الْوَسَائِدُ — تکیہ۔
② وَالدُّهْنُ — خوشبو۔
③ وَاللَّبَنُ — دودھ۔'' [4]

[1] بخاری، الحج، باب الطیب عند الاحرام (١٥٣٩) ومسلم (١١٨٩)
[2] مسلم، الألفاظ، باب استعمال المسك وأنه أطيب...... (٢٢٥٣)
[3] بخاری، اللباس، باب ما یستحب من الطیب (٥٩٢٩)
[4] ترمذی، الادب، باب ماجاء فی کراھیة ردالطیب (٢٧٩٠)

مسواک انبیا کی سنت ہے

عَنْ اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ : اَلْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالنِّکَاحُ وَالسِّوَاکُ)) [1]

سیدنا ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام کی چار سنتیں ہیں: حیا، خوشبو لگانا، نکاح کرنا اور مسواک۔''

فوائد:

1. مسواک انبیا کی سنتوں میں سے ایک عظیم سنت ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)) [2]

''مسواک منہ کی طہارت اور رب کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔''

2. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَی اُمَّتِی لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلَاةٍ)) [3]

''اگر مجھے اپنی امت کو مشقت و تکلیف میں مبتلا کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔''

3. سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے فرشتہ کھڑا ہو جاتا ہے

((فَیَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِهِ فَیَدْنُوْ مِنْهُ حَتَّی یَضَعَ فَاهُ عَلَی فِیْهِ فَمَا خَرَجَ مِنْ فِیْهِ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا صَارَ فِی جَوْفِ الْمَلَكِ فَطَهِّرُوا أَفْوَاهَکُمْ لِلْقُرْآنِ)) [4]

---

[1] رواہ الترمذی، النکاح، باب ما جاء فی فضل التزویج والحث علیه:۱۰۸۰۔

[2] صحیح الترغیب، الطهارة، باب الترغیب فی السواك وما جاء فی فضله:۲۱۰؛النسائی: ۱/ ۱۰؛ابن ماجه:۱۳۵۔

[3] بخاری، الجمعة، باب السواك یوم الجمعة:۸۸۷۔

[4] صحیح الترغیب، الطهارة، باب الترغیب فی السواك وما جاء فی فضله:۲۱۵۔

”پس وہ اس کی قراءت سنتا ہے اور اس سے قریب ہو کر کھڑا ہوتا ہے حتی کہ وہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے پھر قرآن کا جو حصہ بھی اس کے منہ سے نکلتا ہے فرشتے کے پیٹ میں چلا جاتا ہے لہٰذا تم قرآن کے لیے (مسواک کے ذریعے) اپنے منہ پاک کرو۔“

4. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کے بغیر کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ [1]
5. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہونے کے بعد سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔ [2]
6. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پیلو کے درخت کی مسواک کیا کرتے تھے۔ [3]
7. سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((فَرَأَيْتُ زَيْدًا يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ وَإِنَّ السِّوَاكَ مِنْ أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ فَكُلَّمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَاكَ)) [4]

”میں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا اور بلاشبہ مسواک ان کے کان میں اس جگہ موجود تھی جہاں کاتب کے کان میں قلم ہوتا ہے اور جب بھی وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے۔“

جنتی لوگ......؟

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:
((أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ مُتَصَدِّقٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ)) [5]

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

[1] مجمع الزوائد، الصلاة: ۲/ ۹۹۔ [2] صحیح الجامع الصغیر: ۴۸۷۲۔
[3] مسند احمد: ۱/ ۴۲۰؛ الحاکم: ۳/ ۳۱۷؛ حسن عند الالبانی إرواء الغلیل: ۶۵۔
[4] ابوداؤد، الطهارة، باب السواك: ۴۷؛ ترمذی: ۲۳؛ صحیح ابی داؤد: ۳۷۔
[5] رواه مسلم، الجنة و نعيمها، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة: ۲۸۶۵۔

فرماتے ہوئے سنا ''تین قسم کے لوگ جنتی ہیں، منصف حکمران، جسے عدل وانصاف کرنے کی توفیق سے نوازا گیا ہو، رحم دل آدمی جو اپنے تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کے لیے نرم دل ہو، وہ عیال دار آدمی جو کسی سے سوال نہیں کرتا اور سوال سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔''

فوائد:

1. اسلامی معاشرہ عدل وانصاف اور اخوت و بھائی چارے، محبت ومودّت کا درس دیتا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ﴾ [1]

''اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ عدل وانصاف اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔''

﴿وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ [2]

''انصاف کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

2. سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَاللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ: اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِي حُكْمِهِمْ وَمَا وَلُوْا)) [3]

''بلاشبہ انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں نور کے منبروں پر ہوں گے (یعنی) وہ لوگ جو اپنے فیصلوں میں اپنے اہل خانہ کے بارے میں اپنے ماتحتوں کے بارے میں عدل وانصاف کرتے ہیں۔''

3. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ: اِمَامٌ عَادِلٌ..... الخ)) [4]

''اللہ تعالیٰ سات قسم کے لوگوں کو اس روز اپنے سائے تلے جگہ نصیب فرمائے گا

---

[1] ٢٧/ النحل: ٩٠۔ [2] ٤٩/ الحجرات: ٩۔

[3] مسلم، الإمارة، باب فضيلة الامير العادل و عقوبة الجائر والحث على الرفق: ١٨٢٧۔

[4] مسلم، الزكاة، باب فضل إخفاء الصدقة: ١٠٣١۔

جس روز اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا (ان میں سے ایک شخص) عادل حکمران ہوگا۔''

4 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مال کا) سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دے دیا۔ پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کر دیا حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جتنا بھی مال تھا وہ ختم ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جتنا بھی مال ہوگا کبھی بھی اسے تم سے نہیں روکوں گا لیکن یاد رکھو!

((وَمَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَن يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَ مَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَ أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ)) [1]

''جو شخص خود کو سوال کرنے سے بچائے اللہ اس کو بچا لے گا اور جو شخص استغفار اختیار کرے، اللہ اسے غنی کر دے گا اور جو شخص صبر کی کوشش کرے گا، اللہ اسے صبر عطا کر دے گا اور کوئی شخص صبر سے بہتر اور فراخی والا کوئی دوسرا عطیہ نہیں دیا گیا۔''

ایک دوسرے پر ظلم سے بچو

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اتَّقُوا الظُّلْمَ ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوْا دِمَائَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ)) [2]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظلم سے بچو! اس لیے کہ ظلم روزِ قیامت اندھیروں کا باعث ہوگا اور بخل سے بچو! کیونکہ بخل ہی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا اسی بخل نے انہیں اپنوں کو قتل کرنے اور

[1] بخاری، الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسالۃ:١٤٦٩؛مسلم:١٠٥٣؛الترمذی:٢٠٢٤؛ ابوداؤد: ١٦٤٤؛نسائی فی الکبری:٢ / ٢٣٦٩۔

[2] رواہ مسلم، البر والصلۃ، باب تحریم الظلم:٢٥٧٨۔

ان کی محارم (یعنی عورتوں) کو حلال سمجھنے پر آمادہ کیا۔"

فوائد:

❶ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

"ظلم قیامت کے دن کئی اندھیرے ہوگا۔"

یعنی ظالم کو قیامت کے دن روشنی نصیب نہیں ہوگی جس سے وہ صحیح راستہ تلاش کر سکے جب کہ مومنین کا حال یہ ہوگا۔

﴿نُورُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ﴾ ❷

"ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا۔"

❷ ظلم کی کئی قسمیں ہیں دو بڑی اقسام ہیں ایک یہ کہ بندہ اللہ کے ساتھ ظلم کرے (ظلم کا معنی ہے کسی چیز کو اس کی اصل جگہ کے علاوہ رکھنا) جو نا قابل معافی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ ❸

"یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔"

اور جو یہ ظلم کرتا ہے اس کا انجام بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰهُ النَّارُ﴾ ❹

"بلاشبہ جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے۔"

❸ ظلم کی دوسری قسم کہ انسان بندوں پر ظلم کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَإِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ)) ❺

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل اور مہلت دیتا رہتا ہے اور جب اسے پکڑتا ہے تو

---

❶ بخاری، المظالم، باب الظلم ظلمات یوم القیامة:٢٤٤٧۔

❷ ٦٦/ التحریم: ٨۔ ❸ ٣١/ لقمان: ١٣۔ ❹ ٥/ المائدة ٧٢۔

❺ مسلم، البر والصلة، باب تحریم الظلم:٢٥٨٣۔

پھر اسے نہیں چھوڑتا۔"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

﴿مَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَّلَا شَفِيعٍ يُّطَاعُ﴾ [1]

"ظالموں کا کوئی دوست ہوگا نہ کوئی شفارشی جس کی بات مانی جائے۔"

4 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ)) [2]

"جس شخص نے اپنے بھائی پر کوئی ظلم کیا ہو وہ اس سے معاف کروا لے کیونکہ وہاں درہم و دینار نہیں اس سے پہلے پہلے کہ اس کے بھائی کے لیے اس کی نیکیاں لے لی جائیں اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے بھائی کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔"

اللہ سے ڈر کر رویا کرو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) [3]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر کی وجہ سے رو پڑی اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔"

[1] ۲۳/ الغافر: ۱۸۔ [2] بخاري، الرقاق، باب القصاص يوم القيامة: ٦٥٣٤۔

[3] رواه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل الحرس في سبيل الله: ١٦٣٩؛ صحيح الجامع الصغير: ٤١١٣۔

فوائد:

❶ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ [1]

''اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔''

﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى﴾ [2]

''جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکتا رہا ہوگا اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔''

❷ فرمانِ نبوی ہے:

((مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى أُصِيْبَ الْاَرْضُ مِنْ دُمُوْعِهِ لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [3]

''جو اللہ کو یاد کر کے اللہ کے خوف سے اتنا روئے کہ اس کے آنسو زمین پر گریں تو قیامت کے دن اس پر عذاب نہیں ہوگا۔''

❸ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ جن سات اشخاص کو اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا ان میں ایک آدمی یہ ہے

((وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)) [4]

''وہ شخص جس نے اکیلے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی دونوں آنکھیں بہہ پڑیں۔''

❹ حدیث قدسی ہے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

---

[1] ٥٥/ الرحمن: ٤٦۔ [2] ٧٩/ النزعات: ٤٠۔ ٤١۔

[3] حاکم، التوبة والانابة، باب لا يلج النار احد بكى من خشية الله: ٤/ ٢٦٠۔

[4] بخاری، الاذان، باب من جلس فی المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد: ٦٦٠۔

((وَعِزَّتِي لَا أَجْمَعُ عَلٰى عَبْدِيْ خَوْفَيْنِ وَ أَمْنَيْنِ إِذَا خَافَنِيْ فِي الدُّنْيَا آمَنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ إِذَا أَمِنَنِيْ فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ فِي الْآخِرَةِ)) ❶

''مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندوں پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا جب دنیا میں مجھ سے ڈرا آخرت میں امن دوں گا۔ اور جب دنیا میں نڈر رہا تو آخرت میں ڈراؤں گا۔''

❺ صحیح بخاری میں روایت موجود ہے کہ ایک آدمی ساری عمر ظلم و زیادتی اور گناہ کرتا رہا جب مرنے لگا تو اللہ کا ڈر اور خوف دل میں پیدا ہو گیا اپنے بیٹوں کو پاس بلا کر کہنے لگا میری لاش کو جلا کر راکھ بنا کر آدھی ہواؤں کے سپرد کر دینا اور آدھی راکھ سمندر میں بہا دینا انہوں نے ایسا ہی کیا اللہ نے سمندر کو حکم دیا ہواؤں کو حکم دیا راکھ کو اکٹھا کر لیا گیا اس میں روح پھونک دی گئی اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا تجھے کس چیز نے ایسا کرنے پر آمادہ کیا تھا......؟ تو اس نے کہا اللہ تیرے ڈر اور خوف نے تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا اور بخش دیا۔ ❷

❻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت نازل فرمائی:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ ❸

''اے ایمان والو! تم خود اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ۔''

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلاوت فرمایا تو ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھا تو وہ بہت ہل رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوان لا الہ الا اللہ کہو اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جنت کی بشارت دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بشارت ہم سب کو نہیں صرف اسی کے لیے مخصوص ہے؟ فرمایا: تم نے اللہ کے اس فرمان کو نہیں سنا:

﴿ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ﴾ ❹

❶ صحیح ابن حبان: ٦٤٠۔

❷ بخاری، احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل: ٣٤٥٢۔ ❸ ٦٦/ التحریم: ٦۔

❹ مستدرك حاكم، التفسير، باب وفاة فتى باستماع آية: ٢/ ٣٥١۔

’’یہ اس کے لیے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور حشر کے عذاب سے ڈرتا رہے۔‘‘

منفعل ہو کے کبھی رو تو سہی
نار دوزخ کو بجھا دے گا یہ قطرہ تیرا

خلوص نیت

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَامِكُمْ وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ أَعْمَالِكُمْ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ عبدالرحمن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے۔‘‘

فوائد:

1. آدمی کے لیے ضروری ہے کہ اخلاص اور تصحیح نیت کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو ریا کاری، نمود و نمائش، دنیوی لالچ اور اس قسم کے گھٹیا مفادات سے پاک رکھے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾ [2]

’’ان کو یہی حکم دیا گیا کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں یکسو ہو کر اور نماز پڑھیں، زکوۃ دیں اور یہی سچا دین ہے۔‘‘

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ [3]

---

[1] رواه مسلم، البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه و عرضه وماله: ٢٥٦٤۔ [2] ٩٨/ البينة: ٥۔ [3] ٢٢/ الحج: ٣٧۔

''اللہ کو جانوروں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا البتہ تمہارا تقویٰ اس تک پہنچتا ہے۔''

2 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَانَوٰى)) 1

''سب کاموں کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔''

3 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ)) 2

''اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اسی کے لیے کیا گیا ہو اور اس کی رضامندی چاہی گئی ہو۔''

4 روزِ قیامت سب سے پہلے جن تین اشخاص کو جہنم میں ڈالا جائے گا: وہ ہیں شہید جس کی نیت رضائے الٰہی نہ ہوگی دوسرا قاری قرآن جس کی نیت بھی شہرت ہوگی اللہ کی خوشنودی نہ ہوگی اور تیسرا بندہ سخی جو سخاوت کے جوہر اپنی شہرت اور لوگوں کا دل جیتنے کے لیے دکھاتا ہوگا۔

((أُولٰئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسْعَرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) 3

''یہ تینوں سب سے پہلے دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور قیامت کے دن جہنم سب سے پہلے انہی تینوں سے بھڑکائی جائے گی۔''

5 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَ صَلَاتِهِمْ وَ اِخْلَاصِهِمْ)) 4

---

1 بخاری، بدء الوحی، باب كيف كان بدء الوحی الی رسول الله:١؛مسلم:٤٩٢٧۔

2 النسائی، الجهاد، باب من غزا يلتمس الاجر والذكر:٣١٤٢؛الطبرانی الاوسط:١١١٦۔

3 ترمذی، الزهد، باب ما جاء فی الرياء:٢٣٨٢؛ابن خزيمة:٢٤٨٢۔

4 النسائی، الجهاد، باب الاستنصار بالضعيف:٣١٨٠۔

''اللہ تعالیٰ امداد کرتا ہے اس امت کی ان کے کمزوروں کی دعاؤں، ان کی نمازوں اور ان کے اخلاص کی برکت سے۔''

❻ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا تو ہر مومن مرد اور مومنہ عورت اس کو سجدہ کریں گے صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو دنیا میں ریاکاری اور سُمعہ (دکھانے اور سنانے) کے لیے سجدہ کرتے تھے وہ سجدہ کرنے لگیں گے تو ان کی پیٹھ تختہ بن جائے گی (سجدہ نہیں کر سکیں گے) ❶

❼ مسند احمد میں ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگ رضائے الٰہی کے لیے اعمال نہ کرتے ہوں گے بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لیے اور ان کی نیت لوگوں کو خوش کرنا ہوگی روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان سے کہیں گے:

((اِذْهَبُوْا إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَآءُوْنَ بِأَعْمَالِكُمْ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَآءً)) ❷

''جاؤ ان لوگوں کے پاس جنہیں دکھانے کے لیے تم عمل کرتے تھے اور دیکھو تمہیں ان کے ہاں کوئی بدلہ ملتا ہے؟''

کرو پرچار تم دنیا میں اخلاص و محبت کا
یہی رازِ ترقی ہے یہی گر ہے شریعت کا

تجارت اور رزقِ حلال

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ! اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ)) ❸

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے کعب بن عجرہ! بلاشبہ جنت میں وہ گوشت داخل نہیں ہوگا جو حرام

❶ البخاري، التفسير، باب يوم يكشف عن ساق:٤٩١٩۔

❷ مسند احمد:٥/ ٤٢٨؛ سلسلة الاحاديث الصحيحة:٩٥١۔

❸ رواه ابن حبان في صحيحة:٥٥٤١؛صحيح الترغيب في البيوع:١٧٢٨۔

سے پلا ہوگا۔"

فوائد:

❶ رزق حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ اپنے ہاتھ سے کما کر رزق حلال تلاش کرنا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا﴾ ❶

"اے لوگو! تم زمین کی پیداوار میں سے حلال اور پاکیزہ کھاؤ۔"

❷ خرید وفروخت اور تجارت کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

﴿اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ❷

"اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔"

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ ❸

"اے ایمان والو! تم آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس کی رضامندی سے تجارت ہو۔"

❸ آدمی کو تجارت اور خرید وفروخت میں حلال وحرام کی تمیز ضرور کر لینی چاہیے کیونکہ ہر حاصل شدہ مال کے متعلق سوال کیا جائے گا جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے کہ قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں قدم اس وقت تک حرکت نہیں کرسکیں گے جب تک وہ چار چیزوں کے متعلق جواب نہ دے دے گا:

① عَنْ عُمُرِهِ فِیمَ أَفْنَاهُ ؟

عمر کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں فنا کیا؟

② وَعَنْ شَبَابِهِ فِیمَ أَبْلَاهُ ؟

اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے اسے کہاں بوسیدہ کیا؟

---

❶ ٢/ البقرة:١٦٨۔ ❷ ٢/ البقرة:٢٧٥۔

❸ ٤/ النساء:٢٩۔

③ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيمَ أَنْفَقَهُ ؟

اس کے مال کے متعلق کہ کہاں سے اس نے کمایا؟ اور کہاں اسے خرچ کیا؟

④ وَعَنْ عِلْمِهِ مَا ذَا عَمِلَ فِيهِ))

اس کے علم کے متعلق کہ اس نے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ ❶

❹ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِحَرَامٍ)) ❷

''کہ جنت میں وہ جسم داخل نہیں ہوگا جسے حرام کے ساتھ غذا دی گئی ہو۔''

❺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ)) ❸

''لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے کس طریقے سے (مال) حاصل کیا، حلال طریقے سے یا حرام طریقے سے۔''

❻ آدمی ذریعہ معاش کے حرام طریقوں کو چھوڑ کر حلال طریقوں کو اپنائے تو اللہ رب العالمین اسے ایسے رزق عطا کرتا ہے جیسے پرندوں کو عطا کرتا ہے اور وہاں سے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے بندے کو تو رزق اس طرح تلاش کرتا ہے جیسے اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے۔'' ❹

تجارت اور ہاتھ کی کمائی کی فضیلت

عَنْ مِقْدَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ علیہ السلام كَانَ

❶ بیهقی فی شعب الایمان:۱۸۸۵؛صحیح الترغیب:۱۷۲۶۔

❷ بیهقی فی شعب الایمان:۵۷۵۹؛صحیح الترغیب:۱۷۳۰۔

❸ بخاری، البیوع، باب من لم یبال من حیث کسب المال۔

❹ صحیح الترغیب:۱۷۰۳۔

يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ)) [1]

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کھاتے تھے۔"

فوائد:

1. بہترین کمائی اور رزق وہ جو آدمی بذریعہ تجارت یعنی اپنے ہاتھ کی کمائی سے حاصل کرتا ہے اکثر انبیا علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا پیشہ تجارت ہی تھا جس کی وجہ سے وہ دنیا میں بامراد اور باعزت سمجھے جاتے تھے چند کا ذکر ہم کرتے ہیں:

① حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔

② حضرت داؤد علیہ السلام لوہار تھے۔

③ حضرت نوح علیہ السلام بڑھئی (ترکھان) تھے۔

④ حضرت ادریس علیہ السلام درزی تھے۔

⑤ حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرایا کرتے تھے۔

⑥ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بکریاں چرایا کرتے تھے اور پیشہ تجارت بھی کیا کرتے تھے۔

⑦ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت بڑے تاجر تھے اور کہا کرتے تھے کہ اَخْفَى عَلَيَّ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْهَانِي الصَّفَقُ بِالْاَسْوَاقِ (بخاری) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں مجھ سے اس وجہ سے مخفی رہ گئیں کہ میں تجارتی کاروبار میں زیادہ مشغول رہتا تھا۔

⑧ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کپڑوں کی تجارت کرتے تھے۔

⑨ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بہت بڑے تاجر تھے جیسا کہ ان کی مثال بعد از ہجرت مساوات کے بعد مشہور ہے۔

⑩ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا ذریعہ معاش بھی تجارت تھا۔

---

[1] رواه البخاري، البيوع، باب كسب الرجل وعمله بيده: ٢٠٧٢۔

⑪ حضرت ارقم بن ارقم بہت بڑے تاجر تھے۔

⑫ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تجارت کیا کرتے تھے آپ اپنے ایک تجارتی سفر میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی آپ مشرف باسلام ہوئے اور مدینہ کو اپنا مسکن بنایا تو علاوہ تجارت کے زراعت کا مشغلہ بھی جاری رکھا اس سے اس قدر آمدنی ہوئی کہ ساڑھے تین ہزار روپے روزانہ آمدنی ہوتی تھی۔ [1]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی کپڑوں کی تجارت کیا کرتے تھے۔

2 بہترین انسان وہ ہے جو اپنی محنت ومشقت کے بل بوتے پر حلال روزی حاصل کرے اور اس کو اپنے پیٹ اور اہل وعیال کے لیے کافی سمجھے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق آتا ہے کہ

((كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَمَّالَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُوْنُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ فَقِيْلَ لَهُمْ : لَوِ اغْتَسَلْتُمْ)) [2]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے۔اور (زیادہ محنت ومشقت کی وجہ سے) ان کے جسم سے (پسینے کی) بو آجاتی تھی اس لیے ان سے کہا گیا تھا کہ اگر تم غسل کرلیا کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔''

3 تندرستی کی نعمت پانے والے آدمی کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں سے بھیک مانگ کر پیٹ بھرنے کی بجائے اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کر کے اپنی روزی روٹی حاصل کرے جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے گورنر ہونے کے باوجود بھی جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر بازار کے اندر فروخت کرتے حتی کہ لوگ کہا کرتے تھے اے لوگو! پیچھے پیچھے ہٹ جاؤ راستہ دے دو مدینے کا گورنر پیٹھ پر لکڑیاں لادے آرہا ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ)) [3]

---

[1] طبقات ابن سعد:۳/ ۱۵۸ـ

[2] بخاری، البیوع، باب کسب الرجل و عمله بیده:۲۰۷۱ـ [3] بخاری ایضا:۲۰۷۴ـ

”وہ شخص جو لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اس سے بہتر ہے جو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے چاہے وہ اسے کچھ دے یا نہ دے۔“

تاجر کیسا ہو؟

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرٰی وَإِذَا اقْتَضٰی)) [1]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے۔“

فوائد:

1. رسول اللہ ﷺ نے تاجر حضرات کو نرمی، حسن سلوک، اچھا برتاؤ اور اپنے معاملات کو سیدھا صاف رکھنے کی تلقین کی کیونکہ جب آدمی سودا سلف بیچتا ہے تو طرح طرح کے جتن کرتا ہے تاکہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں لیکن بہترین تاجر وہ ہوتا ہے جو اپنے مفاد کو سامنے رکھ کر شریعت کے قوانین کو نہیں بدلتا جیسا سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم تاجر تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ)) [2]

”اے تاجروں کی جماعت! جھوٹ سے بچو۔“

2. حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْأَمِیْنُ ، مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ)) [3]

”سچا اور امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔“

4. رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ چند لوگوں کو خرید و فروخت میں مصروف دیکھا تو فرمانے

---

[1] رواہ البخاری، البیوع، باب السھولۃ والسماحۃ فی الشراء والبیع ومن طلب حقا فلیطلبہ فی عفاف. ۲۰۷۶۔ [2] صحیح الترغیب: ۱۷۹۳۔

[3] ترمذی: ۱۲۰۹؛ صحیح الترغیب: ۱۷۸۲۔

لگے اے تاجروں کی جماعت! اللہ کے رسول کی طرف متوجہ ہو جاؤ (اور اس کی بات سنو) لوگوں نے اپنی گردنیں اور اپنی آنکھیں آپ ﷺ کی طرف پھیر لیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ التُّجَّارَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ)) ❶

"یقیناً تاجر روز قیامت فاجروں کی حیثیت سے اٹھائے جائیں گے الا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کا ڈر (تقویٰ) اختیار کیا اور نیکی کی اور (سودا سلف بیچتے وقت) سچ بولا (اسے اس طرح نہیں اٹھایا جائے گا)۔"

❹ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِیَّاکُمْ وَکَثْرَةَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَإِنَّهُ یُنْفِقُ ثُمَّ یَمْحَقُ)) ❷

"خرید و فروخت کرتے وقت بہت زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ اس طرح سودا تو بک جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔"

❺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو جنت میں داخل کر دیا وہ شخص خریدتے وقت، فروخت کرتے وقت، کسی معاملہ میں فیصلہ کرتے وقت اور (قرض اور رقم کی وصولی کا) تقاضا کرتے وقت نرمی سے کام لیتا تھا۔" ❸

افضل ترین عمل جہاد

عَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَیُّ الْأَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ:((اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِی سَبِیْلِهِ)) ❹

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے افضل عمل کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ

---

❶ ابن ماجه، البیوع:۲۱۴۶؛الحاکم:۲/ ۶۰صحیح ابن حبان:۴۸۹۰۔

❷ مسلم، البیوع:۱۶۰۷؛ابن ماجه، التجارات، باب ماجاء فی کراهیة الأیمان فی الشراء والبیع:۲۲۰۹۔ ❸ ابن ماجه، التجارات، باب السماحة فی البیع:۲۲۰۲؛صحیح الترغیب:۱۷۴۳؛ فی البیوع۔ ❹ رواه البخاری، العتق، باب أی الرقاب افضل۔

پر ایمان لانا اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا۔''

فوائد:

❶ جہاد فی سبیل اللہ افضل ترین عمل ہے رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کی کوہان کی چوٹی قرار دیا ہے اور ایسے بندے کو منافق قرار دیا ہے جو نہ جہاد کرتا ہے اور نہ ہی کرنے کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی فضیلت، فرضیت اور اہمیت کو قرآن مجید میں بارہا ذکر کیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ﴾ ❶

''تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے حالانکہ وہ تمہیں ناگوار گزرتا ہے۔''

﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ﴾ ❷

''اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے خالص ہو جائے۔''

﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ﴾ ❸

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں وہ قتل کرتے ہیں اور خود قتل ہو جاتے ہیں، اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں، انجیل میں اور قرآن میں۔''

❷ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ)) ❹

''مشرکوں کے خلاف اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں کے ذریعے جہاد کرو۔''

❶ ۲/ البقرة:۲۱٦۔ ❷ ۲/ البقرة:۱۹۳۔ ❸ ۹/ التوبة:۱۱۱۔

❹ ابوداؤد، الجهاد، باب كراهية ترك الغزو:۲۵۰٤؛حديث صحيح۔

3 حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ کو فرماتے ہوئے سنا اس حال میں کہ وہ دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ)) [1]

''بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔''

یہ سن کر ایک پراگندہ شکل والا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! کیا یہ بات تو نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ''ہاں۔'' پس وہ اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹا اور انہیں الوداعی سلام کیا پھر اپنی تلوار کی نیام کو توڑ کر پھینک دیا اور تلوار لے کر دشمن کی طرف بڑھا اور لڑتا ہوا درجہ شہادت پا گیا۔

4 مسلمان کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیر و سیاحت کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)) [2]

''بے شک میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔''

5 سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ لوگوں میں افضل انسان کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَجُلٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) [3]

''وہ مومن جو اپنی جان و مال سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے۔''

6 مسلمان کی پریشانیوں اور غموں کا مداوا جہاد فی سبیل اللہ ہے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] مسلم، الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد: ١٩٠٢۔ [2] ابوداؤد، الجهاد، باب في النهي عن السياحة: ٢٤٨٦؛ الحاكم: ٢/ ٧٣؛ البيهقي: ٩/ ١٦١۔

[3] بخاري، الجهاد، باب افضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه و ماله في سبيل الله۔

((جَاهِدُوْا فِی سَبِیْلِ اللّٰہ فَإِنَّ الْجِهَادَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی بَابٌ مِّنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُنْجِی اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ)) [1]

''اللہ کے راستے میں جہاد کرو بے شک اللہ کے راستے میں جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے غموں اور پریشانیوں سے نجات دے دیتا ہے۔''

سیدنا ابوعبس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ)) [2]

''جس شخص کے قدموں پر جہاد کے راستہ پر چلنے کی وجہ سے گرد وغبار پڑی اس پر جہنم کی آگ حرام ہوگئی۔''

کافر ہے تو کرتا ہے شمشیر پہ بھروسہ
مؤمن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

شہید کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

((يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ)) [3]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔''

فوائد:

1. اللہ کی راہ میں اپنی جان نچھاور کر دینے والے کو شہید کہتے ہیں اور احکم الحاکمین اس کا اتنا

[1] مستدرک حاکم: ۲/ ۷۵؛ احمد: ۵ / ۳۱۴۔ [2] بخاری، الجمعة، باب المشی إلی الجمعة، الجهاد، باب من اغبرت قدماه فی سبیل اللّٰه: ۹۰۷، ۲۸۱۱۔

[3] مسلم، الإمارة، باب من قتل فی سبیل اللّٰه كفرت خطایاه إلّا الدین: ۱۸۸۷۔

احترام کرتا ہے کہ اسے موت آ جانے کے بعد بھی مردہ کہنا پسند نہیں کرتا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ [1]

''اور اللہ کی راہ میں کٹ مرنے والوں کو مردہ مت کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔''

گویا میدان قتال آدمی کو موت نہیں بلکہ زندگی اور بقا بخشتا ہے۔

تھا جس کے دل میں ولولہ اللہ کی دید کا
اللہ نے دے دیا اسے رتبہ شہید کا
عبادت کی حقیقت ہے محبت میں فنا ہونا
شہادت کی حقیقت ہے فنا ہو کر بقا ہونا

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ [2]

''جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔''

[2] سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ)) [3]

''جنت میں پہنچ جانے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو دنیا میں پلٹنا پسند

---

[1] ٢/ البقرة:١٥٤۔ [2] ٣/ آل عمران:١٦٩۔

[3] مسلم، ، الإمارة، ، باب فضل الشهادة فِي سبيل الله:١٨٧٧۔

کرے اور دنیا کی کسی چیز کو حاصل کرنا پسند کرے گا، سوائے شہید کے وہ تمنا کرے گا کہ دنیا میں لوٹ جائے اور دس بار (یعنی دسیوں بار) اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے،، کیونکہ وہ شہادت کی قدر و قیمت اور اس کی خوبیاں دیکھ چکا ہوگا۔"

3 حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کے ہاں شہید کے لیے چھ اعزاز ہوں گے:

① يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ وَيُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ

پہلے ہی لمحہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جائے گا۔

② وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اور عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جائے گا۔

③ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ

اور قیامت کی مصیبت سے مامون ومحفوظ رہے گا۔

④ وَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، اَلْيَاقُوتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا فقط ایک ہی یاقوت دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے قیمتی ہے۔

⑤ وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُورِ الْعِينِ

گوری گوری، بڑی بڑی آنکھوں والی بہتر (۷۲) حوروں سے اس کی شادی کر دی جائے گی۔

⑥ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ

اس کے ستر رشتہ داروں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔" [1]

4 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام ربیع بنت براء جن کا دوسرا نام ام حارثہ بنت

[1] ترمذی، ، فضائل الجهاد، باب في ثواب الشهيد(١٦٦٣)

سراقہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دریافت کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! (میرے بیٹے) حارثہ کے متعلق بتائیے جو بدر کے دن نامعلوم تیر کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں ورنہ رو رو کر دل کی بھڑاس نکال لوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى)) [1]

"اے ام حارثہ! جنت میں کئی جنتیں ہیں اور تیرے بیٹے کو اللہ نے جنت الفردوس عطا فرمائی ہے جو سب سے اعلیٰ ترین جنت ہے۔"

یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

ہر دم رب کی حمد (تعریف) بیان کرو

عَنْ اَنسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ يَأْكُلُ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا وَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا)) [2]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہیں جو کھانا کھاتا ہے تو اس پر اللہ کی حمد کرتا اور کچھ پیتا ہے تو اس پر بھی حمد کرتا ہے۔"

فوائد:

1. حمد کے معنی تعریف اور شکر کے ہیں مقصد یہ ہے کہ بندہ ہر وقت رب العالمین کی حمد وثنا، تعریف وشکر کرتا رہے تو رب کی خوشنودی حاصل کر لیتا ہے جیسا کہ اوپر حدیث میں درج ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر جب کسی کام سے فارغ ہوتے تو ضرور اللہ کی حمد وثنا بیان کرتے جیسا

[1] بخاری، الجهاد، باب من أتاه سهم غرب فقتله: ۲۸۰۹۔

[2] رواه مسلم، الذكر، باب استحباب حمد الله تعالىٰ بعد الاكل والثرب: ۲۷۳٤۔

کہ آپ کھانے سے فراغت پاتے تو کہتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا)) [1]

''تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا، اسے ہضم کرایا اور اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنایا۔''

یہاں آپ ﷺ نے اللہ رب العزت کی قوت کا اعتراف کیا ہے کہ اگر رب نہ چاہے تو بندہ ایک لقمہ بھی منہ میں لے جا نہیں سکتا اور اگر اللہ کی توفیق سے انسان کے پیٹ میں چلا جائے تو اس رب کے حکم کے بغیر باہر نہیں نکل سکتا، اسی لیے رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ''کہ اللہ کی توفیق کے بغیر نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ ہی برائی سے بچنے کی قوت۔'' [2]

2 حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو کہتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ)) [3]

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار دینے (سُلا دینے) کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''

3 حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ)) [4]

''افضل ذکر ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔'' ہے اور افضل دعا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' ہے۔''

4 رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی مجھے چھینک آئی تو میں نے کہا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ مُبَارَکًا عَلَیْهِ کَمَا یُحِبُّ

---

[1] ابوداؤد: الاطعمة، باب مایقول الرجل اذا طعم: ۳۸۵۱؛ النسائی فی عمل الیوم واللیلة: ۲۸۵۔ [2] بخاری، الدعوات، باب الدعاء اذا علا عقبة: ۶۳۸۴۔

[3] بخاری، الدعوات، باب مایقول اذا نام: ۶۳۱۲؛ ابوداؤد: ۵۰۴۹۔

[4] ترمذی، الدعوات: ۳۳۸۳؛ الصحیحة: ۶۴۔

رَبُّنَا وَيَرْضَى)) [1]

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے تعریف بہت زیادہ پاکیزہ جس میں برکت کی گئی ہے جس پر برکت نازل کی گئی ہے جس طرح ہمارا رب محبت کرتا ہے اور پسند کرتا ہے۔''

جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''نماز میں یہ الفاظ کس نے کہے ہیں۔'' یہ آپ ﷺ نے تین دفعہ پوچھا میں نے عرض کیا میں نے کہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تیس سے زیادہ فرشتے اس کی طرف جلدی سے بڑھے کہ ان میں سے کون اسے لے کر اوپر چڑھے۔''

5 اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی صفت بھی یہی بیان کی ہے کہ وہ ہر کام کے آخر میں رب کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔

﴿وَآخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ [2]

''اور ان کی آخری پکار یہی ہوگی کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔''

اور اسی بات کا اللہ تعالیٰ نے حکم بھی دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ [3]

''اور (اے محمد ﷺ) کہہ دیجیے! کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔''

6 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کے واقعہ معراج کی بات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس رات آپ کو معراج کرائی گئی تو آپ کو شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے اس پر آپ ﷺ نے ان دونوں کی طرف ایک نظر دیکھا اور دودھ کا انتخاب فرمایا: اس پر جبرئیل علیہ السلام نے کہا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ)) [4]

---

[1] صحیح ابی داؤد:۷۰۰؛صحیح ترمذی:۳۳۱۔ [2] ۱۰/ یونس:۱۰۔

[3] ۱۷/ الاسراء:۱۱۱۔ [4] مسلم، الایمان، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ:۱۶۸۔

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ کی رہنمائی فطرت کی طرف فرمائی اگر آپ شراب (والا پیالہ) پکڑ لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔''

اسی پر تو علامہ اقبال نے کہا تھا

سرِ عرش بشر کی مہماں نوازی
یہ عزمت نہیں ہے تو اور کیا ہے

7 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روز قیامت اپنی امت کی شفارش کریں گے...... لوگ تمام انبیا کے پاس جائیں گے، آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، وہ سب انکار کریں گے تو لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر جائیں گے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ)) [1]

وہ مجھ کو اپنی حمد کے کلمات اور تعریفیں الہام فرمائے گا جس کے ساتھ میں اس کی حمد وثنا کروں گا اور وہ تعریفیں مجھ کو اب یاد نہیں ہیں۔'' آپ نے فرمایا: پھر مجھے حکم ہوگا۔

((يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ)) [2]

''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو، دیا جائے گا اور شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔''

''میں کہوں گا کہ اے میرے پروردگار! میری امت میری امت مجھے حکم ہوگا کہ دوزخ میں سے، جس کے دل میں ''جو'' کے برابر ایمان ہو ان کو نکال لو چنانچہ میں جاؤں گا اور ان کو نکالوں گا، چنانچہ فرمایا یہ عمل میں چار مرتبہ کروں گا۔''

---

[1] بخاری، التوحید باب قول اللہ تعالیٰ ...: ۷۴۴۰۔

[2] بخاری، التوحید، باب کلام الرب تعالیٰ یوم القیامۃ......: ۷۵۱۰۔

8 حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی خیر کے کلمات سکھایئے، تو آپ نے فرمایا: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر)) کہا کر (یہ خیر کے کلمے ہیں) [1]

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنَا سَيِّدُ وَلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ)) [2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔''

فوائد:

1 اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری کائنات سے بلند و بالا، اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمایا، اگر آپ مقام و مرتبہ میں سب سے پہلے ہیں لیکن نبوت کی تکمیل کے لیے سب سے آخر میں ہیں اسی لیے آپ کو خاتم النبیین کہا جاتا ہے۔

یہ امت محمدیہ کی خوش بختی ہے کہ جسے ایسا نبی اور پیغمبر ملا جس کا کوئی ثانی نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ [3]

[1] صحیح الترغیب والترهیب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی التسبیح والتحمید: ١٥٦٤۔

[2] رواه مسلم، فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا سیّد وَلَدِ آدم۔

[3] ٣/ آل عمران: ١٦٤۔

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں پر احسان فرمایا جب اس نے ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا وہ ان پر اللہ کی آیات پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور اگر چہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

درفشانی نے تیری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن آنکھوں کو بینا کر دیا
جو نہ تھے خود راہ پر وہ اوروں کے ھادی بن گئے
کیا نظر تھی کہ جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

2 مکہ والوں نے میرے نبی جناب محمد ﷺ سے اپنی نبوت کی نشانی مانگی تو آقا نے چاند کو اشارہ کیا چاند دو ٹکڑوں میں بٹ گیا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کے مطالبہ پر چاند کو اشارہ کیا تو چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گواہ رہو۔'' (کہ میں ہی نبی آخر الزمان ہوں) [1]

3 سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّی لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّةَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّی لَأَعْرِفُهُ الْآنَ)) [2]

''میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مکہ میں ہے وہ مجھے نبوت سے پہلے سلام کیا کرتا تھا میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔''

4 سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ مقام زوراء میں تھے اور زوراء مدینہ میں مسجد اور بازار کے نزدیک مقام ہے آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اپنی ہتھیلی اس میں رکھ دی تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے لگا اور تمام اصحاب نے وضو کر لیا۔ قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اس سے دریافت کیا کہ اے ابوحمزہ! اس وقت آپ کتنے

---

1 مسلم، فضائل النبی، باب فی انشقاق القمر۔

2 مسلم، فضائل النبی ﷺ باب تسلیم الحجر علی النبی ﷺ۔

آدمی تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ تین سو کے قریب تھے۔ ❶

❺ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور آرام فرمانے لگے، آپ کو پسینہ آیا۔ میری ماں ایک شیشی لائی اور آپ کا پسینہ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی آپ کی آنکھ کھل گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هَذَا تَصْنَعِينَ؟ قَالَتْ: هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ)) ❷

"اے ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ وہ بولی کہ آپ کا پسینہ ہے (جسے جمع کر رہی ہوں) جس کو ہم اپنی خوشبو میں شامل کرتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔"

❻ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ)) ❸

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کنواری لڑکی سے جو پردے میں رہتی ہے زیادہ شرم وحیا تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی چیز کو برا جانتے تو ہم اس کی نشانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے اقدس سے پہچان لیتے تھے۔"

❼ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کائنات میں سب سے زیادہ حسین وجمیل تھے سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

((مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ)) ❹

"میں نے کسی کو آپ سے زیادہ خوبصورت حسین وجمیل نہیں دیکھا۔"

کسی نے کیا خوب جوہر خطابت دیکھاتے ہوئے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہا ہے کہ میرے نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم:

---

❶ مسلم، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ۔

❷ مسلم فضائل النبي ﷺ، باب طيب عرق النبي ﷺ۔

❸ مسلم، فضائل النبي ﷺ، باب كان النبي ﷺ اشدّ حياء ... ۔

❹ مسلم، فضائل النبي ﷺ، باب في صفة النبي ﷺ و معثه و سنه۔

وَالضُّحٰی — کے مکھڑے والے ﷺ
وَاللَّیْلِ — کی زلفوں والے ﷺ
وَالْبَرْدْ — کے دانتوں والے ﷺ
وَالْقَلَمْ — کی ناک والے ﷺ
وَمَازَاغَ الْبَصَرْ — کی آنکھوں والے ﷺ
مَاکَذَبَ الْفُؤَادْ — کے دل والے ﷺ
یٰسین — کی سرداری والے ﷺ
مُزَمِّلْ — کی کملی والے ﷺ
مُدَثِّرْ — کی چادر والے ﷺ
اَلَمْ نَشْرَحْ — کے سینے والے ﷺ
قَدْنَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ — کی جبیں والے ﷺ
وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی — کی مقدس ومطہر زبان والے ﷺ

میرے نبی جناب محمد ﷺ کے متعلق اماں عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں:

وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنٍ
وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

خُلِقْتَ مُبَرًّا مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

دوران ہجرت میرے آقا ﷺ کا گزر ام معبد کی جھونپڑی سے ہوا وہاں آپ ﷺ نے ایسی بکری جو لاغر و کمزور تھی دودھ نہ دیتی تھی اس کے تھانوں کو ہاتھ لگایا تو بکری نے دودھ اتنا دیا کہ گھر کے برتن کم پڑ گئے پھر یہ لاغر بکری جو چل نہیں سکتی تھی میرے نبی ﷺ کے گزر کے بعد سے لے کر اٹھارہ سال دودھ دیتی رہی میرے نبی جناب محمد ﷺ دودھ نوش فرمانے کے بعد وہاں سے چل دیئے ابو معبد شام کو بکریاں چرانے کے بعد گھر آیا تو کہنے لگا، اے ام معبد آج لگتا ہے ہمارے گھر میں کوئی مہمان آیا ہو، ام معبد نے کہا، ہاں آیا تھا ابو معبد نے پوچھا بتا

وہ کون تھا ام معبد نے کہا وہ اتنا حسین وجمیل، خوش بخت انسان تھا میں تو اس کے چہرے اور گفتگو کو دیکھتی سنتی ہی رہ گئی...... پھر کہتی ہے وہ

ظَاهِرُ الْوَضَائَةِ	خوش شکل تھا
اَبْلَجُ الْوَجْهِ	خوب رو
حَسَنُ الْخَلْقِ	حسین وجمیل جسمانی ساخت
لَمْ تَعِبْهُ ثُجْلَةٌ	جسے بڑی توند نے عیب دار نہ کیا تھا
وَلَمْ تَزْرِبِهِ صُعْلَةٌ،	نہ اسے سر کے گنجے پن نے حقیر بنایا
وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ	خوبصورت اور قد آور
فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ	غزالی آنکھیں
وَفِي اَشْفَارِهِ	دراز پلکیں
وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ	گرجدار آواز
وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ	صراحی دار گردن
اَحْوَرُ، اَكْحَلُ، اَزَجُّ اَقْرَنُ	انتہائی حسین سرگیں آنکھیں، باریک بھنویں جو آپس میں ملی ہوئی تھیں
شَدِيْدُ سَوَادُ الشَّعْرِ	سر کے بال شدید سیاہ رنگ کے
اِذَا صَمَتَ عَلَاهُ الْوَقَارُ	چپ رہے تو پر وقار
وَاِنْ تَكَلَّمَ عَلَاهُ الْبَهَآءُ	بات کرے تو پر رونق اور خوبصورت
حَلْوُالْمَنْطَقِ	شیریں کلام والے

وہ آئے ہیں جہاں میں رحمتہ العالمین ہو کر
پناہ بیکساں بن کر شفیع المذنبین ہو کر

خرد کیا کر سکے گی ان کی رفعتوں کا اندازہ
ملک بھی رہ گیا جن کے لیے فرش زمین ہو کر

شان صحابہ رضی اللہ عنہم

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِیْ فَلَوْ أَنَّ أَحَدَکُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهُ)) [1]

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے اصحاب کو برا نہ کہو اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو ان کے مد آدھے مد (غلہ) کے برابر نہیں ہو سکتا۔''

فوائد:

[1] ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے چند ساتھی اور حواری عطا فرمائے جو اس کی مدد و معاونت کرتے ہیں اور اس کے بعد اس کے دین کا پرچار کرتے ہیں ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھی، حواری اور صحابہ رضی اللہ عنہم عطا فرمائے جو محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ساری کائنات میں اعلیٰ و افضل مقام والے ہیں اللہ رب العزت نے انہیں ﴿اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ﴾ کہا یعنی یہ میرا گروہ ہے اور اسی گروہ کو کامیابی کامرانی اور رب کی رضا مندی کے سرٹیفکیٹ ملے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہود کے (۷۱) فرقے تھے اور نصاریٰ کے (۷۲) فرقے تھے اور میری امت کے (۷۳) فرقے ہوں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا ان میں سے کامیاب گروہ کونسا ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ)) ''یعنی وہ فرقہ اسی رہ پر چلے گا جس پر میں اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔'' (ترمذی، الایمان، باب افتراق ھذہ الامۃ) اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴾ اور ﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ کا اعلان فرمایا ہے۔

ایک مقام پر اللہ رب العالمین اپنے پیارے نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ

---

[1] بخاری، فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب۔

بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ﴾ [1]

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) وہ کافروں پر بہت سخت ہیں آپس میں نہایت رحم دل ہیں تو انہیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں موجود ہے، سجدے کرنے کے اثر سے، یہ ان کا وصف تورات میں ہے اور انجیل میں ہے۔''

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مؤمن

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ سے مراد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں،، اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ سے مراد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں، رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ سے مراد سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں، تَرَاهُمْ رُكَّعًا سے مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

کیونکہ سب سے زیادہ رحم دل انسان ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور کفار پر سخت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور مؤمنوں کے لیے رحمدل عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں اور رکوع و سجود کی کثرت اپنانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

2 جامع ترمذی کی روایت ہے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَرْحَمُ اُمَّتِي بِاُمَّتِي اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ

میری امت میں سب سے زیادہ رحمدل انسان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

وَاَشَدُّهُمْ فِي اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ رضی اللہ عنہ

---

[1] ٤٨/ الفتح ٢٩۔

اور میری امت کا سب سے زیادہ دینی معاملہ میں بے لچک انسان عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

وأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ

اور میری امت کا سب سے زیادہ حیا یافتہ انسان عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہے۔

وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُبْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ

اور میری امت کا سب سے زیادہ حلال وحرام کی تمیز کرنے والا انسان معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے۔

وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدَ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ

اور علم فرائض (وراثت) کو جاننے والا سب سے زیادہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہے۔

وأَقْرَؤُهُمْ أُبَيٌّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ

اور سب سے زیادہ قرآن کی قراءت کرنے والا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کا سب سے زیادہ امین (امانت دار) انسان ابوعبیدہ بن جراح ہے۔ [1]

3 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا آپ اکثر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ستارے آسمان کے بچاؤ ہیں جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آ جائے گی اور میں اپنے صحابہ کا بچاؤ ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آ جائے گا جس کا وعدہ ہے (یعنی دور فتن) اور میرے اصحاب میری امت کے بچاؤ ہیں جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آ جائے گا جس کا وعدہ ہے۔'' (یعنی اختلاف وانتشار) [2]

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر بن گئے

کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

---

[1] ترمذی، المناقب، باب مناقب معاذبن جبل......: ۳۷۹۰۔

[2] مسلم، فضائل الصحابة، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم......۔

شان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً لَا تَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلاً وَلٰكِنَّهُ أَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلاً)) [1]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر میں کسی کو (اللہ کے سوا) دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا (اب خلت تو نہیں ہے) لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی کو اپنا خلیل بنالیا ہے۔''

فوائد:

[1] اللہ رب العزت نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جو مقام و مرتبہ عطا فرمایا وہ کسی اور کے حصہ نہیں آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کائنات میں اگر کوئی افضل و اعلیٰ مقام والے ہیں تو وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ صحیح بخاری میں موجود ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد (جو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسری بیوی سے تھے) کہتے ہیں میں نے اپنے والد گرامی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:

((أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِيْتُ أَنْ يَقُوْلَ: عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)) [2]

''رسول اللہ کے بعد لوگوں میں سے بہترین آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ'' میں نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: ''عمر رضی اللہ عنہ'' مجھے خدشہ ہوا کہ اگر میں نے اس کے بعد سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کہیں گے کہ عثمان تو میں نے خود ہی کہہ دیا، پھر آپ، تو علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: نہیں میں تو صرف ایک عام

[1] مسلم، فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فضائل ابی بکر رضی اللہ عنہ والترمذی:٣٦٦١۔

[2] بخاری، فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب:٣٦٧١۔

مسلمان آدمی ہوں۔"

❷ سیدنا عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے دریافت کیا:

((أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوْهَا قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا)) ❶

"سب لوگوں میں سے آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ نے فرمایا:" عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے۔" میں نے کہا کہ مردوں میں سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ آپ نے فرمایا" ان کے باپ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے۔" میں نے کہا کہ پھر ان کے بعد کس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" عمر رضی اللہ عنہ سے۔" یہاں تک کہ آپ نے کئی آدمیوں کے نام ذکر کیے۔"

❸ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا:" تو اپنے باپ ابوبکر کو اور اپنے بھائی کو بلا تا کہ میں ایک تحریر لکھ دوں میں ڈرتا ہوں کہ کوئی (خلافت کی) آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں (خلافت کا) زیادہ حقدار ہوں اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں ابوبکر کے سوا کسی اور (کی خلافت) سے۔" ❷

❹ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ رفاقت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی کبھی ہجرت میں تو کبھی نماز میں کبھی میدان بدر میں تو کبھی مدینہ کی گلیوں میں اور یاد رکھو قبر میں بھی رفاقت ملی حشر میں بھی رفاقت ملے گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" حوض کوثر پر میرے ساتھی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہونگے میرے دائیں بائیں کھڑے ہونگے اور پیالے بھر بھر کر لوگوں کو حوض کوثر سے پانی پلائیں گے۔"

اور یہی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر بنے اور یہی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے گھر کا سارا مال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا میں تو کہتا ہوں سب سے پہلے مردوں میں

---

❶ مسلم، فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب فضائل ابی بکر الصدیق۔

❷ مسلم، فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فضائل ابی بکر رضی اللہ عنہ۔

ایمان لانے والے......ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سب سے پہلے حرم کعبہ میں توحید کی خاطر ماریں کھانے والا............ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سب سے پہلے اسلام کا خطبہ دینے والا................صدیق رضی اللہ عنہ

سب سے پہلے قرآن کریم کو جمع کرنے والا.......... صدیق رضی اللہ عنہ

سب سے پہلے معراج کی تصدیق کرنے والا.......... صدیق رضی اللہ عنہ

سب سے پہلے سب مال ومتاع نچھاور کرنے والا..........صدیق رضی اللہ عنہ

بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو آزاد کرنے والا..............صدیق رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلیٰ پر نمازیں پڑھانے والا..........صدیق رضی اللہ عنہ

غارِ ثور کو صاف کرنے والا.......... صدیق رضی اللہ عنہ

مسجد نبوی کے لیے جگہ خریدنے والا.......... صدیق رضی اللہ عنہ

جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جانے والا..........صدیق رضی اللہ عنہ

وفات مصطفیٰ پر بے مثال خطبہ دینے والا..........صدیق رضی اللہ عنہ

5 جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے روح پرواز کر گئی تو لوگوں نے کہا آج پیغمبر دو جہاں اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی محبت نے جوش مارا اور تلوار نیام سے نکال کر کہنے لگے جو کوئی ایسا کہے گا میں اس کی گردن اڑا دوں گا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی آپ سواری پر سوار ہو کر گھر تشریف لائے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو ڈھانپ دیا گیا تھا آپ نے چہرہ انور سے چادر کو ہٹایا اور پیشانی کا بوسہ لیا پھر واپس لوگوں کی طرف آئے اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تسلی دی اور ایک تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اَمَّا بَعْدُ! مَنْ كَانَ مِنكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ))

”حمد وثنا کے بعد، اے لوگو! جو کوئی محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ

زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آ سکتی (لہٰذا اپنے ایمان پر مضبوط رہو)

6 نبی کریم ﷺ کی رحلت کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بلا فصل بنے تو کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اعلان جنگ کیا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو عرب کے کچھ قبائل کافر ہو گئے (اور انہوں نے زکوٰۃ سے انکار کر دیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے اعلان جنگ کیا تو) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی موجودگی میں آپ کیسے لڑائی کر سکتے ہیں کہ ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ نہ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہ دے دیں اور جو شخص یہ شہادت دے دے تو میری طرف سے اس کا مال و جان محفوظ ہو جائے گا سوائے اسی کے حق کے (یعنی قصاص وغیرہ) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔''

اس پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی دین اور محمد کریم ﷺ سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

((وَاللّٰهِ! لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِي عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا))

''اللہ کی قسم! میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوۃ کے درمیان فرق کرے گا، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے،، اللہ کی قسم! اگر انہوں نے زکوٰۃ میں بکری کے چار ماہ کے بچے کو بھی دینے سے انکار کیا جسے وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے لڑوں گا۔''

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ نے میرا سینہ کھول دیا اور میں نے بھی اسی کو حق جان لیا۔ [1]

7 سیدنا ابوبکر صدیق کی مدت خلافت دو سال چار ماہ ہے آپ نے ۶۳ سال کی عمر میں ۲۲

[1] بخاری، الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ:۱۳۹۹؛ مسلم:۲۰۔

جمادی الثانیہ ۱۳ھجری مابین المغرب والعشاء وفات پائی انا للّٰه وانا الیه راجعون۔

پروانے کو ہے چراغ بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسولؐ بس

قربانی اوراس کا مقصد

عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: وَنَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِعَرَفَاتٍ قَالَ: قَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ عَلَى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَّةٌ)) ❶

''سیدنا مخنف بن سُلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! ہرسال ہرگھر والوں پر قربانی ہے۔''

فوائد:

❶ قربانی ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت کروا کر قیامت تک کے لوگوں کے لیے اس کو ضروری قرار دے دیا، اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی حکم دیا ﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴾ ❷ ''اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے۔''

علاوہ ازیں آپ نے اس کو اپنی عظیم سنت قرار دیا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ)) ❸

''جس نے نماز کے بعد جانور ذبح کیا اس کی قربانی مکمل ہوگی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پالیا۔''

❷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ رواہ ابوداؤد، الضحایا باب ماجاء فی إیجاب الأضاحی :۲۷۸۸؛الترمذی:۱۵۵۵؛ النسائی:۷/ ۱۶۷؛ابن ماجہ:۳۱۶۳؛ صحیح ابن ماجہ:۲/ ۲۰۰۔ ❷ ۱۰۸/ الکوثر:۲۔

❸ بخاری، الأضاحی باب سنة الاضحیة:۵۴۵۶۔

((مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا)) [1]

''جو خوشحال (آسودہ حال) اور صاحب استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے (ہم پسند نہیں کرتے کہ ایسا بندہ ہمارے ساتھ نماز عید ادا کرے)۔''

3. حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يُعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِّنَ الضَّأْنِ)) [2]

''دو دانت والے کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی نہ کرو ہاں اگر دشواری پیش آ جائے تو دو دانت سے کم عمر کا دنبہ بھی ذبح کر لو۔''

4. چار قسم کے جانوروں کی قربانی درست نہیں:

① اَلْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا — یک چشم جس کا ایک چشم ہونا واضح ہو۔
② وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا — بیمار جس کی بیماری واضح ہو۔
③ وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا — لنگڑا جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو۔
④ وَالْكَبِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِي — ایسا بوڑھا جانور کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو۔ [3]

5. قربانی کا مقصد اللہ کی خوشنودی، رضا مندی اور قرب کا حصول اور اللہ کا ڈر، خوف اور تقویٰ پیدا کرنا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ [4]

''اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔''

---

[1] ابن ماجه، الأضاحي، الأضاحي أواجبه هي أم لا؟:٣١٢٦؛صحيح ابن ماجه:٢/ ١٩٩۔
[2] مسلم، الاضاحي، باب سن الاضحية:١٩٦٣۔
[3] ابوداؤد، الضحايا، باب مايكره من الضحايا:٢٧٩٩؛ صحيح ابن ماجه:٢/ ٢٠٢۔
[4] الحج:٢٢/ ٣٧۔

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾ [1]

کہہ دیجیے (اے محمد) یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔"

6 یاد رہے اللہ عزوجل قربانی ایسے شخص کی قبول فرماتا ہے جو متقی ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک مثال دے کر بات سمجھائی کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹے ہابیل اور قابیل دونوں نے قربانیاں پیش کیں، اللہ کے ہاں ہابیل کی قربانی قبول ہوگئی تو قابیل نے اسے قتل کی دھمکی دی تو ہابیل نے کہا: ﴿اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ﴾ [2] یقیناً اللہ" تعالیٰ تو تقویٰ والوں کے اعمال کو قبول کرتا ہے۔"

عشرہ ذوالحجہ میں اعمال کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ)) [3]

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی بھی دن میں کیا ہوا اچھا کام اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں میں کیے جانے والے نیک عمل سے زیادہ پیارا نہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! دوسرے دنوں میں کیا ہوا، جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں ہاں مگر وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ (راہ جہاد میں) نکلے اور کچھ واپس لے کر نہ آئے (یعنی اپنی جان و مال اسی راہ میں قربان کردے)۔"

[1] ٦/ الانعام:١٦٣۔ [2] ٥/ المائدة:٢٧۔

[3] رواه ابوداؤد، الصيام، باب فى صوم العشر :٢٤٣٤؛صحيح ابى داؤد :٢/ ٤٦٢؛ابن ماجه:١٧٣١۔

فوائد:

❶ ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن بہت زیادہ فضیلت کے حامل ہیں ان کی فضیلت اس بات سے بھی نمایاں ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی قسم کھائی ہے:

﴿وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾ ❶

"قسم ہے فجر اور (ذوالحجہ کی) دس راتوں کی۔"

نیز ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں میں چونکہ تمام بنیادی عبادات جو کہ نماز، روزہ، صدقہ اور حج ہیں وہ سب اکٹھی ہو جاتی ہیں اور وہ ان کے علاوہ کسی اور دن میں جمع نہیں ہوتیں۔ ❷

❷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ فِيهِنَّ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ فَأَكْثِرُوْا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ)) ❸

"کوئی دن بارگاہ الٰہی میں ان دس دنوں سے زیادہ عظمت والا نہیں اور نہ ہی کسی دن کا اچھا عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دونوں کے عمل سے زیادہ محبوب ہے پس تم ان دس دنوں میں کثرت سے لا الٰہ الا اللّٰہ، اللّٰہ اکبر اور الحمد للّٰہ کہو۔"

❸ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان دس دنوں میں ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما تکبیر پکارتے ہوئے بازار نکلتے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہنا شروع کر دیتے اور محمد بن علی رضی اللہ عنہ نفلی نماز کے بعد تکبیر کہتے تھے۔ ❹

❹ ان ذوالحجہ کے دنوں میں نواں دن عرفہ کا دن ہے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ)) ❺

---

❶ ۸۹/ الفجر:۱، ۲۔ ❷ فتح الباری:۲/ ۴۶۰۔

❸ احمد:۵۴۴۶، ۷/ ۲۲۴؛ اسنادہ صحیح ہامش المسند:۷/ ۲۲۴۔

❹ بخاری، العیدین باب فضل العمل فی ایام التشریق۔

❺ مسلم، الحج، باب فضل الحج والعمرۃ و یوم عرفۃ:۱۳۴۸۔

''کوئی دن ایسا نہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ عرفات کے دن سے زیادہ لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہو۔''

نیز ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا تھا اے امیر المؤمنین!
آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا))

''تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے (یعنی ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ ......الخ﴾) جس کو تم پڑھتے ہو اگر ہم یہودیوں پر وہ نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنا لیتے، جناب عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کا دن یوم عرفہ تھا اور جمعۃ المبارک تھا۔'' 1

5 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ نو ذوالحجہ کا روزہ رکھا کرتے تھے جیسا کہ حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو ذوالحجہ یوم عاشورہ (دس محرم) اور ہر ماہ میں سے تین دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
((سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ)) 2

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ دور کر دیتا ہے۔''

البتہ اتنا یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کے لیے عرفہ کے روزے کو مکروہ جانا ہے۔ 3

1 بخاری، الایمان، باب زیادۃ الایمان و نقصانہ: ۴۵۔ 2 مسلم، الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شهر و صوم یوم عرفۃ......: ۱۱۶۲۔ 3 نیل الاوطار: ۳/ ۲۱۹۔

تفسیر ابن کثیر
امام المفسرین حافظ عماد الدین
ابو الفدا اسمٰعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ
المتوفی ۷۷۴ھ
ترجمہ
امام العصر مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ
تخریج
کامران طاہر
تحقیق ونظر ثانی
حافظ زبیر علی زئی
تقریظ
ابو الحسن مبشر احمد ربانی
حافظ صلاح الدین یوسف
www.KitaboSunnat.com
☆ تمام آیات قرآنیہ، احادیث کریمہ کی مکمل تخریج وتحقیق کا اہتمام
☆ خوبصورت سرورق، معیاری طباعت، بہترین کاغذ، مناسب قیمت
مکتبہ اسلامیہ
لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973
فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

دروس المساجد
خطبا اور مبلغین کے لئے نادر تحفہ